

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

از تصنیف علامہ حلیل و ضیاء حسین بنیال جناب مولانا مولوی محمد اسحاق الدین صاحب دہلوی

مشہور و مخطوط جامع مسجد مدرسہ

0250780



017 777 198

Checked  
1987

# تفسیر ابرک

11711	دانشگاه
4-ح	فصل
276	نمبر

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہو  
صرف ناشرین

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم  
 وآله واصحابه اجمعين الیوم الیوم الیوم بجمعتک یا ارحم الراحمین اما بعد فقیر خضیر یا  
 تقصیر محمد امیر الدین احمد غنی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن مشی حنین علیہ صاحب رحم جعل الجنة منو  
 کہتا ہے کہ صاحب بار و فرما میں اجاب بنجوا ہش تمام سامعین۔ تفسیر ابرار المعروف مناقب والا امرای باخیر  
 جو تفسیر آیت ان الله وملائكته يسلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما  
 کی کی گئی ہے۔ کہ جس میں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان صفات امام حسین علیہ السلام اور بچہ پچھپ  
 حکایتیں اور قدس اسلام اور اہم کی و غیرت بفریت و استیلاہ ادا کر لیا اور مادہ معرفت افزا میں کہ خداؤ  
 تبارک تعالیٰ میرے و خواہ ناظرین کو ان کجرا سے خبریل اور جبریل عطا و رحمت فرمائے۔ اور تحت ذکر  
 صاحبین برابر اخبار حالات امر کمالین جو فی زمانہ دینداری میں بقیت لکھتے ہیں بطور یادداشت و  
 بقائے نام میں اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کما میں نے شکر  
 ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجھ کو مدرستہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کر کے پڑھایا۔ اور جو اس وقت  
 مستحیات دہلی میں انکا ذکر خیر یہی اپنی کتاب میں بقایا یادداشت لکھا ہوں اور جن حضرات  
 میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یا رب نکو اس جہان میں خوش رکھ  
 اور خاتمہ بالخیر اور انکا شریع البنین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ



تَابِعِينَ وَتَبَعَ تَابِعِينَ وَأَوْلِيَاءُ كَرَامٍ هُوَ آمِينَ - اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

## التماس فقیر

جو لوگ مذاق تالیف و تصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھ صوابیتیں پیش آتی ہوں گی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کس قدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روسا کا حال دریافت کرنا اور صد ہا کتاب کا انکبنا اور پھر اسکے لئے فایغ البالی ہونا چاہئے جو اس زمانہ میں عفا ہے۔

## کافہ اہل اللام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے حقیقت مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دواخط جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں۔ معزز مقدر مصنف ارفع الفضل ارباب البغار حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی اسیر الدین محمد صاحب مشہور دواخط جامع مسجد دہلی مدرفیضہ میں بہت محنت کے ساتھ اس بات کو ظاہر کراہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انصرغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۳۵۰ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی قیام میں اختیار کیا اور حبیب دواخط جامع دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل و کرم سے عرصہ سواچھ سال میں آپ کی ذات سے بہت فیض ہوا اور ہزاروں سو آدمیوں کو شرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جن میں۔

مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو بار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھاتے ہیں اور ذرات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اوقاف و بعت اور اظہار اہم مقصود ملت لکھنؤ کی ملازمت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہر نئی ضرورت ہے ہیں اور بڑے حاج رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور دواخط منصف اور لیاقت علمی ہیں اپنا مقابل نہیں رکھتے۔ آپ کے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپ کے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپ کا بیان نہایت در دناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیک نام نیکی

پسند - نیکو - نیک مزاج - عظیم الشان ہیں۔ آپ بڑے منکر المزاج - فروق - مشہور متقی  
 دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں۔ حکام یورپی  
 میں آپکی کچھ بہت توقیر حاصل ہے۔ مگر آپ اپنے کم ملتے ہیں۔ ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے  
 ہیں ہزار ہا مسلمان بعد اذان نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ  
 سنتے ہیں ہر حال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الہی ہے اور اسلام کے لئے زینت اور ترقی  
 لا مستاہی ہے۔ آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر در ہے قدمے سخن ہر طرح واجب ہے۔  
 ایک خیر خواہ اسلام سید بن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب ہیلدر

بصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی خوش لایا  
 کہیں نے محسنوں کا علم قدر مراتب شکر و اداکروں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے مومنوں کو سفید  
 کیا ہے آخرت میں بھی انکے مومنوں کو سفید کرے۔ اے یارب العالمین رحمۃک یا ارحم الراحمین۔  
 اطلبوا من الرعاء ومن حسن الوجوه کا پورا صداق ۱۰۰ اعلانہ شاہجہان آباد میں ہم  
 اپنے خزانہ کی سلام تھا۔ عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری  
 کو پاتے ہیں جن لختا میں جس سن بیکریب ایک جہ طیف کو عجمہ ساجیہ میں مالا تھا اس سے  
 سو کھویاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قرآن آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں  
 علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ افاق میں  
 حضرت بڑے باخیر شخص ابرکت ہیں۔ فیاض۔ باذل۔ سخی۔ شیر شہم۔ منکر المزاج خلیق برتر  
 عنایت میں فقیر حقیر نے جو کچھ بڑا سبب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر  
 حیدر زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے شعر از دست وزبانیکہ برآید نہ کفر خد  
 شکرش برآید نہ فی زمانہ زات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے  
 یا الہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین۔

## حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر الصلاحی حاجی حسین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب فیض حضرت کی خویان بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ خدا نے آپ کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باوجود باعتبار دین و دنیا اور ہر نوع تقیہ کو رونق ہے اور ہر ذمہ و کلا کو زینت بنیت ہے حضرت میرے دوست محسن ہیں۔ آج دہلی بہر میں ثناء اللہ حیات ایکو حاصل ہے شاید کسی نصیب میری دریں میں اس صاحب دل نے بھی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری تحصیل علمی سب سے پارا کے واسطے الفت سے وابستہ ہے۔ یہ تھا۔ بڑے نیک نام نیکی پسند۔

مخیر۔ باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ شہور متقی اور ناز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں غرہ نہیں مانتے آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قرآن کا ترجمہ فرماتے ہیں و صد ہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب بڑے ذی علم۔ آپ کو محاورہ نازک سے جوئے دلبران نخل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاً منقطع یعنی تازہ سے قابل الفاظ میں جان النسا اور انفاس عیسوی معانی پر مردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کام ہے۔ اخلاق میں بہترین خلق کہو تو بجا۔ مروت میں عزت محکم کہوں تو زیبا ہے۔ بیمار کمر ز غانی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور کچھ کی ذات کو اسلام کو رونق دینا علم کار کو آپ کی ذات سے بڑا فخر ہے علم کار کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش کرتے ہیں۔ نہایت خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھ پیچھے سے کچھ نہیں چھوڑتے اس حدیث پر ایکو بہت خیال رہتا ہے حدیث فرمایا علیہ السلام من سترہ مسلمہ سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن سترہ علیہ معسرہ لیسرہ اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔ جو صفتیں کہہ مومن میں پائیں ذات والا میں موجود ہیں ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء آپ کا دم دہلی میں تختات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی زینت اسلام اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دارین میں رنڈور کھ اور شتر انکامع البین حضرت ماسجد رسول اللہ صلعم والصحابہ التابعین والتابعات العین والاولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم

محرم الحرام کے ساتھ کرو۔ آمین۔ شہر امین۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یاوش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکلام اشرف العظام ملک سیرت  
فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہائے زمان محدث دلی اے خباہت لانا محمد شاہ  
صاحب جوم محل الجنتہ مشواہ۔ عالیجناب لانا مدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔  
جو جو خوبیاں ذاتِ ابرکات میں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ  
نے ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا ہے کہ آج کل سلف سے ایسا مفسر نہ دیکھا گیا۔ زبد و تقویٰ نے جب  
غایت تھا اور خلق بدرجہ نہایت تھا۔ اس عالم کے علم حدیث میں استاد شفیق تھے یا اللہ  
جنت میں خوش کہہ۔ آمین۔

جناب میر بادشاہ علی مرہوم

یادش بخیر حضرت عموالی مرتب علی القاب فقار الامر ابر الصلحار میر باو شاہ صاحب کلام و مخفوز جبل الحبۃ شواہد آپ بڑے دیندار مشہور مفتی آدمی تھے ادا نماز پنجگانہ و تلاوت قرآن میں غمگین تھے۔ یہ صاحب اعلیٰ درجہ کے فیاض۔ باذل۔ باخیر شخص اکت تھے حمایت اکیلی نسبت ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۵ کو میر سے مخز ہریان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب فی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد عصری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب رحمہم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نلتبوء من الحبۃ حیث نشاء فنعم اجر العالمین۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا کہ جبکہ عیوض میں آپ کو خدا کے یہاں سے یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا کس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیکار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے سن کر آپ کی لفظ بہ لفظ یہ ہو چکی ہے

موجب ایک قدمہ فیصل کیا تھا اسکے عیوض میں مجبور خدا نے یہ مرتبہ دیا۔ فرمایا جبکہ مجبور قبر میں لگا تو عجب تک حکم ہو اکبر بادشاہ نے ہمارے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے ہم بھی اپنی خطائیں معاف کر کے جنت میں لگو جبکہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکڑی کتاب میں دیکھ لیا ہے کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بھی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اسی رحم و مغفور نے کی اور اپنی مراد کو پہنچنے اور دوسرے میں نے اس رحم کا نام نامی اس واسطے لکھا کہ انسان نام نامی کو دیر تک بھارے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے۔ اس رحم کی قبر احاطہ خواہ باقی باقی میں ہے یہ رحم طابعلی کی کتاب میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تھے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے تھے یا اپنی لگو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین اور اچکے صاحبزادو لگو بھی دو جہان میں سر سبز کرنا تو مجبور خدا نے زلی خوش دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مقدمات دلی میں لکر کروں۔

### محمد میر محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب محمد میر محمد نصیر صاحبان دام اقبالہم۔ آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں کر سکتا دونوں صاحب نیل نام۔ نیک طینت۔ نیک آہ۔ نیک مزاج۔ نیک دیش۔ طبعین۔ بہ حفران سکندر فریق۔ مودب۔ متواضع۔ فیاض۔ بہمال نواز۔ شریف۔ شریف پرور۔ خوش عقیدہ۔ اعلیٰ درجہ کے خلیق میں۔ علی لیاقت مائتار اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچھی ہے۔ ایک سے ایک لائق اور اعلیٰ میں۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ حضرت محمد نصیر صاحب گہر پر شرف رکھتے ہیں اور حضرت محمد نصیر صاحب میرٹھ میں درجہ اول کے وکیل ہیں۔ آج میرٹھ شہر میں جو بات مائتار اللہ آپ کو حاصل ہے شاید کہو نصیب ہو۔ یہ کہہ توڑی غرت نہیں ہے۔ آپ سند یافتہ ولایت میں۔ بہر حال دونوں صاحبان ہم با غنیمت ہے۔ فقیر دونوں صاحبان دیشان کا دل سے شکر۔ یاد کرتا ہے شکر یہ ہے طہار اللہ قلب کا فی قلوب لاجلار و ذکی عمل کا فی عمل الاحیاء۔

چند کہ شہر دلی قبل از غدر شہزادہ زمین پر نوز بہشت کہلاتا تھا۔ باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال اس کی نظر جبری ہو چکی ہے۔

جواباً رولق اور سببیت اس شہر کے ہر گھر کے عالم تھا ہوئے۔ عمارات نامی گرامی معروض  
انہدام میں آئیں مگر یہی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر پرست بہنیں تو اعراف  
ضرور اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل سیر کمال تباہ بطور یاد گار نامہ سابق موجود اور مختصات سے  
میں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطروں میں درج کیا جاتا ہے۔

مغنیات روساے دہلی

جناب قیام محمد میرالدین احمد خان صاحب درخت الدو شیر لوان

عالمی پنجاب میں علی القاب ممدوح الخطاب - فرشتہ روملک خواص عہد حاتم مہد مشتائے روزگار یہ  
رحمت پروردگار زریف ہندائے سند دولت اقبال جلوہ آراے وسادہ کثرت واجلال عالمی فاخذ ان  
صاحب غروشان حامی دین متین نوانجہ امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر خلف اکبر نواب  
نیالی تاج فخر الدوالحمد علاء الدین احمد خاں صاحب بہادر علانی مرحوم طال اللہ شراہ وجعل الجنة مثوا  
کم قتالہ سار الخلافہ شاہجہان آباد ملک نام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلح اور  
سالار الارار اور شہرہ رمتی - نیک نام - نیک لکھنؤ - نیک اہ نواب موصوف کو کہنا چاہیے - عہد صفائے  
پابند موم وصلوۃ اور روح تقویٰ اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے ریسوں پر سبقت لیکے پڑ  
شہرہ و اکستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چارواگ عالم میں بلند پیچ عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی  
لو کہ ہند پرورد نے واسطے کس طرف نظر فلاح ہے ہر کہ وہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت  
آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم میں بہر حال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے  
کہ رسول ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ  
۱۰ میں بیان کیا گیا ہے -

جناب نواب علاء الدین احمد خالصی صاحب خانہ الدولہ مسٹر بوبار احمد

وس بحیر طوطی ہندوستان و غنڈ لیچیل داستان زرنگ زو اے آئینہ بخندانی مصطل مرآت نگشتہ  
دانی بلیل خوش بچہ خنجر شمشاد فراخے کلام طربوی و حسرت افزائے مضامین فوزی حمید  
شاد کی بلفطہ شہری ہو چکی ہے

قبامہ دہر امیر ہند والہ اعلیٰ فخر الدولہ اعظمی فخر الدولہ نواب محلے القاب بدر الصالحا حضرت مولانا  
مخدوم نواب محمد علاء الدین احمد خان صاحب بہادر روم و مغفور میر و طالع اللہ تبارہ  
جعل الخیرۃ منہ زبانی فارسی میں عاصی کے اُستاد شفیق تھے۔ حضرت کا تبحر دیکھاں کہ تمہارا  
خواب کی روایتی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں نے نہ درو و پیچھا۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور رعایا عجب  
کی چسپکو سنیاں اللہ اللہ جیسی خوش آئند تھیں کہ انہیں پر تمام ہو گئیں۔ اس تنگ جہان کو  
جتنا فخر ہو گیا ہے کہ جہاں اُستاد فخر الدولہ علانی ہے۔ سچ یہ ہے تو ایک یہ بات اپنے ہمارے  
اُمی ہے فقیر ہی حضرت نواب صاحب رحمہم کو دل سے دعا کرتا ہے کہ نواب صاحب روم کو کھیت میں  
خوش کہہ یار جب تک دریا صدف اور صدف میں آب اور آب میں صبح باقی  
ہے نواب صاحب کی اولاد کو سرسبز و خوش و خرم رکھے۔ آمین۔ نواب صاحب رحمہم کی اولاد حضرت  
نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور غرض  
احمد خان صاحب بہادر و ضعیف الدین احمد خان صاحب بہادر و ضعیف الدین احمد خان صاحب بہادر و ام  
اقبالہم کو گرواب فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرنہ النبی و آلہ و  
اصحاب۔ اس دعا از من از محل جہاں آئیں۔ باد۔

خداوند نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت علی القاضی بن الصلح، نو اب مرزا محمد حسین صاحب فرمایاں حضرت دام اقبال  
قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ ایک و کلمہ زبان کو یار نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ ایک  
کہو۔ یہ حضرت مشہور تھی۔ دیندار نیکنام۔ نیکی پسند۔ نرم طبیعت۔ رحمدل۔ پابند صوم و صلوة۔  
بڑے خوش عقیدہ۔ دریادل۔ صادق الوعدہ۔ متکلم المزاج۔ فروتن۔ حامی دین مستین۔ عرش  
رسول خدا۔ شب خیر تہی گزار۔ اور اوسفر و حضر میں نہیں چھوٹے۔ بڑا واعظ و بڑا  
طبیعت میں۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو نو اب موصوف نے چھڑا دیا  
کی رعایا چشم پر آ رہی۔ گو میں آپکا حال کتاب مذاکے ۱۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم  
اس باب کی لفظ و سفر میں مدخلی ہے

بہی دہلی میں غنیمت ہے اسلئے سقنات دہلی میں پہلکھنا مجبوز ہووا۔ آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و متاثر تھے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مبتلا۔ جلیلہ سر فرار ہے۔ حضرت نواب سم جان نصیب بہادر مغفور آپ کے جد امجد میں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ ناکٹلی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا۔ بہر حال آپ کا دم دہلی میں رہا۔ راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے۔ یارب انکو دارین میں شش رکھہ اسوقت آپ تحصیلدار جنگا و ہری ہیں۔

### خانجہ اب محمد سعید الدین احمد خاں صاحب

حضرت عالیجناب فتح اللامرو قار الروسا زین الحکام زینت العظام اوضح الفصحاء المبع البلاء نواب علی القاب محمد سعید الدین احمد خاں صاحب بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحار نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب ہم و مغفور دام اقبالہ۔ انکی خوبیوں کا حال تحریر میں آج بیا کو پیمانہ سے مانیا ہے آپ کے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چلانا ہے میں ہی آپ میں جہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلند ہی آسمان کی پست اور دولت و شہرت کے سامنے قاروں تنگ دست ہے فیاضی اور حمدی حمد زیادہ۔ اور شاہی میں آپ ساد و وقت ہیں۔ یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں ہوم جی ہوئی ہے۔ اردو زبان کے سمجھنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زبان دلی کو سند لاتے ہیں۔ یہ صاحب خوش فکر نازک خیال۔ فیض اللسان۔ نثر گو۔ بذلہ سنج سعیدیم النظیر مقنن عقیل۔ سودب۔ خوش رو۔ وجہ۔ حسن الخلقین نے ایسا خوش رو پیدا کیا ہے کہ دہلی میرا نیا نظیر نہیں رکھتے۔ آپ کا لب تخلص کرتے ہیں۔ آپکی فصاحت و بلاغت طرز واداج جو خوبیاں روسار میں چاہیں وہ آپکی ات میں موجود ہیں بہر حال آپ کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ یا الہی انکو دوجہاں میں سرخورد کہہ۔

### مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب فتح اللامرو زین الصلحار مولانا مولوی فضل حکیم صاحب دام اقبالہ۔ خلف الرشید بدر الصلحار مولانا مولوی فضل حسن صاحب مرحوم انارند برہانہ و حبل الحبۃ مشواہ۔ قلم کو طاقت نہیں انکے حالات پسندیدہ ایک حرف لکے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ ایک نظر

اس کتاب کی لمبقت جبری ہو چکی ہے کتبہ ہوں اجازت مضامین کو کفر نہیں کلکتہ



کہہ۔ اللہ تعالیٰ نے انکو جو محمد پیدا کیا ہے حضرت بڑی شہوتی۔ آپکا تقویٰ اہل ملی و ریاست میں  
میں ہے۔ نماز بخوانے اور تلاوت قرآن کریم نہایت ہی ہے اور باوجود اسے حشمت کے سخت غور کا نام  
کہی گئی ہے تو کرا اور غلام ملک گالی نہیں ہی ہے۔ آپ میرا ابن امیر ہیں۔ مولانا مصوف مالی خاندان  
ہیں۔ آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضوری میں باغ و توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگوں کو مبارکباد پیشا  
بڑی عزت سے دہلی سے خود جا کر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے مغز پر سر فرما فرمایا۔  
حضرت ہی ماننا اللہ بڑے مغز عہد پر ممتاز ہیں۔ آپ نے عہدہ معاون دیوانی کو اس مانت سے سنبھالا  
دیا کہ کل مانت اور خاکسار میرا راجہ صاحب بہادر دامت شہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ انکو دوسرے  
عہد پر نہیں لیتے چنانچہ ہنگام نیکامی کے ساتھ آپ ہی سند اعانت پر تکیا ہیں۔ آپ بڑے نیکام  
نیک و متشہر۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ جب آپ دہلی میں شریف لائے تھے اور جب تک تھے  
ہیں تو راقم انکو ہر جہہ سجدہ جامع دہلی میں پایا ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے  
طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم کا رہا ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند۔ ہر دانے والے  
کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہہ و کہہ کے لطف و کرم کا ماح ہے۔ ارکان مروت آپ پر تہم ہیں۔ سچ  
یہ کہ خلق مجھ میں۔ آپکا دم دہلی اور پٹنہ میں منتہات سے ہے۔

جلالہ میر وزیر علی رضا صاحب میری ریاست

خداوندی لٹ اقبال میں لوہستان حشمت و جلال نوباد و گلشن مروت تھلہ حلقہ ثروت حاکم کرم  
سکندر دوراں رسم صفت نوشیروان مال حضرت عالیجناب اعلیٰ علم میر وزیر علی رضا صاحب  
بہادر میری شہی یاست نابہ دام اقبال۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی  
ہیں انہیں اگر ایک تہ لکھوں تو کیا امکان ہے۔ حسن خوبی کو جو میزان فکریں وزن کیا تو ایک  
سے ایک بڑا رہا۔ انکی شان کے سامنے بلند آسمان کی کتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندر  
وہ سنگاوارا ادا کرتے۔ انکی دولت عسقی کو دیکھ کر فاروں اپنی تھیوتی حیران ہے اللہ تعالیٰ  
انکو جو محمد پیدا کیا ہے۔ نماز بخوانے اور تلاوت قرآن قضا نہیں ہوتا اور باوجود اس جاہ و حشمت کی سخت  
اس کتاب کی بظاہر بڑی ہو چکی ہے

بدون اجازت صفا حسین کیون ہرگز

و غور کا نام نہیں کہی کسی دے ملازم کو ہی گمانی دیتے نہیں گنا۔ آپ بڑے فیاض۔ باؤل  
 سخی۔ مخیر۔ بامروت آدمی۔ آپ شہوتی۔ پابند صوم و صلوة۔ نیک نام نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ دیندار  
 شخص بابرکت ہیں۔ یہ صاحب بڑے امین۔ دیندار۔ خیر شہ۔ نیک طبیعت متقن۔ مدبر۔ مانتا۔ اللہ  
 چشم بد و ورعہ و منیر شہ گری کو۔ اس بابت محنت لیاوت اور ادرات سے انجام دکر ہے میں کہ  
 مہاراجہ صاحب بہادر ہی اسے بہت خوش ہیں۔ حضرت سید سندی عالی نسب آما و اجداد والا تبار عالی  
 خاندان والا دودمان عزیز و ممتاز تھے۔ او ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بنیاد صلب جلیلہ سرفراز  
 وزیر کار گورنٹ نے آپ کے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے۔ میر شہ صاحب بڑے عادل و عدل  
 آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ اس اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت تواضع و تکریم آمیز  
 برکہ و ہر آپکا لطف و کرم کیسا ہے۔ جسکو سنو آپکا شادیاں ہے۔ اسوقت معاصرین میں تائیز  
 ریاست نامہ میں جید و منیر شہ سرفراز ہیں۔ فقیر بھی بن بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ  
 یہ ہے ظہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملاک فی عمل الاخیاد۔

### جناب نواب لطیف الرحمن صاحب

حضرت فرشتہ رومک نو۔ عالی خاندان صاحب غروشان نواب لطیف الرحمن صاحب  
 دام اقبال۔ خلف الرشید حضرت افتخار الامران نواب امین الرحمن صاحب بہادر جعل الخیر منوہ  
 منوہ۔ اوصاف حمیدہ آپ کے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کو خارج از تقریر میں  
 آپ بڑے عقل فہیم تین شخص بابرکت ہیں۔ اللہ اللہ یہ تین نیک مزاج و درویش طبیعت ہیں۔ یہ  
 بزرگ بڑے لائق اور خوش خلق ہیں بن بیں ہیں۔ سادہ خلق۔ ہمت میں انتخاب۔ علم و مروت  
 میں جواب۔ بڑے محبت مند۔ دیندار و مقید و فیض۔ و نوافل۔ خوش عقیدہ۔ آگاہ ہیں حیا و  
 شرم بہت ہے۔ مشیر آپ علی درجہ کے ہیں۔ انجن حمایت اسلام لاہور آپ ممبر ہیں۔ حضرت  
 بامروت آدمی ہیں۔ ساکل کو خالی نہیں پہرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ محبت سے  
 ملتے ہیں۔ نیکی نامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے۔ لچر و درجہ کے متقن ہر  
 کتاب کی بلکہ جبری ہو چکی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق میں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون  
 اخیه۔ یعنی اللہ بندہ کی مدد میں جب تک بندہ سچ مدد اپنے بھائی کے ہے۔ سبحان اللہ مجھ  
 ایسے لوگوں کا ہونا پہلی میں منتہات میں ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار خدمت میں نیاز  
 بدبرد غایت حاصل ہے اُنکی ہی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر عزت نہایت ہے فقیر بھی اب  
 صاحب مدد کو دل سے دعا دیتا ہے یا الہی نواب صاحب کو دو بہان میں خوش رکھ۔ اور  
 حشر انکار سولہ اصل اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

### جناب ابیدر سلطان نواز صاحب انزیری محبہ دلی

عالیجناب محلہ القاب سکندر رخت فرشتہ روملک خواص محمد حاتم روزگار آریہ رحمت پروردگار  
 نواب سید سلطان مرزا صاحب اقبال۔ اللہ تعالیٰ انکو ایک مجموعہ محمد سید الیہ  
 نواب حبیب الرحمن سیدی پند مہاں نواز۔ خادم علماء مساکین۔ آپ قدیم نواب میل بن  
 رحیم علی وار۔ عالی نسب۔ سید سندی۔ مخیر۔ پابند صوم و صلوة۔ عادل۔ منصف۔ منکر المزاج۔ محب  
 آل عبا شریف پرور مسکین نواز۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ علماری بڑی عزت کرتے  
 ہیں۔ صاحب علم و حلم۔ امین۔ رتدین نصادق الوعدہ۔ رحمدل۔ یقین۔ خلیق بدبرد غایت  
 میں دامن افتاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ  
 آپکا احباب و التابر عالی خاندان و والد و دامن معزز و متنازعتی ہمیشہ شامان عصر کی حضور میں مبتلا  
 جلیلہ سر فرار ہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 والدہ وسلم لا یحرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء  
 دینی میں سرکار سے عہدہ انزیری محبہ دلی حاصل ہے۔ فی زمانہ دہلی میں حضرت کا دلیما  
 غنیمت ہے۔ نیاز مند کو پہلی سن بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ آپکی بھی  
 نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بدبرد غایت ہے فقیر بھی عالیجناب کا شکر یہ دل سے  
 ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عمارک فی عملی  
 اس کتاب کی لفظ بظہری ہو چکی ہے الاحیاء بدول اجازت مسند سید سے ایک فی ہر محل

الاحیاء۔ آپکا ذخیرہ تخت آل عبا صفحہ ۲۵ کتاب مذاہب بیان ہو چکا ہے یہاں پر چونکہ دلی کے مقتضات کا بیان تھا اسلئے مکرر ذکر نہیں کیا گیا۔

### جناب شہزادہ شیخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلیٰ القاب مرزا شہزادہ شیخ محمد صاحب نام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ ایک بیروں از تحریر اور اخلاق پسندہ آپکے خارج از تقریر میں۔ اپنی رفعت شان کے آگے بلند کیا آسمان کمتر ہے اور شہمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا اود نے تر۔ حسن الخلقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے۔ حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق۔ نیکو راہ نیکی پسند پابند صوم و صلوة۔ خدا ترس عقل فہیم متدین آدمی ہیں۔ بحان اللہ و بحمدہ آپ اس حایت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں حدیث خیر الناس من یفیع الناس کلمۃ الخیر کے کہہ دینے اور لکھ دینے سے درگزر نہیں کرتے ہیں۔ نہایت صفا گو مشہور متقی۔ ستین شرف و تہجد گزار۔ تفاسیر و احادیث کا اکثر مطالعہ رکھتے ہیں۔ بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں۔ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اسفل کسار پر بد بھجائیت ہے فی زمانہ ذات باریکات جناب کی ایک یادگار خاندان درانی ہے بہر حال دلی میں آپکا دم مقتضات سے ہے فقیر ہی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الامجاد و ذکی عملک فی عمل الاحیاء۔

### نیک نامان دلی

#### جناب مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب جناب مذاہب

حضرت فرشتہ دو ملک جو جناب مرزا محمد اسماعیل بیگ خاں صاحب جناب مذاہب حلف الرشید مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب نام اقبالہم۔ آپ بڑے مشہور متقی۔ نیک نام۔ پابند صوم و صلوة۔ متواضع۔ خلیق مہیاں نواز۔ خادم علمدار و مساکین۔ نیکی پسند۔ صادق و عاقل۔ اس کتاب کی ملاحظہ جبری ہو چکی ہے میں دون اہواز مصنف حسین علی کو حقیر کہتا

ہیں۔ اس عالی ہمت کا اثر اس کی عقل پر ہوتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ والموفق بعدہ ہمدھم  
 اذا عاہدوا یہ حضرت بڑے خیر باخیر آدمی ہیں جن کا فی زمانہ دم دہلی اور دہس میں ساغینت  
 آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفاؤ غبار دہلی فیض پارے ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہاں سے  
 تین سو روپیہ ماہواری شانہزادگان ملی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غزائے لئے دیا  
 جاتا ہے فقیر ہی انکو عازیتا ہے۔ یا الہی انکو دو جہان مرغیش رکھے۔ یہ چار سو روپیہ ماہوار  
 کے کا خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں مناب عالی انقاب بدر الصلحا رنخاب غیر و خیرین مناب  
 منسلک در مدراس ہیں۔ جنکا اپنی دودیر کس ہوا اتصال ہوا رخدا بخت نصیب کرے  
 اسوقت میں آپ اپنے اصناف اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالص با خدا اس مرحوم کی یاد بخیر  
 بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بکھیرا۔ آمین

بنیاد مرزا غیر و خیرین صاحب کجھوم

یاوش نجیب عالی رنخاب فرشتہ سیرت ملک خصلت بدر الصلحا فریر و خیرین  
 صاحب منقلب در اس مرحوم و مغفور جبل النجۃ مشواہ۔ یہ بزرگ بڑے شہور دیندار  
 رحمدل خدا ترس پابند صوم صلوۃ باسروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت  
 جو ان کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا۔ اور اس آیت کے مفہوم  
 پر عمل کرتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واتقوا المال علی حبہ ذوالقرنی والیتیم والمسکین  
 وابن السبیل والسائلین فی السواق واقام الصلوۃ والذکوۃ۔ اللہ تعالیٰ نے  
 اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالیٰ نے انکی ذات بابرکات میں  
 عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر ہی اس مغفور کے لئے دعا خیر کرتا ہے کہ یا الہی  
 اس عامی دین کو ہمیشہ خیر میں رکھے۔ آمین۔

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب یوٹھماٹر ڈاکا۔ محض قاضی

وحید عہد رنخاب مرزا محمد ایوب بیگ خاں صاحب دام اقبال یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد  
 اس کتاب کی لفظ شہری ہو چکی ہے اسماعیل بدول اجازت منصف نہیں ہے ایک ہر ہر کی سک

ذیال خیرین  
 میں مناب و خیرین  
 اور بنو خیرین  
 ایسے فرنگیوں  
 حوالہ سے بنو خیرین  
 اور از سر کار خیرین

اسمعیل بیاضاں صاحب اجنبی مدرس کے ہیں۔ آپ بڑے لائق خالق منشع۔ دیندار۔ بین  
ستین۔ ستین۔ خلیق بامروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و مساکین ہیں۔ یہ صاحب محبوب و لطف  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اکثر غریب و مساکین و علماء سے سلوک پتہ دیتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور  
کلمۃ بدیہ سے انکار نہیں انکے میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ذاکمہ میں بسا  
غینت ہے فقیر ہی کیو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا اہی انکو درجہاں میں بخش رکھو۔

### راست پسندان میر و نجات

خواب گویاں صاحب جوم

یادش بخیر ہم فخر ہے خالص صاحب گویاں مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات  
اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں۔ یہ نامی اگر اکی دل غریز میں اسے جسکے غم میں آج تک ہندوستان  
مستقل میں۔ غریز میں آزاد مزاج اعلیٰ درجہ کے مشہور دیندار ہو انواہان سرکار بیالہ ہے  
کو جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگ ببادر کے وقت میں خدمت داروغی اصطبل تھی۔ خالص صاحب جوم  
اسورات متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تھی۔ کوہیہ اگر آباد کیا ہو اچکا ہے ملک اس رگ مغفور نے  
اپنے صرف سے اسکو چھپت کیا۔ یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہے فی خواہی عالمی ہمت مغفور کو خدا  
خدا نے عزت عطا کی تھی ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض۔  
بازل نہ نیکنام۔ عالمی نسب۔ راستی پسند مشہور دیندار تھے۔ آپ کی یہ مشہور حکایت  
کہ آپ نے اپنے خدمتکار کو ایک ہزار روپیہ دیکر کہہ کر بھیجا تھا۔ راستہ میں اسنے کسی نو میں طلبہ  
شادی دیکھا کہ وہاں ایک طے الف کاناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین طلبہ سے ہے اس ایک ہزار  
نے بھی ایک ہزار روپیہ اس طوائف کو دیکر خالص صاحب جوم کے پاس واپس آگیا۔ آپ نے دریافت  
کیا کہ روپیہ گہر دیا اسنے سچ بیان کر دیا کہ میر ایک جگہ پر گزر گیا تھا وہاں لوگوں نے  
کہا کہ خالص صاحب آئی ہیں وہ سب روپیہ سکو دیدیا۔ گہر نیچا یا مناسب جانا کہ سب  
میر آتالی بدنامی ہے خالص صاحب فی ہمت نے یہ حال سنا اسکو ازاد کیا۔ اللہ اللہ کیا راست

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خد متار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھ نہیں کہا۔ کہا قال اللہ تعالیٰ وَالْكَافِمِينَ الْغَيْظُ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْحَسَنِينَ فقیر ہی اس قسم عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الہی! تلو ہمیشہ جنت میں خوش رکھ۔

کہنا خود اپنے  
اور متار کو  
لوگوں کے اللہ  
دوست رکھنا ہے  
جس کی نیکو

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم بخش خان صاحب و حکیم خیر الدین خان صاحب دستان و سبہ گویمہ گودام قبائلم کے بدر احب حقیقی تھے جنکا ذکر اخیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۵ میں کر چکا ہوں مآثر اللہ تعلقہ پیر میں بات کہ ان دونوں رؤسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔  
دونوں صاحبوں کا دم ببا غنیمت ہے فقیر ہی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الہی! ان دونوں صاحبوں کو دو جہان میں سرخرو رکھ۔ آمین۔

### حکمایان دہلی

۱ جناب حکیم محمود خاں صاحب

دارالخلافت شاہجہاں آباد بلکہ تمام ہندوستان میں بوجہ علی وقت یا بظاہر عہد کہا جاتا ہے وہ کون سیادم حضرت حکیم محمود خاں صاحب اسکا نو نظر اسکا تخت جگر حضرت مولانا حکیم عبدالمجید خاں صاحب ثانی الذکر صوبی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیبیہ کی راہ نکالی جسکا وجود باجوہ ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں قناب ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکماء ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریب لڑک ہو چکا پرشیت ایزومی نے چاہا اُسے پھر سرفروزہ کرے۔ اور اس کو ہر غلطی کو جو حکما فرنگ و نیم حکیموں کی لکڑ کو ب سے مانند نگریرے کے بیزیر مچوئے کو ہے سلامت نکالے۔ بہر حال فی زمانہ دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خان صاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خان صاحب اقبال۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ انکی اس کتاب کی بلفظ جگری ہو چکی ہے۔

بدون اجازت مصنف اسکی کوئی نہیں کل

خارج از تقریر اور سیروں از تحریر میں علم اخلاق اور فروع طبابت میں لائے گئے تھے نظیر میں شافی مطلق  
 نے وہ دست شفا عطا کیا کہ جسوں نص کے علاج سے سچا ہوا اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ پر  
 پہلا چمکا ہوا تھا۔ ارسطو اور فلاطون ان کے زمانہ میں تھے تو عجرات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا  
 پھیرتے۔ ملاوہ آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ قرائن۔ مشہوقی۔ باندہ صوم و صلوة۔ جمہ جماعت  
 قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر اپنا رنج و جد فیموی پڑھتے ہیں۔ جیسے کس عہد کی کس سائنس نام  
 باندہ تھے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس نیت کی تلاوت فرماتے ہیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم  
 فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَیْثُمْ اَمَّا سَمِیْنُ الْمُسْلِمِیْنَ بَعْدَ اِسْکَاسِ اَیْتِ شَرِیْقَہٗ کُوْثِرَتِ  
 ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلٰوَتِیْ وَ نَسْکِیْ وَ حَیْآئِیْ وَ مَعْمٰوٰتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ د اس کے بعد کہتے ہیں  
 اللّٰہُ اَلْبَرُّ اَسْجَانُ اللّٰہُ نَزَّالُشْ شَوْع و حَضَوْع سے ادا کرتے ہیں۔ سیکہ کہ خیر القرون کے لوگوں کی  
 نمازی تھی۔ تراو عمدہ صادق الوعدہ۔ محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ نیکو المزاج۔ فرقہ۔ خوش عقیدہ  
 با انبیاء و صا خلق و مروت میں شہرہ آفاق۔ جو آج دہلی پہر میں شاہدات اکو کا مسلک وہ شاہد سیدو  
 نصیب ہوئے۔ دہلی میں حکماء غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے  
 فقیر ہی جیسے صوفی و کوفی ہے۔ دعا دیتا ہے یا الہی حکیم کما کہ دنیا میں شش کہہ اور خیر انکا  
 و تو قاصح الابرار کر۔ آمین۔

### حکیم میر تقی علی خاں صاحب

خداوند متعال احکام و عمدہ الاطبار حادث الزمان سچا نفس لقمان سیرت فلاطون حکمت  
 بقدرات طبیعت۔ سطر اطینت ارسطو خبرت خواب حکیم میر اشرف علی خاں صاحب  
 نہ فیضہ۔ قلم کو طاق تہنیک آپ کے اوصاف حمیدہ ایک حرف کبیر۔ زبان کو یار انہیں انکو محامدینہ  
 سے ایک لفظ کبیر۔ جالیوں اگر حکیم صاحب کے عہد میں تو تو مقتدر شاک غیرت اپنی زندگی سے  
 ہاتھ دھو تا رکشا گرد خواب اپنے زعم میں دیکھتے تھے ہر تاجے ار نے نسخہ نویس حضرت کے مطلب کا  
 ارسطو و فلاطون کے نسخہ پر نام دیتا ہے حضرت کے دست شفا میں لغبات الہی وہ تاثیر ہے  
 اس کتاب کی نظر جبری ہو چکی ہے کہ بدول اجازت مصنف اس میں سے ایک جہان پر چمکا



کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکیرے بریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ اور وزیر اعظم  
ہم ترن ملتفت ہو جاتے ہیں۔ من طبابت میں حضرت حکما و مند کی ناکا ہیں۔ جو آج دہلی بہر میں  
ماشا اللہ اکیونٹ حاصل ہے شاید سیکو نصیب ہو کہ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار و سنہین تر  
ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوة شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مقدمات  
دہلی میں بطور یاد دلکشا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے نیک نام حکما موجود ہیں یہ بزرگ بڑے  
لائی اور خوش خلق نوابوں اور رئیسوں میں باغ و توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی۔  
شریف۔ شریف پرور۔ علمائے بڑے قدر والے۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانہ  
ذات بابرکات جناب کی ایک یاد کا رندان علم نیماں ہے۔ بہر حال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت  
ہے فقیر ہی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سر سبز کر  
اور شترانگا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین۔

### حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

شک فرمائیے سخن جناب مستقد میں مجلت وہ سہر پرور دن متاخرین لکھا ہے جہاں جناب حکیم  
محمد ابراہیم علی خاں صاحب اقبالہ اکیونٹ حکمت میں دستگاہ کامل ہے بغایت شافی  
مطلق دست شفا حاصل ہے جو بریض لاعلاج حضرت سے رجوع آتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں  
شفاے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق مدبر بغایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت۔ علا  
اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں۔ آپ کے مذاق کلام پر ایک عالم ولایت ہے۔ بہر حال حکیم صاحب  
موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں پکا مطلب ہے۔ ذات بابرکات سے صد بار  
نندگان خدافین پاتے ہیں۔ راقم کو اس زندہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی یہی  
نظر عنایت اور چشم شفقت مدبر بغایت ہے فقیر ہی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الہی انکو  
دارین میغوش و خرم رکھہ اور شترانگا انخیا و ابرار کے ساتھ کر۔ اور آپ کے دست شفا میں  
اسی طرح برکت رکھہ۔ آپ یوگیا رندان بقائی دکائی نہیں۔

اس کتاب کی بلفظ جیسی ہو چکی ہے  
جناب  
بدون اجازت صنف لکھتے ہیں کلکتا

## جناب حکیم قیام الدین صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامہ مانغانی نیا نیا ان جناب حکیم قیام الدین صاحب۔ دام اقبالہ  
 حلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت امتحار الحکما احکیم ام الدین خان صاحب مرحوم عمر  
 حکیم منجلی صاحب جبل الجنبہ مشواہ یہ صاحب بعض شناسی ملگنا نہ اور رضانی میں مشہور مانہ  
 میں بیشتر علاج آنکھوں لگا کر رہے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں مینا کر رہے ہیں چشم زگر  
 اسنے چارہ یرقان پاپے تو سجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے اسنے رجوع لا توزیاء  
 علاوہ انکے ہمار مغز مقتدر حکیم صاحب علی درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ اداکنہار پانچو  
 کیلئے بستہ میں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت میں آپکی ذات بابرکات سے ہزار ہا بندگان خدا  
 فیض پاتے ہیں۔ آپ علما کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانہ اوقات بابرکات جناب  
 کی ایک یادگار خانہ ان بھائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والدہ حضور کی  
 یادش بخیر بھائی یادداشت فقیر اپنی کتاب نہ صفر ۲۰ میں درج کر چکا ہے۔ ناظرین کی خدمت  
 میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر بلا نظر فرما کر دعا خیر سے یاد کریں کہ حکیم  
 منجلی صاحب کیا نیکنام تہو نرگوں کو یادش بخیر لکھنا اور یاد لانا ہم تو گو نکو خبروریات سے ہے  
 کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہر حال حکیم قیام الدین خان صاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے  
 فقیر بھی نکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

## جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم خدایت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم اکمل اکمل زبدہ اطبا سے جہاں حکیم  
 سید نور الحسن صاحب فیضہ۔ انکو اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ تہو تحریر  
 اور خط تقریر سے باہر ہیں۔ اونے واعلیٰ حضرت کی مروت جلیلی اور خلق طبعی سے ماہرین  
 شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آج تک نہ گناہنا جو مرض لا دو اہوا انکے علا  
 سے ایک دم میں چہا ہوا علاوہ اسکے ہمار مغز حکیم صاحب۔ مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوة

اس کتاب کی بلفظہ ربشری ہو چکی ہے پرنیگار بدول اجازت عطف ایک حرف میں کل لکنا

پرسہ نگار۔ صادق الوعدہ فروق۔ محقق بزرگ آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی خوش ملی سے پیش آتے ہیں۔ اور سلمان آدمی ہیں۔ فی زمانہ بریلی میں مقیم کرتے ہیں۔ ذات بابرکات سے نزار ہا بندگان خدا فیض لیتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا نعمت ہے۔ راقم کو اس بڑے ارکین و سرکار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدر غایت فقیر ہی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے وعایہ ہے۔ لا یر اللہ قلبک فی قلوبہ لابرار و ذکرک عطا فی عمل الاخیار۔

### تباب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کالات اکتاب عینی مہم سیما قدم قدوہ کلا سے زمانہ زبدہ کھن سے جوہان حشر  
حکیم خواجہ بادشاہ صاحب دام اقبال۔ اس علم کی کمال کی صفت زبان قلم سے ادا  
ہو سکے اور خطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب ہیں کیا کے بہار اور استاذ و حکمت ہر  
علامہ زمان میں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ حضرت بڑے نیک نصیحت  
نیک نیت۔ خداترس۔ رحمدل۔ نزاری پرسہ نگار آدمی ہیں۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے  
خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک دیگا رندانہ دکانی ہے  
بہر حال آپکا دم ہی دہلی میں غنیمت ہے۔ راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی  
نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدر غایت ہے یا الہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھو  
اور شرفک و توفیق صامح الابرار کر آمین۔

### علمائے دہلی

#### جناب مولانا محمد زبیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا محمد زبیر حسین صاحب محدث دہلی مد فیضہ۔ یہ حضرت عامل اکمل  
فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہر صفت موصوف ہیں حضور علم  
فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی ہی آپکو کہنا چاہیے سلسلہ درس تدریس  
اسکال کی بظاہر بڑی ہو چکی ہے۔ حضرت بدون اجازت حضرت اس سے آپکو نہیں مل سکتا

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مراجعین ان کے نہایت تجرد و انکساری ہے یہی مقتضائے دنیا داری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چرخ سحری میں خدا انکے ہوا

### عالمینا مہجہ لانا محمد مرزا عبد اللہ بیگ صاحب

فضائل نہاد کمالات و سنگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبرو سے شریعت جامع حصول و مقبول  
حاوی فروغ و اصول زبدہ اہل کمال خلاصہ باب فضل و افضال سرگرم و عطا جہاں مولانا مہجہ  
محمد مرزا عبد اللہ بیگ صاحب فیضہ۔ انکی ذات بابرکات سے نزاروں آدمیوں کو  
فیض حاصل ہے اونی نے شاکر و انکا علم فقہ و حدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عالم  
اور آپ کی ذات فیض کثایت سے رونق دین اسلام ہے جاکر مولانا مرزا صاحب ہمارا استاد  
شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد و ارشد ہیں۔ اور ہمارے عزیز مہربان حمیت  
مفتخر حامی سلام مولانا حافظ وکیل غریب الدین صاحب۔ دام اقبالہ و مد فیضہ کے دوست خاص  
ہیں بہر حال مرزا صاحب کا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے فقہی مولانا محمد مرزا کا دل سے شکر  
اور کرتا ہے جس شکر کے لیے یہ ہے الحمد للہ العالیہ۔ ۴ ذی القعدہ ۱۲۸۰ھ و انکے عمل فی  
عمل الاحیاء۔

### عالمینا مہجہ لانا محمد مرزا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حلیہ فضل و افضال منظر جاہ و جلال شمس العلماء مولانا حضرت  
خواجہ ضیاء الدین صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپ کے اوصاف حمیدہ ایک حرف  
لکھے زبان کو یار نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب کسب شرف  
سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد دہی اور عدل گستری کی طرف مائل ہے۔ مولانا بڑے  
دریادل۔ ہاڈل۔ سخی۔ باخیر شخص ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کار چھوڑ کر  
جموہ کی نماز پنجگانہ میں صاف اول میں لڑتے ہیں۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ عیسوی و شیش سیرت میں بڑے  
مہذب۔ لائق۔ خلیق عین یقین۔ حیرت انگیز۔ منک المہربان۔ نیک طبیعت۔ سرکار سے خطا  
اور گناہ کی مظاہرہ دہری ہو چکی ہے

شمس العلماء کا حاصل ہے۔ مقدمہ میں حد تحقیق کرتے ہیں۔ سفارش سیلی نہیں کرتے ہیں کم اور صادق الوعد ہیں۔ شریف پرور مسکین نواز۔ شریفوں اور حاجتمندوں کی بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ کلمۃ الحیر کے کہنے لکبدینے سے درگزر نہیں کرتے ہیں۔ بہر حال دہلی میں عالیشان کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی اسلام کی زینت ہے فقیر ہی مولانا صاحب کوئل سے دعا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاطہار و ذکی عملک فی عمل الاحیاء

عالمینا علیہ السلام

کاشف دقائق معقول منقول ائف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ۔ او صاحب ایکے بیان نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ حضرت مولانا نہایت عقیل و ہنیم و متین ہیں اور آپ علی درجہ کے متقن مدبر اور تنظیم میں خلق و مروت بدرجہ اتم ہے۔ فصاحت و بلاغت ان پر ختم ہے۔ حضرت بڑے ملنسار فی زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر دروازہ کے مصداق خاص ہیں اور آپ کے صاحبزادہ صاحب لانا نظام الدین صاحب ماسٹر اور بڑے عقیل اور لائق اور مختصر بابرکت اور خوش خلاق ہیں۔ دامن اخلاق آپ کا بڑا وسیع اور کثرت ہے۔ لکھنؤ میں حیار و شرم زیادہ ہے۔ حضرت صاحب خاص سید بہ باقر علیہما صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی نڈراوئل ہیں۔ بہر حال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ فقیر ہی صاحبان عالی شان کا شکر دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابراء و ذکی عملکما فی عمل الاحیاء۔

عالمینا علیہ السلام

حضرت مولانا محمد و منا کا ذکر اخیر فضیلت علماء صفحہ ۱۰۰ کتاب مذ میں تحریر کر چکا ہوں فقیر مقتضات میں یہی لکھتا ہوں حضرت عالمینا مولانا بالفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف مولوی مسعود صاحب۔ فیضہ۔ آپ مفتی وقت ہیں۔ حضرت کی ذات فیضیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور سجدہ فقہوری کے اس کتاب کی بلفظ جبری پہنچی ہے امام بیرون اجازتہ مصنف ایک طرف سے لکھا

امام ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں عنایت ہے۔

### جناب مولوی عنایت احمد صاحب کلیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروا  
 اقلیدم طرقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل ولانا مولوی عنایت احمد صاحب  
 وکیل خیر آبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں نا آجے یا کو ہیانہ سے مانپنا ہے  
 اچکے کمالا کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چرانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان۔  
 آپکا بیان نہایت پر اثر سیر عرفان کو چیرا چلا جاتا ہے اثر بے حرارت ہے۔ روح دلکو پکیتا ہے  
 جو سنتا ہے کپڑا موکر سر کو دہنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت  
 کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل ہی پاپتا ہے کہ آپکی باتیں سنیں چلیں۔ یہ صاحب اعلیٰ  
 درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق منور  
 کلمی امت گر کی ملاست سے ہنر تھے ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ لا یخافون لومة  
 لہ نعم مولانا اعلیٰ درجہ کے مشہور ترقی۔ دیندار۔ حسیت مند۔ حامی سلام میں۔ مولانا امیر بن  
 امیر بن امیر میں غور بادوسا کین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دور  
 مغز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار کو رہنما  
 میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابو کو  
 ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار ایک سے ایک اعلیٰ درجہ کا فاضل جلیل گذرے ہیں چنانچہ  
 حضرت عالی جناب محمد منشا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم تھے  
 گذرے ہیں آپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پریسہ شریعہ کی تھی اسی رات کو  
 خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح مبارکے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے  
 مداح ہو کر انگریزی پڑتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت  
 مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا علی بن ابی طالب

حیر آبادی برے عالم منطقی میں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں دیتے ہیں۔ بہر حال منہ شوق  
میں لچکا دم ہی غنیمت ہے۔ غرض آپ کے خاندان کے علماء و فضلا ہوتے چلے آئے ہیں۔  
ہمارے یار مولانا بڑے خلیق۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کثرت اور طبعیت ہمیشہ سے  
و تکریم آمادہ ہے۔ خیاض غرض فکر۔ جو وقت آپ کا کم سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گو  
بانع میں ملبل چمکتا ہے۔ حاکم ہی چاہتا ہے کہ میری لانا کی باتیں جاوں ذلک فضل  
میوتیدہ منہ شوق۔ مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں۔ غریبوں اور محتاجوں  
بڑی فریاد دہی سے سلوک ہوتے ہیں۔ راقم کو بھی سن بدہ اراکین روزگار نیند میں نیاز  
خیاض ہے۔ انکی ہی نظر غنایت اور شہم شفقت اس کا سار پر مرتبہ نہایت ہے۔ بہر حال  
انکی ذات بابرکات فی زمانہ دہلی میں نعمتات سے ہے۔ فقیر ہی مولانا مہنوف  
کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے طہرا للہ قلبک فی قلوب لا بداد و ذکی  
علاک فی عمل الاحیاد۔

## واعظین دہلی

جناب لانا حفیظ اللہ خان صاحب

جناب فیضاب مولانا حفیظ اللہ خان صاحب دام فیفہ۔ یہ حضرت مشہور واعظ  
عالم فضل میں علامہ جہاں ہیں اور خلق میں کیتے خواہاں انکے وعظ کا شہرہ چار دہائی گیتی  
میں بلند ہے۔ اور علم انکا سبکو پسند ہے۔ جو ہر توفیق واعظ میں ہونی چاہیے سب آپ  
موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذات بابرکات کو دیر گاہ سلامت اور دارین میں سرخورد کرے۔

جناب حافظ محمد دریس صاحب

فاضل جل عالم باعمل و تکریم و درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ سنت و اعظی بدل  
سیرت مولانا حافظ محمد دریس صاحب دام فیفہ۔ یہ حضرت اجداد کا نماز جمعہ جامع مسجد  
مسجد محمدی لاہ میں تشریف لیا کر سجاد الدار مرحوم و مغفور و غیا فرماتے ہیں۔ صدر اسلام  
سب تاپکی ہفتہ و میری ہو چکی ہے آپکے

آپ کے وعظ سے فیض پاتے ہیں۔ آپکا بیان ہو ہو مولانا مسطور کا سا ہے حضرت کی سحر  
بیانی پر ایک عالم و فقیہ ہے ائمہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ اسوقت دل نہ چاہا کہ حضرت  
کے والد مسطور کی یادش بخیر لکھوں۔

### جناب لوی عبدالرب حبیب

یادش بخیر۔ مدار الصالحا رسولانا و محمد و منا مولوی عبدالرب حبیب فخر مند علیہ الرحمہ  
یہ بزرگ نیک نام جامع کمالا صوری و معنوی و نکتہ سنخ حدیث نبوی ہے۔ آپکا اوصاف میں  
زبان کہ طاقت تقریر ہے اور تفکر کم یاد آتھیں۔ دلائل عقلیہ و فنون حکمیہ کو آپکی طبع و قوہ  
اعتبار تھا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے اکتھا رہا۔ خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تھا۔  
سحر البیانی میں رکوز میں پرانکا جواب نہ تھا۔ حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استا و شفیق  
ہے۔ وعظ جو کہ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے۔ یا الہی میں حرم علیہ الرحمہ کو  
بیشہ حبت میں شکر ہے۔ آمین۔

### جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدہ فقہا جہاں اصلاح صلیحے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین  
صاحب بام فیضہ۔ آپکے علم و فضل کا بیان حیلہ تقریر سے افروں اور حیلہ تحریر سے بیروں  
پر حجب کو مدد کہ حسین بخش میں غطا فرماتے ہیں۔ صد ہا مسلمان اجداد آئندہ مجھ وہاں آئے ہیں  
یہ حضرت بڑے واعظ۔ قاطع بدعت۔ نیکی پسند نیک اہ۔ اعلیٰ درجہ کے دیدار مشہور مستحق  
شاعر بے بدل مفتی بے مثل۔ مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں تم ہیں۔  
وصفا اور بلاغت اپنے ختم تخلص آپکا فقیر ہے۔ قطع نظر علم و فضل خط نسخ میں استا و گمانہ  
میں بہر حال پکی ات فی زمانہ بہت غنیمت ہے فقیر ہی آپکا دل سے شکر ادا کرتا ہے  
شکرت یہ ہے طہار اللہ قلبک فی قلوب الابراہ و ذکی عملک فی عمل الاحیاء  
جناب لوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت عمار کے بیان میں لکھا گیا جو  
اس کتاب کی بقولہ جبرری ہو چکی ہے



کتاب ہذا کے ۱۰۴ صفحات میں ہے۔

### جناب قاضی محمد اکبر صاحب

مقرر بے بدل سان بے مثل جناب قاضی محمد اکبر صاحب واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب قاضی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امت حق میں کسی خوف نہیں کرتے ہیں بہادر و نڈر و نڈکا کام۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے دہلی میں نکاح و غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل و اغفلوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امر آفساق و غلط جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کر کر اجازت عام حاصل کی اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اخذ من خذ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و جعلنا من اولہم۔

### جناب حافظ احمد صاحب مینا

جناب حافظ احمد صاحب مینا واعظ رو سید و۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رو سید و میں کمال رکھتے ہیں اور اس لیرنی اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حق ہے کہ یہ کیف انکا دم جی ملی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں ہے۔

### جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا امان الحق صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت حدیث سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے آپ حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور بامروت آدمی ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو ہمیشہ خوش و خرم اور کامیاب رکھے۔

## شعرا و دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب دہلی

عندلیت خیار فصاحت ببلبل بوستان بلاغت سر آمد سخگویان جہاں ستر لاج فصیحان زمان  
 حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں  
 یکہ روزگار ہیں۔ فن شاعری میں ایسا استاد کامل روز زمین پر دیکھا نہیں شعرا سے سلف  
 میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ جہاں بے بدل میں اپنا نظیر نہیں کہتے بے مثل  
 ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں ہوم ہے ہر ادبے والے کو مرغوب ہے خاص کر وہ کلام جو  
 دنیا کی حالت پر بالیقین حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار کرب ریزی سے لکھنے کے  
 قابل نہیں بلکہ دلچسپ کر نیکے لائق ہے۔ انکی تصنیفات سے ماشا اللہ بہت کتابیں لکھ کر  
 میں حیات سعدی اور سدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بھی  
 احاطہ ممالک مغربی میں مجلس کی تعلیم میں ہے۔ بہر حال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے  
 جناب مولانا حافظ علی اللہ وس صاحب۔

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروردی سرست نشہ سخن دانی نظیر  
 شاہد کلمتہ والی خواص محیط مدقیق اشنائے بحر تحقیق افصح الفصحی البلق البلق بادشاہ  
 کشور فصاحت فرمانروا کے قلم و سے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ ورد لیلی  
 ناظم بے بدل نائزہ بمثل زبدہ شعرا جہاں حضرت جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب  
 دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ طرف خیال سے بیروں اور محیطہ شمار سے افزوں سے معنی تازہ  
 قالہ البیان طبعی اللہ اور الفاس عیسوی سے معانی پیر مردہ کو تازہ تر از گل نابا حضرت ہی کام  
 ہے آپکے محاورات نازک سے خوش و دلبران جمل - سودا کو آپکے رشک سخن سے جنوں اور میر انکے  
 کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحظت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان  
 حافظ شیراز آپکے مقال سے روزنیہ دار جو جو غویاں شعرا سے سلف میں کیلے ساتھ محقق تہیں  
 اس کتاب کی لفظ ہجری ہو چکی ہے

وہ بالآخر حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ مقام ازل نے آپ کو مجموعہ محمد پیدا کیا ہے اور تخلص آپ کا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے بڑے خلیق۔ ملاح رسول اللہ۔ عالی نسب مہمان نواز۔ مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگزر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجت مند سے بڑی فرخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں بہر حال فی زمانہ آپ کا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الہی انکو دو جہان میں بہر ضرور رکھ۔ آمین۔

### مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد غلام حسین صاحب۔ دام فیضہ۔ آپ کی خوبیاں سے باہر میں آپ فنِ مدرسے سے خوب باہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی۔ اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح۔ خلیق۔ مسلمان شخص برکت میں۔ سبکی برائی سے کام نہیں لے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام یا بند تقویٰ آپ ہی ہیں بہر حال آپ کا دم غنیمت ہے یا الہی انکو دو جہان میں بخش کر رکھ۔ آمین۔

### صحافی اسلام

جناب عبدالغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبدالغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر رحم جمل الجنۃ مشواہ۔ آپ کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ ایک حرف لکھ کر خدا سے تعالیٰ نے انکو نہایت نیک نام اور نیک نیت پیدا کیا ہے آپ کو غریبا کا بہت خیال رہتا ہے۔ مسکین پر درمہاں نواز۔ یہ نیک طبیعت عالم کی عزت و تواضع۔ طالب علم کی توفیر و فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپ کی ذات سے بہت فیض ہے۔ لاؤ شاہ مسجدوں کی ماہوار امداد طلباء کا وظیفہ غریبا مسکین اور بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلہ و صلحا کی قدر دانی فقرار و مساکین کی دلجوئی شرفا کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں۔ رحم

قسم کا آپ کا ہی کیا تہ ہے ایک تو مساکین پروری کو لے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد  
پس ہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے  
اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اسکی جو مدد کرے دین  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو خدا کو آباد کرتا ہے اُنکی نسبت اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے انما یصلی  
مسجد اللہ من امر باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ - سوائے  
کے نہیں آباد کرتے ہیں مسجد اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لاکر اساتذہ روز قیامت کو اور قائم کرتے ہیں  
نماز اور دیتے ہیں زکوۃ - آپ سوداگر امین ہیں - عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
قال اتاجر الصدوق الا ملین مع البین والصدیقین والشہداء - روایت  
ہے ابی سعید سے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں  
کے ساتھ ہے آپ حاجی حسین شیرین ہیں اور اسکا نماز اور تلاوت قرآن میں نادمہ نہیں کرتے ہیں - ہم  
مفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی علی بن حبیب کی ذات میں عنایت فرمائی میں ذلک فضل اللہ  
بیوتہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فقیر کو تو  
حاجی حبیب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کی جانب میں عاکر تباہوں کہ یا اللہ  
حاجی حبیب کو اس جہان میں تو خوش رکھ اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر اور آخرت  
میں حضرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ واتباعین وسیع البصر  
وابرار و اخیار کے ساتھ کر امیں - میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین حبیب مرحوم کی یادش بخیر  
کتاب ہذا کے صفحوں لکھ چکا تھا یہاں پر جو کچھ دہلی کے معتمدات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپ کا  
ذکر خیر ہی معتمدات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی حبیب کا حال ملاحظہ فرما کر صفحہ  
آپ کے والد حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال ہی ملاحظہ کریں اور انکو دعا خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے  
ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی اللہ اور اس کے  
محفوظ رکھے آمین - یارب العالمین - ہم تو کچھ سمیں جو صفت دیکھتے اپنے قلم اور زبان و دونوں  
بہ دل اجازت معصفا صلی علیہ وسلم لکھ رہے ہیں

تفسیر ابرار  
اظہار کر نیکی جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر  
من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم حق کہنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے کے بعد  
وگرنہ کر سکتے ہیں امید رکھنا کہ قبول کرے۔ اور میں یہی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں۔

## خوشنویان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب مآثر

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد گمانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرفِ اچکی قلمِ عجا رب رقم سے  
نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گلِ چین ہے الف کی راستی قامت محبوبانِ جہاں پر طعنہ زن  
بہ لفظِ ریخاں رخِ خواباں تیار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار۔ سطر مسلسل مثل  
زلفِ مہوشاں پچاں اکرش مثل سند ابرو محبوبانِ جہاں کشاں۔ حروف نوکِ ملک  
سے باریک قواعد اصول میں، ٹھیک ٹھیک۔ کو یا صفیہ پر عقد ثریا پدید ہے یا جاندی  
کی تقطیع پر سلک مروارید ہے۔ آغا عبد الرشید اگر آپ کا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ  
شند ویران دیکھتے۔ میر عباد کا اچکے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا۔ میر خیر کنش نے جس  
شاگرد کا خط دیکھتے تو اسکی قطعہ دیکھ کر دل شاد ہوتا۔ اچکے فیضانِ اصلاح سے بچا پس سائے  
طلباء ہر سال خوش نویش ہوجاتے ہیں جب کہ بتاتے ہیں اسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم  
فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر ہی اچکے دل سے دعا دیتا ہے طہار اللہ قلبک فی  
قلوب الابرار ووزکی عملک فی عمل الاحیاد۔

## جناب منشی انشا اللہ خان صاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب بعید ہیں ہر فردِ بشر کو آپ کے قطعات کے دیکھنے کا  
از حد شوق ہے۔ علاوہ اسکے آپ دیندارِ بلیق با مروت آدمی ہیں فی زمانہ ریاست  
دوجانہ میں نواب صاحب کے صاحب خاص ہیں اور بعدہ معزز ممتاز ہیں۔ فقیر ہی اچکے دل  
دعا گو ہے یا الہی انکو خوش رکھ۔

اس کتاب کی لفظہ جبری ہو چکی ہے  
روشنائی  
بدون اجازت منصف اس میں ایک طرف نہیں لکھا

## روشنائی سازانِ دہلی

جناب انصاف خاں زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استادِ لائمانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہارِ دورِ دہلی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے ویدارِ مشہور تھے بہت دین صاحبِ تقویٰ۔ مومن پابندِ صوم و صلوة۔ پارسا نیکیان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنیِ چشیدہ۔ اکبریت آدمی ہیں۔ آپ تواضعیں میں ہیں خادمِ علماء و مساکین ہیں انکو سہرِ دی قوم اور خیر خواہ اسلام کا خیال ہر وقت و انگیز رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے معیت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں از بس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے ہمیشہ کتبِ نفیسہ علوم و مینیہ مطالعہ میں تہی ہیں۔ اکثر کتبِ طب ہی دیکھتے رہتے ہیں اور باخیر شخص میں فقیر ہی خالصا جبکہ دل سے دعا گو ہے۔ طہار اللہ قلبت فی قلوب الابرار و ذکی عملاک فی عمل اکاحیاد۔ اور شہرِ ایکامح الابرار ہو۔

## مصورانِ دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ اس نام نامی کو تقاریر حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خف الرشید محمد حسین صاحب اقبال۔ یہ عالی ہمت نیکدام بڑے سحرزادہ ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں برسوں بارکہ حبیب ملکہ مخطیہ ورو و سہرا انگلینڈ بڑے بڑے برابراں علماء و فضلا و موجود اس نیکی پسند مدین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عرسِ مدہ لہجہ سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضرانِ جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ حبیب بنی عربی کی روح کی لپکیا دینے والی وہ نئی باتیں۔ اس مداح بنی عربی نے اہل جلسہ کے دل کو لکھ بیچ لیا۔ اس اثر سے مدے ان یورپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو نسبتا تھا کہ ہرے ہو کر سر نہ ہتا تھا ایک نام جمع خاص عام تھا چاروں طرف سے صدائے اس کتاب کی بظاہر جھڑپی ہو چکی ہے

افریں

مدون اجازت مصنف امین ایمری ہندوستان

افرنی افزین آئے تھی۔ پھر اس علی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب کی لیاقت سے حیران رہ گئے اور متعترف ہو گئے کہ اس وقت بھی دہلی میں ایسے لائق ہیں اس وقت انکو ایک برس رو بار ملک سے عنایت ہوئی۔ یہ صاحب مسوری اور نقشبہ نویسی دونوں میں استاد لائے تھے اپنے وقت کے بہادر و مافیہ میں غرض کیا سے روزگار میں صورت گراں جہاں انکی طرح داری کے چہرہ نگاہیں۔ آپ دیندار پانید صوم و صلوة محبت خدا اور باہر ہون آدمی ہیں انکے میں حیاء و شرم بہت ہے آپکا دم دہلی میں فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی آپکے دل سے دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہان میں شاد و باہر اور آبا اور سرخرو رکھے۔ آمین۔

### جناب محمد فضل خاں صاحب

انکا ذکر خیری میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں۔ حضرت عالیجناب محمد فضل خاں صاحب دام امتیاز یہ صاحب اپنے فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ پکا نقشہ دیکھ کر دنگ ہیں اپنے مسہروں میں بادائش و فرہنگ ہیں۔ آپ مشہور دیندار۔ پانید فرایض۔ فیاض رحمدل۔ خادم علماء و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں منتحیات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہمرا اللہ قلبک فی قلوب الاخیاء و ذکری عملک فی عمل اکابرہ۔

### نقشہ نویسان دہلی

### جناب ذوالفقار خان و طلبہ لدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں مژدہ چشم حور اگر حضرات کا موثر قلم بنے تو بجا ہے اور بیاض گزن پری اگر ان حضرات کا صفحہ موثر زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب اعظم دھکے دیندار۔ پرنسز گار بزرگ و متقی ہیں۔ آپ نماز میں کمر بستہ ہیں علماء کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش کرتے ہیں۔ بہر حال آپ دونوں صاحبہ نکادوم دہلی میں منتحیات سے ہے

اس کتاب کی بظہر جبری ہو چکی ہے راقم دیوان اعزازت مصفا اصبح و کیرن ہیر محل

راقم کو ہی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دی کتب کثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر ہی شکر ہے  
اداکر انہیں شکریہ یہ ہے طہار اللہ قلبک فی قلوبک بالارود کی عکاسات فی عمل الاخلاص

جناب حکیم عبد البریم صاحب خلف الرشید حسین صاحب مرحوم حضور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں کیسی میں بعدہ نقشی کشی عنایت الہی سے صاحب غرور و وقار  
علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ سراض تہجد گزار۔ پارسا متذین۔ دیندار۔ بایند صوم و صلوة  
ستقی شخص بکرت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اور ادھر  
کے نہ فرشتے نہ شاہو پیش حشر میں۔ ہر وقت صبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے  
بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خمیر آدمی ہیں۔ نیکاروں کی سچی میں کچھ دریغ نہیں۔ اس صیت  
نبوی کے آپ صدق میں حدیث من ستر مسلم ستر اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن لیس  
علیٰ محسن لیس اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد  
فی عون احیہ۔ آپ صبح کو لوگوں کو یہ عبرت دلا کر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کر کے  
مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زمانہ عجائبات سے ہے۔ دراصل  
علماء کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو ہی اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت  
میں نیاز حاصل ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت درجہ عنایت ہے۔ فقیر ہی دل  
سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر اپنا الشیخ  
حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

## دندان سازان دہلی

جناب عبد الغفور صاحب

ایکا ذکر خیر نعت دہلی میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں وجہ کرتا ہوں۔ حضرت  
عابد جناب عبد الغفور صاحب دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد و کامل  
ہیں کہ روز میں پر نہ دیکھا نہ سنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی نہ



میں نہیں آیا۔ اس فن میں یہ حضرت نے بدل میں ٹھیکار کیا نہیں کہتے بمثل میں باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صنایع اور ہواں ہیں مگر ان کے آگے وہ محض سپہاں ہیں واقعی خدا کریم نے دانت ہی عجیب عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت و اہم خاک میں مل جاتا ہے۔ پس جن صاحبوں کے کیوجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالمی ہمت کے پاس کوئی پیچہ بندال میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں۔ اور اس کا رخانہ صرف دانت ہی نہیں بلکہ ریڑ کی مہر اور تہر کی انگلی بھی بنتی ہیں۔ مگر اس شخص کی انگلی بنائی جاتی ہے کہ جب کی انگلی کسی جہ سے کافی ہو گئی ہو یا جب کی انگلی پر جالا وغیرہ آگیا ہو۔ یہ انگلی تہر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی انگلی سے کچھ کہا جانی نہیں تیار مگر وہ شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں انگلیوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کونسی ہے اور جب چاہو اس انگلی کو اتار لو اور جب چاہو پہر چڑھا لو یہ صفت اس عالمی ہمت کی ذات سے جاری ہو انکی حکایت ہے کہ جب بلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کسٹرن صاحب باہر کے کیشن پر مقرر تھے وہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت لفٹ ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالمی ہمت نے اس بات کو الیا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا۔ صاحب موصوف نے بہت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چھٹی اس مضمون کی کہ الیا کار گیر نہ دیکھ سنا عطا فرمائی۔ یہ حضرت شہر دہلی میں بہر صفت موصوف ہیں۔ نیک نام ایسے ہی کار گیر ایسے ہی انگلی جیٹ و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسے جابے عنایت کرے۔ مکھو ہی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں لیون کا ہونا فی زمانہ از بس غنیمت ہے۔ فقیر ہی اس عالمی حوصلہ۔ باذل بخیر۔ ریندار۔ مقید فرضیہ۔ مکیں برومیکس محب سول خدا۔ قدر دان عطا کر دے دعا دیتا ہے کہ یا الہی آجکو دو جہان میں خوش کہہ اجڑ شہر ایکجا اخیار و ابرار کے ساتھ کر خصوٹا تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء اکرام اور شیخ عظام کے ساتھ۔ آمین

## مہر کنان دہلی

خواب سید نور علی صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور شہر بدایہ و امما میں خطِ ستعلیق میں یہ دیندار نیک نام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور نسخ میں سید محمد امیر الدین نسخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپ کا دم دہلی میں لبِ اغنیت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکھ۔ آمین

جناب سعد اللہ خاں صاحب

یہ حضرت ہی اس فن میں کیتے جہاں اور علامہ ماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ نیدار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ اور نماز بیگانہ میں کمر بستہ ہیں اور صاحبِ املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب جو صلہ بڑے باپ کے فرزند ہیں اسوقت مجھ کو خداوند کریم نے دلی خوش دلایا کہ میں نے والد مرحوم و مفسر کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکھوں کہ مفسر کے نام نامی کو تقابل ہے۔

جناب بدر الدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب بدر الدین علی خاں صاحب مرحوم جبل الجنۃ مشواہ یہ مرحوم نیک متقی مہر کنی میں ایسا استاد و کامل تھا کہ ایسا استاد کامل نہ دیکھو زمین پر دیکھا نہ سنا استادانِ سلف میں ایسا صاحبِ کمال آج تک نہیں سنا اس فن میں یہ صاحبِ مرحوم بے بدل ہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں کہتے تھے ولایتِ انگلستان میں بڑے بڑے صنایع اور یمین بنو مگر انکے آگے وہ محض بچہ چاں تھے ایک مرتبہ نگینہ پیرے برنامہ ملکہ معظمہ فقیر و ہند دام اقبالہا کا کاندہ کیا تھا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تھا فقیر ہی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الہی انکو جنت میں خوش رکھ۔

گہری سازانِ دہلی

خواب نور محمد صاحب مولیٰ بازار

اب کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہو چکی ہے یہ بدون اجازت مصنف اس میں سے ایک حرف نہیں لکھ سکتا

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علماء کے آپ بڑے قدر وال ہیں آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں۔ نزلہ میں حماست اسلام بہت ہے۔ فی زمانہ ایسوی کا ہونا باغینت ہے فقیر ہی دعا دیتا ہے کہ یا الہی دوجہان میں خوش و خرم رکھہ۔ آمین

### جناب عبدالغزیر صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لائمانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نازی آدھی ہیں۔ جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دوجہان میں خوش رکھے آمین

### جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب ہی اس فن میں مشہور نزدیک دو ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشیع اور دیندار ہیں۔ اسے نماز روزہ میں کمر بستہ ہیں۔ فیاض۔ نرم طبیعت خداترین شخص بابرکت میں مولوی عبدالرب حبیب کے صحبت یافتہ ہیں۔ انکی جو تعریف کیجائے بحیثیت انکی نیر بند ہی کے بہت کم ہے۔ فقیر ہی انکو دل سے دعا دیتا یا الہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھہ آمین

### عطاران دلی

### جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب پغز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوامیں مفرد و مرکب اور ختم کی معجزات وغیرہ انکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب مالک ہیں مشہور قریب بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نازی آدمی ہیں اور علماء کے بہت قدر وال ہیں۔ چرخان آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

اللہ العالمین انکو دوجہان میں خوش و خرم شاد بامراد اور اسطرح ہمیشہ نیکنام رکھہ۔ آمین۔

## جناب سید فیضی الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بھی اس فن میں بڑے لائق ہیں۔ آپکی ہی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوا میں  
منفرد و مرکب ہر قسم کی معجون خیرہ تیار رہتی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں  
سید صاحب محب سول خدا علماء کے بڑے قدردان ہیں۔ یا الہی انکو دوجہان میں سحر و کد

## جناب محمد بخش صاحب حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوشی واقعہ بہاگت حبش شاخ جس میں ایک قسم کی اور پتہ  
اور بیہودہ بات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کو بھی کے نام سے مشہور اسکے ہتھان  
جناب حاجی الطیف بخش صاحب حضرت مولانا قاطع حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب  
بڑے نیک نام متدین امین متین شخص بکرت میں بہر حال چاہا جان کا دم دہلی میں منتخبات  
میں ہے یا الہی ان حضرات کو دارین میں خوش کہہ۔ آمین۔

## خیاطان دہلی

## سیا مولانا بخش صاحب

یہ صاحب بس فن میں لگانہ روزگار ہیں اور مشہور بامصادر فوہا میں۔ علاوہ اسکے بڑے  
دیندار پابند صوم و صلوة اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ  
باجیر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لئے دعا کرتا ہے۔ یا الہی انکو دوجہان میں شرف کہہ۔ اور شرف  
انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

## سیا محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں استاد لاثانی ہیں اس کا رشتہ میں پنا تھیر نہیں کہتے ہیں بے  
مثل میں اور علاوہ اسکے بڑے نازی پابند و انصاف پر سیر گار۔ خلیق بامروت آدمی  
ہیں انکے لئے بھی فقیر دعا کرتا ہے۔ یا الہی انکو بھی دارین میں سربل کر۔ اور شرف  
انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

نکاح

## بیچہ نبدان دہلی

میاں جوہری فیض بخش صاحب

نیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں کیا کامل رگو زمین پر دیکھا نہیں۔ استاد ان سلف  
میں ایسا صاحب کمال آج تک سنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بدل میں۔ ہندوستان  
میں پناہ نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت میں ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ منظمہ قہر  
دام اقبالہا کو بطور تحفہ بھیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہادر پور صاحب  
بہادر کو عنایت کیا۔ اس کے لئے نواب صاحب مدح نے ایک نیچہ پیرانی ملاکت کثیر لائے  
تیار کر لائے حکمران نے بھی چشم خود دیکھا۔ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور  
اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں پکا دہلی میں انہیں  
غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیدار۔ پابند صوم و صلوة صحبت یافتہ علماء چاشنی  
چشیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہان میں بخش کہہ۔ آمین  
اچھے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبدالکریم و عبدالقادر ہے۔ دونوں نیکنام اور  
سعادتمند۔ نازی جنکی انکو میں یاد و شرم بہت ہے۔ ماشا را اللہ دونوں لائق اور اپنے  
اپنے کام میں ترقی میں فقیر انکو سب دعا خیر سے یاد کرتا ہے۔ یا الہی ان دونوں کو  
بھی دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

## شکر یہ انجمن حیات اسلام ہو

میں نے اخلاص و رجوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکر یہ اپنے کتاب میں  
درج کر کے اپنا نامہ اعمال حسنت سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور  
معاونوں کو کہ جبکہ علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لئے کیا کیا عمدہ تجاویز  
اس کتاب کی بلفظ جوہری ہو چکی ہے ہوں مازت نصف اسمیں ہے انکو وہیں ملے گا

ہو رہی ہیں اور ہم حق معروف امانت و احیاء سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا  
واسطہ شیعہ یا ائمہ یا ائمہ اشارۃ حمایت اسلام ہو رہی ہے۔ الحق اس مانہ  
میں غربت اسلام ہو رہے انجمن کا ہونا از بس غنیمت ہے! سوقت اس انجمن سے کیا کیا  
عہدہ کار و امیال منہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جس کا شکریہ میں کیا لیکھ اہل اسلام ہندوستان

بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں اس عہدہ کار و امیال کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے  
کہ شہزادہ داعی رئیس لکھنؤ کی دولہا کیوں المشہور شہزادان کا بل جو عرصہ پیدائش  
سے شہزادی لیدیوں کی ترغیب سے معاہدہ اپنی بوڑھی والدہ کے عیسائی ہو گئیں تھیں اور کچھ  
عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ مادی مطلق خدا کے برحق کی توفیق اور انجمن کی  
سچی سے پیر شرف اسلام ہو گئیں۔ چونکہ اس قلیل فتن پر جو گورنمنٹ سے اُن کو ملتی  
ہی نہ لگا گذر ابا کل مشکل تھا۔ اس لئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور و رس روپیہ مالوار  
ایک سال کے لئے صفحہ تیار سے از ابتدا سے یکم ستمبر ۱۹۰۹ء شہر ایلہ ذیل پر عطا کرنے  
منظور فرمائے۔ نماز کی پابندی کریں۔ مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی شہزادی لیدی یا مرد کے  
مکان پر نہ آوے اور نہ وہ ان کے مکان پر جاویں۔ شاباش۔ آفرین۔ مرحبا۔ رحمت خدا  
ایمانداری ایسا کا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں۔ اللہم زد فرد۔

خداوند اکبر ہماری اس سلامتی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے  
امین اور ان کے معاونوں اور مشغولوں حضور ہمارے مقرر سکریٹری جناب مولانا شمس الدین  
صاحب کو دروہاں میں سہ خرد رکھو۔ آمین۔

منعشات لکھنؤ

جناب منشی ظہیر علی صاحب نقشبہ نویس حکم نمبر ۱۱۱۱ لکھنؤ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپ کے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھو زبان کو یار نہیں کہ آپ کے  
پسندیدہ ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام۔ دیندار مشہور متقی ہیں۔ بواسطہ

اس کتاب کی منظر جبری ہو چکی ہے بلا درازت مصنف اس میں سے ایک حرف نہیں لکھ سکتا

ملا واسطہ تحریر تقریر یا مذاکرہ اشارۃً حمایت اسلام مد نظر ہے اور اوقات بدعت اور احیاء سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی سمیت کو ہر وقت مدد دی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں انسان غربت اسلام میں آپکا دم از بس غنیمت ہے یہ حضرت خادم و اذین ہیں اللہ صر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر ہی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہاں میں سرخورد کہہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد حیر حسن صاحب

غواص بحر مخنوری اشنائے دریائے معنی پروری بلبل چشتان لفظ و معانی رشک فراے کلام فرہم و وفاقی زبدہ زمیں جناب سید محمد میر حسن صاحب اقبال۔ جو جو خیال اللہ تعالیٰ نے ذات والاہیں عنایت کی ہیں نثر زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں آپ بڑے متقی نیکو دامن صوم و صلوة دوست نواز شیر لطف پرور عالی نسب پیدہ ہندی۔ حامی اسلام۔ محبوب اولاد۔ صادق الوعدہ۔ بڑا وعدہ۔ امین متین۔ منکسر المزاج۔ خادم علماء و اسکالر خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانہ دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم از بس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بہ جلا پھاڑی دہلی میں ایک مختصات سے ہے۔ آپ کا مطبع فی چھپائی کثرت ہو رہی ہے۔ تقریر ہی تہ دل سے میر صاحب مدد کو دعا دیتا ہے یا الہی میر صاحب موصوف کو دو جہاں خوش رکھو۔

دعاے مصنف

یا الہی جب کا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز حمد اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور شہر انکاسع النین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و تابعین و تبع تابعین و اخیار کے ساتھ کرامین۔ شہر امین۔

وَعِظَ أَوَّلُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی تمہید قرآن سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا نیت بیان کی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام

رفتہ کرنی چاہیے تھی کہ اس قرآن کی خاطر اہل گلوں کو کیا کیا تکلیفیں اٹھانی میں مگر اس قرآن کی چھٹا۔ لکھا ہے کہ منظم

جسے کو کس احمد علی اسلام پر نہایت سختی پہنچی شروع ہوئی کہ کوئی دھوبیٹوں لکرو کو روک بیٹھایا جاتا ہے کیونکہ قتل کیا

۸۲ میں البہار النبیہ ۴۸۸، انکار اس پر تحت تفسیر والدہ عمار کی پیشا گاہ میں نیزہ جلیاؤ اور شہید ہو گئی۔ اس حالت میں ۸۲

ایماند اگر جنس شیر و عورتوں و ماویا قیام حضرت عمر رضی اللہ عنہما الخطا و صغیر من بطلان و غیور تھے وہاں قلم مراد اتر کر لکھ

[illegible]

شخص ایک نر عالم تہذیب کا تھا۔ کہ جسے ایک تہذیبیہ زندگی کا علم حاصل تھا۔

یہ شخص ایک بزرگ عالم کو بیت جیل کا ہمارا صحائف کی وجہ وہ مدت پچیس برس محض تھی علی التذکرہ و ہم کو طاب

مستطاب رحمہ اللہ۔ نہایت افسوس ہے کہ قلم سے سبقت لے گیا اس بات کو کہ وہ ایک کمال گنجینہ تھا اور اپنی

مسند طور اور جملہ یہ جاسا ہوا کہ یہ ایرانی عرب قبائل سے نبوت ہو گا اس بات کی نفی وہ کان ہوئے ہی اور یہ سننا حتمیت سے نہایت ہی غریب اور عاقلانہ نہ تھا کہ وہ یہ دعویٰ اس کے بار میں نبوت ہو۔ کاش کہ جہاں کا کیا اہل تصوف سے

[illegible]

میں بھی شرفِ ہواد پر سربازانِ ول و صحابہ کی حجامت سے ملکِ مینم اسے خاص کر مینم جہول کی ہوائی

کشتیوں پر سوار ہو کر پہنچ گئی اور ان کے بعد کھار قریب سے منجاستی کے لئے پدے اور خط دیکر عبداللہ ابن ابی بکرؓ اور عمرؓ کے

کو بھجوا کر چلا۔ نئے مذہب کی پیدائش ہوئی ہے یہ لوگ سچ کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں ان کو تنقید کر کے

ہمارے پاس ابیں پہنچا دیجئے کہ یہ آپ کے ملک میں توش برپا نہ کریں اس مراسلہ کے بعد بخجاستی نے اپنی امر

اراکینِ سلطنت اور اپنے علماء و فضلاء و صلحا کی ایک مجلسِ قیام کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی ان دنوں یہودیوں

روبرو طالب کرم مسلمانوں کو چھپا کہ تم میں سے ایجنسی محمد صبا کا زیادہ قربت دار کون ہے حضرت عالیجناب حضرت علی

فرمایا کہ میں نے ان کو بھائیوں کی بجائے اپنے خجاشی کے لئے آنحضرت کا تمام حال بتھاں فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہو کر ان کو

سیان کرو استعمار اشراف کا بنا دیکھو کی شان ہے : شاہنہی برج سیاہی کی جان ہے : بالوں کیلئے تلوں کی





کہ جس سے حسرت نکلتی ہے وہ یہ ہے وَنَادَى اصْحَابُ النَّارِ اصْحَابُ الْجَنَّةِ الْفَيضُوا عَلَيْنَا مِنْ الْمَاءِ اَوْ حُمَارِ ذِكْرُ اللَّهِ ترجمہ یعنی روزی کو اہل جنت سے کہیں گے کہ ہم پر کچھ پانی ڈالو یا جو کچھ تم کو اللہ نے دیا ہے ہمیں سے ہیں کچھ دو جواب دینا اہل جنت کا قَالُوا اِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَا عَلَي الْكَافِرِينَ ترجمہ اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزوں کو خدا نے تم پر حرام کر دیا ہے تفسیر روزی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اس کے شعلوں نے ہمارے دل بیوں ڈالے ہیں کچھ پانی تو ڈالو اور جو کچھ خدا نے تم کو دیا ہے اس پر وہی پسینہ دہا اہل جنت انکے جواب میں کہیں گے اِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَا عَلَي الْكَافِرِينَ خدا نے یہ چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں اس خوف کے مراتب میں کہہ بی جنتی عبادت کا کہیں اسکی بے نیازی کا یا رہے پرواہ فریاد دل میں نہ اترے کہ زول فریاد میدارم گئے فریاد رس فقیر کہتا ہے ان چیزوں اعمال کی کچھ چھوٹنے سے دارالخلد ملتا ہے یعنی جنت ہمیشگی کا گھر جہاں موت کا کہہ کا بھی نہیں ہے کچھ ایسے بہاری شکل کام بھی نہیں۔ وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قریب محروم نہا آخرت میں دوزخ اور طوق و زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں نظر ہو کر جہنم ہو جاویگا اور طوق کی تختیاں یکساں ہوگا وہ یہ کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں نہ کرے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نوز فطر کے خلاف ہیں جہاں عرف شرع خیر لم و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلمہ کفر نکالنا کالی دنیا عنایت کرنا جھوٹ بولنا فحش باتیں نہ نہ نکالنا ناحق قتل کرنا جو رہی کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ وہ ان اقوال جنگی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور ہیئت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ الجنان گناہ کرتا ہے تو اسکو دل پر ایک سیاہ نقطہ مچاتا ہے پھر وہ پسپا کی تمام دل کو گھیر لیتا ہے رواہ البغوی یہ بات چیزیں تاریکی کی باتوں کے اصول ہیں جنکے مٹانیکے لئے سلسلہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح میں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی علی اے اور قرآن مجید میں ہی مختلف عنوانات اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں کونم کر دیا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ ذَكَرْهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا ترجمہ جیسے اپنے کو پاک اور سزا کیا اسے مراد پائی اور جسے آلودہ



ترے در کے کہیں شیران عالم و تھاری طرف ہاتھ پہلے ہیں جبکہ تمہیں پورے کر کے ہمارا عالم  
مجھے زندہ کر دے مجھ کو زندہ کر دے مری جان عالم کچھ جان عالم ہمسلاں سلاں ہیں تیرے سبب سے  
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم و مری آن والے مری شان الے نگدانی ترے در کی بے شان عالم

تو بحر حقیقت تو دریا عرفاں و ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم و کوئی جلوہ سیر ہی روز سیر پر خدا کے قمر مہر  
تابان عالم و بس اس کچھ بعینیت ہوا اب ملا کچھ و انہیں تکتے رہنا فقیران عالم و تو دہلیہ ہے سار مٹی الی  
براتی و ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم و نہ دیکھا کوئی پھول تجھہ سامان دیکھا و بھت چھان ڈالے  
گدستان عالم و ترے کو چرکی خاک شیر ہی ازل سے و مری جان علاج مریضان عالم و کوئی جان عیشیہ کو  
جا بخریت و مرے جاتے ہیں در دستان عالم و ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اسبجے و

اگر لب ہلاک وہ در مان عالم و عین خدا را حسن کی ہی سن و بلا میں ہے یہ لوٹ و امان عالم **اب فقیر**  
اس بات کو اہل سلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول کی  
معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص حاضر نظر رکھے گا نفس کو اوپر اُپر جانے نہ دیکھا اور دلو کو کھوٹ سے  
محفوظ رکھیں **اب میں** اس مقام پر کچھ عشقہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرت

فتر اللہ اشھائیک اور فقیر کو دعا خیر سے یاد فرمائیے **(وہ یہ ہے) قلب کسکی سلامتی خدا**  
تعالے کی ایک بڑی نعمت غلبے ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ** ترجمہ  
جس دن فائدہ دینکا مال اور اولاد **لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ** اللہ تعالیٰ **سَلِّمْ** ترجمہ مگر جو کوئی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہ اس  
دل کو شکلا کہوٹ سے فقیر کہتا ہے اس قلب کا شوق و محبت سے لہجہ کا دل محبت الہی مامور ہو گیا وہ  
مرا کو بچا اسلے ہمارا خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کر رکھا طریقہ ہمارے تمہارے ارشاد  
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خالصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت مجید پیدا ہو **وَاللَّهُ** نالہ من برسانہ بر خا

جس کہ ہم آواز خدا فضل و مروت اور نہایت اشتیاق میں **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہ اس  
**مومن** کی محبت آجی یہاں کہ کوئی جگہ پہنچا لی زری مومن شوق میں یا خدہ بول اشھائیک **سَلِّمْ** ترجمہ  
کہ کس حد تک زور و زحمت نہ مایہ لوگ محبان خدا اور خالصان کبریا میں نام مسلمان ہمارا تمہارا اس قلہ بگڑے کہ تمہارا بہت کم  
اس کتاب کی پہلے صفحہ میں لکھا ہے (کہہ کر) بدون اجازت مصنف اس میں سے کچھ نہ لیں گے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الہی میں پنا نام و نشان اور قرب حسب نسب و رشتہ و کلمہ ہم تو نکاحا لیا دیا کر کے اپنے نفسوں پر تلا ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا جو کہ بادشاہی چوہر کر اللہ کی محبت میں بیچ چکے ہیں وہ حضرت عالیجناب نے احمد قایم الملک صاحب الفہم جناب صاحب عالم مرزا باقی صاحب مرحوم حضور میں رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے۔ سبحان اس کی برکت کی سیر دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مضمون عاشقانہ صادر ہوتے ہیں جو فقرہ کی سر اسر غذا سے روح میں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہو گئے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض پا کر منور ہو گئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا تبصرہ گاشے نمونہ از خوارہ بیان کرتا ہوں اسلئے کہ حکیم عہدت ہو حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی بچپن سے آپ کی صحبت کرتا ہوں و خیال کرتا ہوں کہ اب جو سال میرے دل میں تکبر تھا اسکو خوب مٹایا اور دوسرے سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اسکو خوب کھویا۔ پہر خیال کیا کہ اسل میں ل میں نفوذ کدورت تھا اسکو نکالا اب یہ حال ہے کہ سنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی ملاحظہ کرو آپ کا حال بھی عجائبات میں سے ہے نقل ہے کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے بادشاہ کو مراسلہ پہنچا کہ علماء میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علم راست و الجماعت سے گفتگو مذہبی کریں جو مذہب کے حق ثابت ہو اسی پر سب ایم ہو جائیں سو آپ اپنے علماء کو میرے پاس بھیجیں مگر انہیں شرط یہ ہے کہ جو شخص آدے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھ لکھ کر پہنچے کہ کون کون عالم میں وہ بہتر رکھتا ہے بعد اسکے وہی عالم طلب کیا جاوے گا شاہ دہلی نے جو علماء کہ موجود تھے سب کو طلب کیا اور کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا ناچار وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کی سکون پرتشرف لچیلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کریں گے بادشاہ مع وزیر شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اکل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

ہوں مجھ کو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن کیمیا پس اس قدر زار و آراہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر اپنا  
پنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان شہر جو  
بندہ نوازی کرے جان اس پر فدا ہے + بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پہر بادشاہ نے  
عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجھ کو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت  
علم کی اس طرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اس قدر اپنی کیفیت لکھتا  
ہوں کہ میں نے اپنی دل کی تصحیح کر کے حضرت کے صحابہ جیسی سنا ز تصحیح کر لی ہے مولانا شاہ صاحب  
نے یہ تحریر کر کے بادشاہ دہلی کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ ہیچ وجہ بوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ  
ایران کو پہنچا تو بادشاہ ایران نے اُن عاملوں کو طلب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم  
شاہ عبد الغزیز صاحب کی لکھتے ہیں اب تم ہمیں یہ گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت  
شاہ صاحب اُن علماء حاضرین سب پر لرزہ ہو گیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب  
سے مذہبی گفتگو کریں **سبحان اللہ** وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حادیث میں آچکا ہے کہ جن  
لوگوں نے ایسی نماز حاصل کر لی ہے اُسے قبر میں شتر جو سوال کو نہتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے عجب  
کہتے ہیں فوراً تم جہو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے ہی حیران ہیں **عجب شان** ایزدی ہے  
اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نوازر رہے فرشتوں پر یہ نظر کر رہا ہے کہ ہمارے محبان ظاہر  
دنیا میں انہوں نے اپنے دلوں میں مکی رحمت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت بتلا رہا  
**اَلَا مَن آتٰہُ اللہُ یَغْلِبْہِ سَلِیْمًا وَاِنَّ لَہٗ الْجَنَّةَ الْمُنْتَظَمَیْنَ** ترجمہ مگر جو کوئی لاؤ  
اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیا ویگی بہشت واسطے پر یہ نگاروں کے۔ یہ بتقی لوگ ہیں  
انکو شل دھن کے سلا دو فقیر کہتا ہے کہ اسے بہا سید دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں  
سو کج تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں جو لوگ  
یہ بات کیونکر ہے اسکا فاکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے۔ اجمی تم کس جھگڑے میں پڑ  
ہو قرآن میں ان دو باتوں کا استقام ہو رہا ہے اولیہ۔ **یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ**  
بدون اجازت مصنف اس میں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

الْأَمَنَ فِي اللَّهِ يَقْلِبُ سُلَيْمٌ ۝ ۸۰ أَوْ دُخْرٌ وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَتَعَ الْأَزَلُ  
 أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبُيُوتِ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّكْرَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ  
 رَفِيقًا ۝ ۸۱ مَرْجِعُهُمْ فِي زَمَانٍ ذُرِّيَّتِهِ لَهَا ۝ ۸۲ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ ۝ ۸۳  
 ہر کس کی ہے اللہ نے اوپر ان کے پیغمبروں سے اور صدیقیوں سے اور شہیدوں سے اور  
 اور صالحوں سے اور اچھے میں یہ لوگ فنیق تفسیر خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی اور  
 کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسے تسلیم کرنے میں کسی نصف  
 مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس حق بصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غور سے عام سرور کی طرف اور خلق  
 کو حق کی طرف ہینچتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ ضمون کو کس خوبی کے ساتھ ظہا  
 کیا ہے کہ تھوٹے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور کس عمدہ سیر میں بیان  
 انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سننے ہی یا سناتے ہی  
**قلب سلیم** انہیں جان ملنے کو اسطرح ترشے کہ جسطرح مرغ چرخ میں طائر ان خوش الحان کی آواز سنکر  
 ترشہ کرتا ہے اور یہ جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار میں وہ میثاق میں کہ ایک جگہ کو دوسرے جگہ  
 زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط اور مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے سبحان اللہ کیا  
 عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہایت برابر تصور ہو  
**فائدہ اول** تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لئے ایک سیدھی راہ کی طرف اشارہ  
 فرمایا کہ ہوشیار اور ادب و ماکل نہو یا یہ جو برستہ عالم آخرت کا ہم تہا ہے میں منزل مقصود عالم قدس  
 تک نہکو پہنچا دیکھا جہاں پر ہمارے انبیاء اور ابرار اور صدیقین اور شہداء اور صالحین رستہ  
 ہیں جہاں کچھ غم ہے نہ بچ بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے اسکے ساتھ ہونے سے یہ بات  
 نہیں پانی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی  
 ہے اور ہر ایک کے درجات اور مقامات جدا گانہ ہو ————— تھے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال  
 کر کے حضرت ثوبانؓ غلام آنحضرتؐ نے جو آپؐ پر عاشق زار تھے آنحضرتؐ سے عالم آخرت  
 اس کتاب کی مقدمہ تحریر ہو چکی ہے (میں)

المعروف قننا ولا امرنا باخبر

۹

تفسیر کریم

میں جبرائیل سے پہنچ ظاہر کیا کہ انچہاں اگلے مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر ہوگا پر مجال  
باکمال کیونکر دیکھیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہ ہوگی اور اس میں سر لطیف یہ ہے

کہ ہر چہ اپنی اصل کی طرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کی طرف

رجوع ہو جائیگا جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے

عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کی طرف رجوع ہو جائیں گے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے

میں جو ان کے زمرہ کے لوگ ہیں۔ دوم اس آیت میں خدا کے فضل نے چار قسم کے لوگ بیان کر دیے

ہیں اول انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے

کہ کیا اچھے رفیق ہیں اور نعمت کا خزانہ سمیٹے انہیں کو عطا کیا ہے پس لب جو کوئی ہماری نعمت میں

شریک ہونا چاہے اور ہمیشہ کی نشین کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی

اختیار کر کے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمیٰ میں کیونکر شامل ہوں

سو ان کے کوئی صورت نہیں۔ پس سچا کہ عالم سلیمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت

شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیاء کی نصرت یار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ

میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اسکو چاہیے کہ اول وہ ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت

پیدا کرے اسوقت اسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت فقیر یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی

دماغ لوگ اسکو خوب پہنچیں گے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جبار کی اُن کے سبب

رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب رفاقت وزیر کی پانچواں وزیر کے سبب رفاقت

بادشاہ کی ممکن ہے اس واسطے داخل ہوا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ و صوفیہ ناسبان کے نزدیک

اہل اسلام کے محسن ہوا اسلئے کہ اصل راہ ہدایہ انبیاء علیہم السلام کو تعلیم ہوا اور ان سے

صدیقہ منکوحہ حاصل ہوا۔ ان کے واسطے سے شہید و منکوحہ ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہنچا۔ اور جو کوئی

ہمارا رسول خدا سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے فقیر کہتا ہے کہ

جو کوئی اس حکم کو سمجھ لایا اور اس کو گری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہو گیا پس چاہی





نظر سے حصہ ملے گا۔ راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ دود شریف بتلایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْبَنِيِّ الْاَرْحَمٰی وَالِہِ وَسَلَّمَ کہ تم اسکو پڑھو۔ خدا کا پناہ تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو یہو تم حضرت سے عرض عرض کر لینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور ﷺ کو محروم نہ رکھنے کی محبت عطا کرے گی۔ بوجہ اب شاد شیعہ پڑھا اور بات میں وہ سو گیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور ﷺ علیہ السلام پہنچا کہ آپ کا تشریف رکبتے ہیں حضور نے صحابہ کثیر و غایب کی طرف مخاطب کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ سعید الدین چشتی کا ہے یہ انکی صحبت سے معی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا صحبت صالحین ہے کہ فقرائے مشعل کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کثیر و غایب کو فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اسے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے اخلاق کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالیٰ نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں باسجا و ج فرمائی ہے اسلئے میں بھی اعمیہ محبت کا رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو ہماری محبت اٹھا سکیگا اس کا اٹھانا سادات عظام کا کام تو میری محبت اٹھا سکیگا اُن کے دل کی ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے انکی محبت سیر دل میں لدی میں محبوبوں حضور نے فرمایا۔ یا علی تم اسکو میری طرف شہادتین پڑھاؤ حضرت علیؑ نے اسکو شہادتین پڑھ کر جسوقت آپ کا نام شہادتین میں آیا۔ شہدان محمد اعبدہ و رسولہ تسقہ کا جسم پارہ پارہ نسل بیوٹ کے کہل گیا حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہو گیا فرمایا محبت میں محبت ہی حال ہو جاتا ہے۔ فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا مین مردار ہوں تیرا حشر تیرا ساہ ہوگا تو مجھ پر بالغیب ایمان لا کر تھوڑی سی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اس طرف حضرت خواجہ مبارک علیؑ کی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ انکی سفارح منظور ہوئی اس حال میں بیدار ہو گئے خطبات وضو کی واسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھ کر کہ حاجبا سے اسکا جسم پارہ ہو گیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلق سے یہ حال دیکھ کر آپ وید فرما رہے تھے اور فرمایا میں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ اِنَّا عَصَا لَہٗمَّ عَلٰی السَّمٰوٰتِ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبٰینَ اَنْ یَّجْعَلْنٰہَا وَاشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلْنَا الْاِنْسَانَ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

12

بدون اجازت محقق السید علیک حروف نہیں لکھ سکتا

انہ کے ان ظلو کا جھوٹا ترجمہ ترقی روبرو کیا تھا مہمانت کو اور ستمان کے اور  
نہیں کے اور بہاؤ کے سیر نکار کیا سچے یہ کہ اٹھاپوں در و رکے اُسے اٹھالیا اسکو ان نے  
تحقیق تھا انسان بیباک نادان۔ اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ بڑی امانت ہے جسکے اٹھانے کا کام  
فراہم کیا تھا اٹھالیا اس امانت کو ان نے۔ اصل یہ تو یہ ہے کہ جسے اس امانت کو نہیں اٹھایا  
وہ انسان ہی نہیں یہ سکر حضرت شیخ المشیخ نیم لعل ہو گئے۔ سقادی روح پر وار کر گئی۔  
کیا اچھی موت پائی کیا خوب تہ ہوا۔ آپ صاحب ہی تو ماشاء اللہ ذی فہم ہیں۔ ذرا فکر تو کچھ  
اس نیکے تہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کی اثر ہدایت اور کیا ہے۔ صحبت اہل اللہ ہدایت کی ہے کہ  
خائب پہلے القاب حامی سلام حضرت محمد برہم علیہا صاحب بہادر فیضی سرولی جو اکثر شبہ  
وہلی کرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایک فاضل حضرت نے ایک ستری کے پاس ایک نقشہ  
سکمان کا ملا خط فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے بخوشی بعد تیار کر جائیگا۔ سو بعد  
تیار کر لیا یہاں یہاں کی گئی اور ایک فتح کا یہ ذکر ہے کہ جب علی میداں  
تیس ہزاری میں جنگ مستوی کی واسطے ولید کے اُس میداں کو دوبار کیلئے آراستہ کیا اس موقع  
پر بھی نواب حبیب نے فرمایا کہ جسوقت ویرا یہاں آویگے کسی پر بیٹھنے پہنی پاؤں گے کہ خوب  
اوپر سے آسوقت مطلع ہی تھا تھا کوئی علامت آسمان پر ظاہر بارش کی نہ تھی مگر جسوقت  
ویرا کی آمد آمد ہوئی ایک بخت آسمان پر ابر لگیا سامان بارش ہو گیا ویرا کے کڑی پر نہ بیٹھنے پا  
ہی کہ وہ زور و شور سے اوپر سے اوپر بارش ہی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدا لوگوں کو ہوا اب  
لوگ حیران ہیں نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے۔ واقعی  
نواب جسکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات تشریف  
کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم و صلوة میں مشغول رہتے ہیں نہایت خاتر سل و رحم میں  
ایک ذات سے غمناک بہت فیض ہے۔

عالمینا اب محمد ابراہیم علیہا نصاحب کس سرولی

صاحب خلق محمدی تاج شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت  
صاحب صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ نما در روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب  
سجود خوبیاں اپنی ذات بابرکت میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر ایک شمع لکھوں  
تو کیا اسکان ہے حسن بنی کو میزان فکر میں زن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا اپنی دولت و حشمت  
اگر اُن کے قادر و ننگدست ہے اخلاق میں بہترین خلق کہوں تو سبحانے صاحبین سے بہت اچھی طرح سے  
ملنے میں آپ سب کا نام ہر وقت سے میں کہتا ہے جہاں ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ  
ہونا غنیمت ہے یہ حضرت بابا و اُس میندار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں تمامات سے ہیں۔  
حضرت عالیجناب محلہ القاب نواب فیض محمد علیخان صاحب بہادر رئیس ہمایوں  
مذہب نواب محلہ القاب مہر سپہ جاہ و ہلال نور شید آسمان دولت اقبال گوہر درج سخاوت و تربیع  
شہادت شمع شبستان مروت چراغ برہم بہت فخر خاندان شرف و دوام فیض بخش فیض سانی اب  
فیض محمد علیخان صاحب بہادر اپنی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دیندار عطا کی ہے  
تجدید اکرام۔ مذہبات دنیا پر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے ایک مستحق راہ عمل ایسا تجویز کیا ہے  
کہ میری برائی ہی از ہر بزدل میں شادی و عمنی میں کوئی بات خلاف جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے انہیں ایک فوری بھی ہے۔ عدل انصاف اپکا نصف حقیقی اور سوا  
منقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا  
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجتہد ہیں۔ آپ کو بھی صاحبین سے بہت  
محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور  
بند جو صلی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں پہلا دیا۔ ابرنیاں اپنی گھر باری سے عرق آلود  
انفعال ہے اور دیا آپ کے جوہر و کرم سے مالا مال۔ اوصاف حمیدہ آپ کے بیروں از تحریر میں  
نیک کاموں پر اپنی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپ کو بہت  
خیال ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کی واسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

زمانہ زینت اسلام ہے۔ حسبِ نبیؐ کو خدا نے دنیا عطا فرمائی جیسے مولانا رحمہ اللہ نے امانت نبویہؐ کو انصاف سے پہنچائی ہے تو نبیوںؐ نے فقط صحبتِ صالحین کی برکت سے یہ دونوں پہنچائی جو مکہ و مدینہ میں اسلئے انکو صحبتِ صالحین بہت رتی ہے اکثر فقہار و صلحا علماء ائمہ مکان پرستے ہیں یہ انکی صحبت کی برکت ہے۔ بہر کیف صحبتِ صالحین کیسے کا حکم رکھتی ہے۔ ہم تم ہی اگر دونوں کا کر کے صحبتِ صالحین اختیار کریں تو یہ حال ہوگا۔ اگر اپنا عیب دیکھیں تو دوسروں کے عیب نظر نہ پڑے۔ الغرض بات متفق علیہ ہے کہ صحبتِ صالح کو صفائی نہیں۔ اُنک سائی نہیں پہلا فقیر تم سے یہ بات دریافت کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے کہ کچھ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت محبوبؐ اہی سلطان نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ جاری اسکا کیا سبب کیا کوئی اُنہوںؐ شہرہ جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ انکو یہ کہا کرو۔ آخر کوئی تو عیب ہے۔ وہ بچہ کہ ان کو گونے اپنا نام و نشان لقب حسبِ نسب کر سکتے ہیں بالکل مٹا دیتا ہے اور ایسا دل کو مٹا لیا کہ دل میں فقط اللہ و رسولؐ کی محبت باقی رہ گئی تھی اُکا حال مصداق اس حدیث کا ہو گیا۔ مَوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوْا ترجمہ مر جاؤ تم پہلے مرنے سے سبحان اللہ ہمارے رسولؐ کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چھٹی سی حدیث میں حضرت رضاؑ و سلیمؑ کو کس لطف و خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ منصورؑ کی اس ارشاد مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکمِ شرع شریف سب چیزوں پر مقدم رکھو اُنکے سامنے کین کی عذر نہ ہو ہم تنہا شرع شریف کے ایسے بالعدا ہو جاؤ جیسے کونستال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ سطح چاہے انکو مٹائے بٹھائے اس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس ان کو شرع شریف کے احکام سجا آوری میں ایسا بوجہ چاہیے جیسے غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے مصرعہ جائیگے ہم اودہر کہ جبرہار لینی فقیر کہتا ہے اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد دنیا کا ہے عشق حقیقی کا جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے ارز و ول کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے شجر چڑھا منصور

سولی پر یکجا عاشق بازو دکھایا یہ اسکے بام کا زینہ ہے آئے جس کا جی چاہے پس جبران مصائب کی  
 آسوی پر یکدم اٹھکے تودہ صابر ہے اور صابروں پر اسکی طرف صدر صحت اور مہربانی ہے جوں کو  
 اس قلم رضا و تسلیم کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے قطعہ گر گزندت رسید تحمل کن ہا کہ  
 عفا از گناہ پاک شوی ہواست برادر چو عاقبت خاکست ہ خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی شعور بہار  
 کے شہرہ سبز رنگ ہ خاک شو تامل بر وید رنگ رنگ ہ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے بہو کے مارے پیٹ پر تیر بندھار مارا تھا جنگ خندق میں  
 دشمنوں نے ان سے رات کو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین تو گھر بار بھی راہ نہ لایں  
 دیتے تھے۔ انہی تکذیبوں اور شہید ہونے پر بہانی نے یہاں کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے بال زار  
 کھنکھنایا نہ مارا کہیں کوہ زبان پر نہ آیا کہ تو یہ مقام ضا و تسلیم نہیں تو اور کیا ہے یہ اسی جوش  
 یر تو عمل ہو رہا ہے **مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا**۔ ایسے ہی اولیاء اللہ جسوقت یہ حالات رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوئے تھے تاہیں کہجے و کیے ان حضرات کے دل بکرتاؤ پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ ہر تہمتیں  
 ماحول ہوتا تھا کیا چونکہ فترت کو اس سیرت سے اب بھی بہت محبت فقیر کا بیان یہ تھا کہ کچھ بچہ سے حضرت  
 محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نظام الدین ولیا و رحمۃ اللہ کہلا دیا۔ یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے حال رسول خدا  
 اور صحابہ کا سا اہمیت براؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب جانب جان ل غرت آبرو و اکرام عیش و راحت کو  
 اس جہود حقیقی کی نذر کر چکے تھے یہی ان کے نام کو ایسا روشن کیا کہ کچھ بچہ سے محبوب ہی کہلا دیا۔  
 اور محبوبیت کا خطاب ہندوستان لایا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوا اسکے اور  
 کیا ہے چنانچہ ایک بار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک خزانہ گیا لوگوں نے اسکی خدمت  
 کی تو آپ نے فرمایا وجبت و حبت پہرہ و سرا جوازہ آیا لوگوں نے اسکی طرح کی تو آپ نے فرمایا  
 وجبت و حبت لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دو تو کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی  
 شہادت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اسکی وجہ سے محبوب بنایا اور جسکی تسبیح کی اس کے لئے جنت و عیش و راحت  
 شعور وہ جنت فیسی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گہر کا وہ وہ جنوبے جسکا چرچا ہے سولہ تیری

مسیح کا + فرمایا تم خدا کے دنیا میں گولہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا ہے شعر بجا کہ جسے عالم ہے سب اچھو + زبان خلق کو نثارۃ خدا اچھو + خلاصہ یہ کہ امت مرتضیٰ بنی ہاشم ابوعبیدہ بنی سلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی نے حضرت نے فرمایا لکن شیخ اُمّہ حُجَّاء عَمَّکَ الصَّلَاۃُ مَرَّجَمٌ ہر جمع نہوگی اُمّت محمدیہ اوپر گراہی یعنی امت محمدیہ گراہی پر جمع نہوگی یہاں اجتماع ہوا اُمّت کا جرقہ پالیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیہ راہ اختیار کریگا جہنم میں گیا اب فقیر پر اپنا اصلی مطلب نہ کرنا ہے کہ بچہ بچہ سے حضرت محبوب الہی سلطان نظام الدین اولیا کہلا دینا سنا بلکہ ہے مسیحیان اللہ پاک کیا اللہ رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب آپ ہندوستان میں محبوب کا خطاب پاگئے موقوفات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو پی ہر سو کہ آپ کی آپکے روبرو اس کوغ کی تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهُ اَشَدُّ اَوْغًی الْکُفَّارِ آخر تک تو آپ کو ایک بیوشی طاری ہوئی جب شش آیا تو آپ نے فرمایا اسل مانت کو آپ نبی کا نام کے سہارے تو آدم علیہ السلام نے اٹھالیا تھا کہ جل مانت کے اٹھانے سے سب نے جواب دیا تھا خدا ہم میں ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے اٹھالیا آپ نے اُسی حالت شوق و زوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاِمَانَةَ عَلَی الْمَآوَاتِ فَلَا اَمْرَ لَہِ الْخِیَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّکُنْ لَّہَا وَاَشْفَقْنَ مِنَّا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ لَکَانَ ظَلُوْمًا جَہُوْلًا اس آیت شریفی مایا اسطرت اشارہ ہے سویہ بوجہ بھاری بغیر کسی تنہا ہے کہ اٹھ نہیں سکتا میں اس مکان پر رد ماندگی کے منع کرنے کے لئے پیشتر شربت حضور کا پیا اٹھا کہ اُسکے نشہ اور سرور میں جو ہو کر دنیا و ما فیہا سے غافل ہو کر مرتب عبادت میں متفرق ہو چکا اور اس پر مکان و ماندگی نہ آئے شعر چندی پر حضرت مولانا تو اس شدم + ہر گز نہ کرنا ہو کہ وہ جواب شدم نہ فرمایا آپ نے فرمایا جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر کہتا ہے کہ جیسے ہی ہمارے کلام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں شری سے اٹھالیتا ہے جب اُسکے نام کا کلام ہو کر بولے کہ کہ تیرے قرباں کیونکہ عبادت واصل قرباں ہونا ہے محبوب کا قرباں

سب سے دل پیار ہو جاتا ہے جب جہاں کے وصال اور مشاہدہ جمال ہو تو شعر جو میر سے  
 شیر اکبر نام لیا، دل تنہا کو میں تمام تہام لیا، چنانچہ مصطفیٰ کا نام لیتے ہیں تو پہلو و نون لیتے  
 ہیں تہام لیتے ہیں، لاؤ شکاف ہم نہیں جیتے نہیں جیتے، محمد کی شہید عین غم قائم تیری میں خاتم الہی حضرت میر ضیاء  
 اکبر ان شاء اللہ اکمل میں رہے ارشاد میں ان کی محبت ثابت ہوتی ہے آپ نے فرمایا رسول خدا سے محبت کرنا  
 اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قل ان كنت تحبون الله فاتبعوني  
 ترجمہ کہہ کر اگر تم خدا سے محبت کہتے ہو تو میرا کہنا مانو۔ کیونکہ خدا رسول اللہ علیہ السلام اس سے  
 محبت کا نتیجہ اول تو پوری طاعت ہے سو فرمانبرداری جانشانی جبرائیل رحمت محمدیہ کو رسول خدا سے پانی جانی  
 اسکا بیسوں حصہ بھی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت  
 آپ کو اسل شاد سے کیا محبت شگفتی ہے اسلئے تو کہا ہے صاحبین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوتے  
 ہیں۔ فی زمانہ نبی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صاحبین کی صحبت سے انکے دل منور ہو گئے ہیں  
 لیکن کل کا حال میں وجہ نہیں کر سکتا کیونکہ میرا مطلب صلی بابہ سے جاتا ہے۔ بقایا سے یادداشت  
 شے نمونہ از خوار سے ایک صاحب کا حال بیان کیا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس پروردگار  
 اور روح کو تازگی حاصل۔ خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس وجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تعین  
 کئے دیکھنے والوں کا تھا چنانچہ اب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زاوہ جناب نواب الدین  
 احمد خاں صاحب اور حضور کا۔ انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صاحبین خصوصاً  
 حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء کا تھا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن مع المؤمن  
 ترجمہ کیا حضرت نے آدمی ساتھ اس کے ہے جبکہ دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسی کو دوست  
 رکھتا ہے اسکا ذکر اس کے تحت میں آتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے۔ اپنی کیفیت  
 عبادت کا یہ حال ہے کہ جب قدر ہے محبت سے ہے ایک مدت میں حج خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز  
 میں غول تھے میں جو خیال کیا تو ناز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط  
 صحبت صاحبین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو ناز حاصل ہے یہاں پر میاں رؤسا جو کہ متقی ہیں  
 اسکا بکس ملاحظہ جسٹری ہو چکی ہے (کیا) جو ان اجازت مصفا میں ایک ہی نہیں لکھا



## نواب مرزا محمد حسن خاں نصاح صاحب عرف مخدوم

عند لیگستان ولت اقبال ببل بوستان چشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوزال رستم صفت  
نوشیروان زمان محمد خاں نصاح خلیف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا حمید حسن خاں نصاح صاحب جوم  
و مخدوم خلیف الصدوق جناب اب مرزا غلام حسین صاحب بہاد و مخدوم خلیف الصدوق جناب اب  
فیض اللہ خاں صاحب بہاد و مخدوم خلیف الصدوق حضرت جناب نواب اسم جان خان صاحب بہاد  
مخدوم انکوشاد عالم بادشاہ سے بعدہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا یہ آپ کے  
چہرہ بد میں جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر  
ایک تہہ لکھوں تو کیا امکان ہے تو نگہ صورت درویش سیرت ان پیکر فرشتہ صفت  
پابند صوم و صلوة - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع  
و تکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زمانہ حضرت بعدہ تحصیل داری سرفراز ہیں -  
آپ ہی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بہائی نواب محمد حسین خاں نصاح عرف بڑے  
میاں بعدہ مغرز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم و صلوة ہیں آپ  
بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا با غنیمت ہے  
فقیہ ہی کا شکر ہے کہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکر تہیہ ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ**  
**وَدَكُنَا مِنْكُمْ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ** اور یہ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں  
اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں \*

## جناب نواب علی لقاب محمود علی خاں صاحب بہاد و رئیس تہائی

جناب صاحب خطاب محلے القاب گردوں رکاب فلک منساب سند آرا سے عز و جلال جلوہ افرا سے چار  
مانت و نہال اختر خاندان شرف و درویشان نواب محمود علی خاں صاحب - آپ کی مدد گستری اور  
رجا پار و زینت نامہ نوشیروان کا نام ادا اور باوند و تہذیب و علم - تمہارا تہذیب کا جہان کج دن سے  
ان کی سب سے بہتر رہی ہو جی سچا

بہلا دیا۔ ابرمیاں اپنی گہر باری سے عرق آلودہ افعال ہے اور دریا آپ کا جو و کرم دیکھ کر غم سے آتاپ ہے اوصاحیدہ آپ کے بیرون از تحریر میں آپ کو علم اور فقر سے کمال محبت ہے جو آپ کا کار ہے وہ سبابق سنت ہے آپ بہت بڑے مستحق ہیں آپ کے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں غفلت سے ہل سکی برکت سے آپ کے چہرہ پر نور برستا ہے جی چاہتا کہ چہرہ کو دیکھتے ہیں یہ بات خدا داد ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ دامن خلاق آپ کا برا وسیع اور کشادہ ہے۔ ادنیٰ غریب بھی خلاق قرار دیتے ہیں ہمہ تن اُس سے ملتے ہو جاتے ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات ہزار ہا اللہ کے بند کو فیض ہے سچ یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکر یہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکر یہ ہے طمعا اللہ فلیک فی قلوبنا کبار و ذکرک علیک فی اعمالنا احیاء و ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیکو گوں کے دل میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکو کے کام میں \*

### عالمینا نجا بامیر الدین خاں صاحب دہلی درمیں ہمارو

جناب تھانہ القاب گردوں کا ب فلک انتاج تمام زمان سکند دوران زینتائے سند دولت و اقبال جلوہ آرا سادہ کنت اہلال علی خاندان صباغ و شان میں حسین جناب خاں صاحب محمد امیر الدین خاں صاحب الشید جناب العلاء الدین محمد خاں صاحب دہلی درمیں و خفوف خلف الصدق نواب محل القاب جناب الدین خاں صاحب دہلی درمیں و خفوف خلف اکبر نواب جہانیاں ب فخر الاولاد نواب محمد بخش صاحب دہلی۔ آپ کے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ جہاں ہایت دیندار و متشیع پاسند صوم و صلوة و تلاوت قرآن میں کثرت مشغول رہتے ہیں۔ آپ کے کمالات کے لکھنوی زبان قلم میں کہاں قلم ہے کلام بحر نظام آپ کا تمام فصاحت و بلاغت ہے شہرہ داد گسری اور آواز دہانہ پروری آپ کا چاروں عالم میں بلند عدل انصاف آپ کا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی علیہ وسلم کو بھی پسند ہر ادنیٰ علی کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ وہاں آپ کے لطف و کرم کا ماحجہ ارکان مروت آپ پر ختم میں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم میں قطع نظر اسکے آپ عالم ہی ہیں آپ امیر ابن امیر اس کتاب کی بلفظ خبری ہو چکی ہے (ابن امیر) بدون اجازت مصنف اکیس سے ایک سو نہیں لکھتا۔

ابن امیر ابن امیر میں غریب و مساکین اور مستغنیوں کے لئے اکسیر میں کیوں نہ ہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اٹھنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب اکرمہ اللہ تعالیٰ زیدہ فقہما کے جہان صلحائے زمان عرف العرفاء افضل الفضلاء تو نگہ صورت درویش سیرت انسان بیکہ فقیہ پیش رفتار علما حضرت مولانا سید ولی خان صاحب - آپ کو علم و فضل کا بیان حاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہر حال کئی اوقات فی زمانہ بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی تواضع و تکریم کا اللہ صاعف فی حالہ و قالہ۔

### عالمینا بچہ سچائی نصیب بہادر

یہ صاحب صبح تا دہری ضلع میرٹھ کے رئیس میں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم و صلوة اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر اونے و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہر کہ وہمہ آپ کو لطف و کرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع و کشادہ ہے آپکی ذات سے غریب کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر ہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور رُ شکر یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوبہ ایلہ ہر روز کو عملک فی انعام الہ اختیاد ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگ کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

### جناب حاجی قطب الدین صاحب رحمہ

دہلی میں آپ ایک بڑے اراکین اسلام میں گندہ میں آپ کے کیا کیا حالات لکھ رہا ہوں قلم میں کہا طاعت ہے کہ وہ بیان کر سکے مختصر اکچہ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے کہ انکا نام بقار ہے اولیٰ اس بلند بہت دیندار و نیکیت جو افراد کو کو ہی خیال ہر وقت دانستہ رہتا ہے جو جمعیات اسلام اور مجددی قوم پرانی جاتے اسی خیال سے اس عالمی بہت نے انھیں اسم نام قاسم کی تھی انھیں کا شور ہر وقت یہی رہتا تھا کہ فلاں سبکی تفسیر غرضی یا ہے اور فلاں فلاں اس کتاب کی بظاہر و بطنی ہوتی ہے

کی مرمت ہونی چاہیے چنانچہ مسجد تھوڑی اور جامع مسجد کی آپ نے اس صلیق نبی اور عہد کی سے  
مرمت کرائی جو صد سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاواست مسجدوں کی ماہواری امداد - اور طلباء  
کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری - علماء فضلہ صلحا کی قدر دانی فقرہ کی تواضع مساکین کی رنج  
مہمانی ازی نذر گوئی ادب آداب شرفا کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات فیض انوار  
کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں - اللہ کی توفیق ہے جس سے کام لے ذلک فضل اللہ  
یؤتیہ من یشاء اللہ تعالیٰ نے کیا کیا اوصاف عہدہ آپہیں کھے تھے امین بھی آپ اعلیٰ درجہ  
تھے محیر بھی آپ ایسے شفی سخاوت اور بلند وصلگی نے قصہ تمام جہان کے دل سے بھلا دیا تھا ان  
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا ہر مسئلے وادے کی طرف نظر فلاح تھی ہر کہ وید آپ کے لطف  
کرم کا مداح تھا دنیا میں کون آپ سے ناواقف تھا آپ کی خوبیاں سب پر اظہار میں شمس میں  
حاجی صاحب رحم کو خدا اجنت عطا فرمائے آمین - الحمد للہ کہ اپنے قایم مقام بقا نام کیونٹے  
اپنے چار صاحبزادوں کو چھوڑا جبکہ اسکا اعانی یہ ہیں - حافظ فضل الرحمن صاحب ساجی علی بنی صاحب شفیق  
صاحب عبد الرزاق مائتہ اللہ اپنی اپنی عادت میں چھو اور صالح ہیں - لیکن انیس سے عالیجناب  
حاجی عبدالغنی صاحب نیت دیندار صالح پابند صومہ صلواتہ خیراتیں حمل غرض جو جو خوبیاں  
اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب رحم میں عطا کی تھیں وہ تمام ہو ہو اس چھوٹی سی عینیں انکو عطا فرمائیں  
وہی حمایت اسلام اسی طرح مہمانی ازی غریب ورمی سکین ازی ماہواری امداد و مساجد لاوارث و وظیفہ  
طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلہ کی قدر دانی اور صلحا سے محبت فقرہ کی تواضع شرفا کی  
خفیہ طور پر امداد آپ کی ذات بابرکات سے صدک کو فیض ہے اور امن خلاق آپکا بھی بڑا وسیع و  
کشادہ ہے طبیعت آپ کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپ ہی امیر ابن امیر ہیں آپکا دم غنیت ہے  
سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور  
وہ شکریہ ہے طہر اللہ صلیکم فی قلوبکم لا یزال و دئی علیکم فی احوال الاحیاء و مرجمہ  
بالکرے اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے

کام میں اب فقیر اپنا اصلی مطلب یاد دلانا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام بنیادیں اور  
 صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کی وسیلے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے  
 اور اول کی تعلیم ہی تھی جیسا کہ حدیث سے واضح ہوتا یا نبیؐ ان قدر محنت ان کے تعلیم کے لئے  
 وَلَکِنَّ فِیْ قَلْبِکَ غَضًّا لِأَحَدٍ فَأَفْعَلَ یَا بُنَیَّ وَذَٰلِکَ مِنْ شَیْءِیْ وَمَنْ أَسَیْءَ لِنَبِیٍّ  
 فَقَدْ أَحَبَّہِیْ وَمَنْ أَحَبَّہِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ فَأَمَّا ہذا حدیث پر اپنے آپ ہی سے محبت اور  
 جنت کا دار مدار فرمایا کہ جو میری محبت میں آجائے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت  
 پیدا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک ہم تم پر اوصاف پیدا کرنے کے مستحق نہیں کہ نہونگے  
 کہ جبکی اللہ علیہ السلام کی طریقت بشارت دے میں وَلَتَبْتَ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 لَکُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْأَنْهَارُ کُلَّمَا دُرِّقُوا مِنْہَا مِنْ شَرٍّ لَّذُوْا فَاُنْزِلُوْا  
 الَّذِیْنَ دُرِّقُوا مِنْ قَبْلُ وَاُنْزِلُوْا مِنْہُمْ شَرٌّ لَّذُوْا وَاجْعَلْہُمْ شَرًّا وَکُفُّوا  
 خَالِدُوْنَ مَرَّجَمٌ اور جو خبری سنا ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کریں ان کے لئے راجح  
 میں جنکے نیچے نہیں جاری ہیں جب اللہ و ماں کوئی پہل کہا نیکی ملیگا تو ایسے کہ وہی شکر کہ ہو  
 پہلے ملتا ہوا اور انکو وہ پہل (باہم رنگ صورتیں ملے ہوئے) دے جائینگے اور انکے لئے وہاں پاکیزہ  
 بیویاں ہیں اور وہاں ہمیشہ رہینگے تفسیر کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے  
 اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہ کئے ہیں انکو یہ مقررہ سداے کہ انکو نیکی بعد اس عالم میں ایسے  
 باغ عنایت ہونگے کہ جنہیں میں ہستی ہونگی اور باغوں کے میوے اور عین لطف ہوگا کہ شکل و صورت رنگ  
 جو یکساں اور مقررہ ہونگے یہاں تک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس شائبہ سے یہ سمجھینگے کہ یہ  
 ہم ہی کہا چکے ہیں مگر کھیا و نیگے تو دنیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کہاں سے جہز  
 عنایت ہونگو ایسے جسطرح اس صحبت کیلئے پاکیزہ بیویاں ملیں گی کہ جو نفرت کی باتیں تو فی میں ہٹیں  
 نہونگی نہ صورت میں سیرت میں سپر انکو بڑھایا اور موت یا فلاں کا غم نہونگا بلکہ وہ اسی عین و اکرام  
 کے ساتھ ہمیشہ رہینگے۔ اب فقیر کہتا ہے کہ یہ بات عام پر واضح ہو کہ انسان کی رغبت

میں اب فقیر اپنا اصلی مطلب یاد دلانا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام بنیادیں اور صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کی وسیلے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے اور اول کی تعلیم ہی تھی جیسا کہ حدیث سے واضح ہوتا یا نبیؐ ان قدر محنت ان کے تعلیم کے لئے وَلَکِنَّ فِیْ قَلْبِکَ غَضًّا لِأَحَدٍ فَأَفْعَلَ یَا بُنَیَّ وَذَٰلِکَ مِنْ شَیْءِیْ وَمَنْ أَسَیْءَ لِنَبِیٍّ فَقَدْ أَحَبَّہِیْ وَمَنْ أَحَبَّہِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ فَأَمَّا ہذا حدیث پر اپنے آپ ہی سے محبت اور جنت کا دار مدار فرمایا کہ جو میری محبت میں آجائے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت پیدا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک ہم تم پر اوصاف پیدا کرنے کے مستحق نہیں کہ نہونگے کہ جبکی اللہ علیہ السلام کی طریقت بشارت دے میں وَلَتَبْتَ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَکُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْأَنْهَارُ کُلَّمَا دُرِّقُوا مِنْہَا مِنْ شَرٍّ لَّذُوْا فَاُنْزِلُوْا الَّذِیْنَ دُرِّقُوا مِنْ قَبْلُ وَاُنْزِلُوْا مِنْہُمْ شَرٌّ لَّذُوْا وَاجْعَلْہُمْ شَرًّا وَکُفُّوا خَالِدُوْنَ مَرَّجَمٌ اور جو خبری سنا ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کریں ان کے لئے راجح میں جنکے نیچے نہیں جاری ہیں جب اللہ و ماں کوئی پہل کہا نیکی ملیگا تو ایسے کہ وہی شکر کہ ہو پہلے ملتا ہوا اور انکو وہ پہل (باہم رنگ صورتیں ملے ہوئے) دے جائینگے اور انکے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور وہاں ہمیشہ رہینگے تفسیر کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہ کئے ہیں انکو یہ مقررہ سداے کہ انکو نیکی بعد اس عالم میں ایسے باغ عنایت ہونگے کہ جنہیں میں ہستی ہونگی اور باغوں کے میوے اور عین لطف ہوگا کہ شکل و صورت رنگ جو یکساں اور مقررہ ہونگے یہاں تک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس شائبہ سے یہ سمجھینگے کہ یہ ہم ہی کہا چکے ہیں مگر کھیا و نیگے تو دنیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کہاں سے جہز عنایت ہونگو ایسے جسطرح اس صحبت کیلئے پاکیزہ بیویاں ملیں گی کہ جو نفرت کی باتیں تو فی میں ہٹیں نہونگی نہ صورت میں سیرت میں سپر انکو بڑھایا اور موت یا فلاں کا غم نہونگا بلکہ وہ اسی عین و اکرام کے ساتھ ہمیشہ رہینگے۔ اب فقیر کہتا ہے کہ یہ بات عام پر واضح ہو کہ انسان کی رغبت

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کی طرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) مکان عمدہ  
 (۲) اچھو سامان عمدہ کہانا پینا (۳) عورت حسین پس اول کو تو ہم جنات میں اور دوسرے کو  
 کلمہ از قبہ اعلیٰ در پیش کے کو حمد ہم فیہا ازواج میں بیان کر دیا اور اس پر ایک کہشکا ان چیزوں  
 کے نما ہو جائیگا اپنے مرجان کا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے مراد  
 منزل پہنچا کر عیش چوں ہر دم بد جہنم یا د میدارد کہ بر بندہ محمد علیہ السلام اس کھٹکے کو ہم فیہا  
 نہ لے کر آج مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہیں خدا کیا مہربان اپنے بندوں پر اپنی عفو  
 رحمت اور عنایت کا امیدوار بنا کے مقتول کر دیا ان آیات اور ان جملوں کے دل پر نقش کر دیا  
 اور ہر ایک قسم کی محبت سے روٹ کر ہو کر دیا آخرت کی نگاہ سے باقیہ اور عنایات غیر متناہیہ نقشوں  
 پر چھ کر رہا دیوانہ اور جنوں بنا لیا فقیر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں  
 اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لئے کچھ تو نہ  
 آخرت کا بندوبست نہ کرنا پھر درجہ کی قحط ہے کیا ایسے لوگوں کو اس حیات مستعار پر ایسا خیال کہ  
 ہم میں سے کیا ہیں ہمیشہ زندہ رہیں گے افسوس کئے عجب بڑے ہونی چاہیے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں  
 سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے لو جوان حسین اور کیسے کیسے باقبال و روزی و قدر اور کیسے کیسے شاہ  
 ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش آرام اٹھائی والے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں  
 شجر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لیم پو تو نے یہ گنجیہ گرا نایہ کیا کئے پو اب  
 انکے وہ سامان عیش میں وہ ارباب جلسہ میں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے۔ پھر جب خبر کار  
 ایک روز یہ تمام عیش آرام ہاتھ سے جانا ہے۔ غایت الامر دس میں س کے بعد تو اس چند روز  
 دنیا پر دل لگانا محبت ہے شجر قابو میں ہوں میں تیرے گرا ب گیا تو پھر کیا پو پھر  
 کے کسی نہ کسی عالم میں لیا تو پھر کیا اشعار عالم میں تھے فیض کے دریا وہ کہاں میں چو نور خدا سے  
 ہوسے پیدا وہ کہاں ہیں ہم سے جو تھے افضل داعی وہ کہاں ہیں پیدا ہوئی جگہ لئے  
 دنیا وہ کہاں ہیں جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا جب احمد مرسل رہے کون ہیگا

لیس جبکہ یہی حالت ہے یہ اس دنیا سے فانی پر دل لگا باعث ہے مگر ہمارا تہا را حال مثل  
 اُن بچوں کے ہے کہ سطح وہ نادان بچے ذرا سی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں عہدہ چیز بات سے دیکھتے ہیں اس  
 تہوڑی سی لذت فانی کیوٹے ایسے خدا اور رسول کو بات سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کا ہاری  
 مانا ہے اسکی بیشی مثل ہونی جیسے کئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بد پر سبزی کرے تو حکیم  
 کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈالتا ہے وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ \*

### فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا بنی علیہ السلام نے کہ تین آدمیوں کو دوزخ نہ جلائیگا (۱) ایک تو وہ شخص قرآن کی  
 محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو ہمان کو دوست رکھتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ  
 اسکے پاس ماں نام نہ ہو مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا حکایت شفیق بلخی رضی اللہ  
 عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں کو تلاش کیا تو انکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر و کفر کو جو تلاش کیا تو  
 تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو وہ ہونڈھا تو اسکورات کی نمازیں پایا فرمایا رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں جگو دنیا و ما فیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ترکیب  
 اسکی عبادت ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اول رکعت میں سورہ خلاصہ بارہ بار سے شروع کرے اور آخر  
 بار میں ایک بار پڑھے اور پورہ ایس ہی عہدہ ترکیب کہ بارہ رکعت میں سورہ کو نہ تم کرے کیونکہ  
 سورہ میں ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل سوسن کا تین دل جمع  
 ہو کر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو وضع  
 رہے کہ سوچا تہجد کے قبر کی روشنی نہ ہوگی تیسرے عبور پل صراط کو جو ہونڈھا تو صدقہ میں جو  
 عرش سایہ جو ہونڈھا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو وہ ہونڈھا تو صلوة صحنی میں پایا  
 غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بھی محبت ہو یعنی باعمل ہو یہ تو  
 قرآن کسیر کا عمل کہتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گزری وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظُ وَالْعَذَابُ  
 عَنِ النَّارِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ترجمہ در کرنے میں غصہ کو لینے کہتا ہے غصہ کو اور در گز

فضائل قرآن مجید

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں حسان کر نیوائے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ  
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں اسے اپنی عادت خوشنوازی سے توبہ کر کے عادت ان لوگوں کی اختیار کی تو  
خدا کو یہی بجا گیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ تلاوت قرآن کے حصہ میں کہی مفید ہوئی  
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن ہی دنیا کے کاموں میں ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کو  
میں منجھانکے تلاوت قرآن بھی) اور عظمت قرآن کی اس کے دل میں نہیں تو ایسے قاری پر قرآن  
سنت کرتا ہے ایسے قاری کی حال میں قیام میں نقل کے پامانوں کو ایک نوبت بھانے ایک  
بہنگر کو بہت مددایت کی کہ میاں بہنگر صاحب تمام اس فعل بد کو رمضان رمضان تو جانے دو  
اور تمام رمضان شریف کے روزے رکھو ورنہ تمہارے عقیدہ میں ہونگا اس شخص کی عرض کیا کہ مولوی صاحب  
آپ کا یہ ارشاد دیکھ کر ستر کھل پر میری سعادت و آسائش انشا اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکھوں گا۔ خبر سننے  
مولوی صاحب کی ہدایت کو جو بوجہ رکھا جو بن قرعین کے ہوا تو اس نے کچھ بھٹکا لکر کہوٹی شروع کی  
تو اس کے پاروں نے اس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تو نے احکام شریعت کو دل سے قبول کیا  
اور روزہ بھی اللہ کی واسطے رکھا ہے تو اس فعل بد کو بھی اللہ کی واسطے چھوڑ دے اس نے کہا کہ یہ تمہارا  
کہنا بہت صحیح ہے میرا یہی سمجھتا بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچھ اور ہی بات سمجھائی ہے انہوں  
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں اسی بہنگ سے روزہ افطار کروں گا اسلئے کہ روزہ کا ثواب  
اور بہنگ کا عذاب دونوں آپس میں ملے ہوئے آسمان کو جاویں گے اور میں تاشا دیکھوں گا۔ پس یہی خیال  
تھا کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے یٰحییٰ اللہ الودیعہ او یٰحییٰ اللہ  
ترجمہ اسود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور صریح اچھل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہوٹیا  
اسلام سے تشوہ نہیں اور کیا ہے ایسے لوگوں کو یہی خیال ہے کہ فادہ کا ثواب سود کا عذاب لڑتا ہوا  
آسمان کو جاوے اور ہم تاشا دیکھیں۔ پس اچھ کوئی ملحد شخص تیرہویں صدی میں خواہ مخواہ پانچواں  
سوارنگر اس آیت کی تفسیر کر کے کہ صرف غریبوں کو دینا حرام اور دولت مندوں سے  
درست اور گورنمنٹ پراسیری نوٹ کی آمدنی ہی درست ہے اور فادہ عام کے سراپا کا سود  
اس کتاب کی ملاحظہ جبری ہو چکی ہے لینا بدولت اجابت صنف اسیر کو ایک حق ہر کل



لینا بھیست ہے جیسا کہ علی گڑھ کا مدرسہ سوولیتا ہے اور ریل وغیرہ اور اسور تھان میں بھی  
 سوکھے، وہ دینا درست ہے پہلے پہل کے علما پر بہتان باننا ہنا کہ انہوں نے ایسا فتوہ  
 دیا تھا صحیح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں ستر راہ سخت بیوقوفی  
 اور ابلہ فیری ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اس پر چار وعید نازل ہیں اول  
 تَحْبِطُ الشَّيْطَانُ اور اس کے بعد حُرْمَةُ الرِّبَا - وَرُمُومٌ غَلَاةٌ فَاولئك اصحاب النار  
 هم فيها خالدون سوم یَحْبِطُ اللهُ الرِّبَا - چهارم قَاذُوا الْحَبْرَ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ  
 اسطرح احادیث صحیحہ میں دیکھ لینے والے اور دیکھنے والے اور کاتب شہادت لعنت آئی ہے  
 سب سے ہیں رتبہ دے کر تھے ہیں پس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے۔ فقیر کہتا  
 عقلمند و نکایہ کام نہیں ہے کہ بری چیز کو اچھا جانکر اس پر نقد و غریزہ صرف کرنا بڑے خسارہ کی  
 بات ہو اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکما رنے مرض لا دوا مانا **مرح** بڑھتا گیا جو  
 جون والی و نیز خدائے تعالیٰ نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب بڑا مرض گردانا ہے قُلْ كُلٌّ  
 مِنْكُمْ لَهَا بِرَأْسِهِمْ آخِذَةٌ مِنَ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ  
 انَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب زیادہ کون خسارہ  
 میں پڑے ہو ہیں وہ جنگی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں  
 نقل ہے کہ حضرت بایزید سلطانی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لے جاتے تھے جماعت خدام ہمراہ  
 تھی ایک ایک آدمی کی کہو پری پر گدڑ بوا اسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والاخرہ۔ آپ  
 نے فرمایا کہ اس شخص کا موت قلات قرآن کی اس پر عمل کیا آخر اسکا یہ بد انجام ہوا کہ دو جہان  
 محروم ہو **اسما** ان اللہ کیسے عادلان قرآن تھے لکھا ہے کہ جب حصہ پر یہ آیت نازل  
 ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝ ترجمہ تمکو ہر گز نیکی نہ ملیگی جب تک تم  
 کچھ اپنی دل پسند چیزیں خرچ نہ کرو گے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنا ذکر ہے یعنی  
 ابراہیم کو کل مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیلئے صرف کرو گے۔ یہ  
 اس کتاب کی بلطف خبر ہی ہو چکی ہے ایسے بدون اعانت مصنف اسمیں ہے ایک حرف نہیں لکھا

ایسے پاکیزہ الفاظ میں نے مطالبہ کیا ہے کہ سب سے بزرگوں اسرار کی طرف اشارہ ہے، قصہ انکا یہ  
 اول تو انسان کو اپنی جان ہی محبوبہ اسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اس کے مشاہدہ جمال میں بہر تن محو  
 فنا کرے پہلے کمال حقیقی کا طالب اس کے بعد مال ہے اسکو اللہ کے راستہ میں جب مجلس ابرار  
 پہنچے گا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحة وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یقول لن  
 تتالوا البرحۃ تنفقوا عما تحبون ترجمہ کہہ رہے ہو طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ  
 فرماتا ہے کہ تم لو البرحۃ تنفقوا عما تحبون میرے پاس مرغوب ال ایک باغ پیر جا ہے قبول  
 فرمائے اور راہ خدا میں صرف کیجے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدر دان آیت نازل ہو نہیں پائی  
 عمل کر دیکھا اللہ اور رسول پہلی نگے ایسے قدر دان چوکہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد سو  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان یہ کہلا دیا طلحۃ فی الجنتہ۔ طلحہ کیلئے خدا کی طرف سے بشارت جنت ہے  
 یہ بھی کیا عالی ظرف لوگ تھے کچھ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہو چکی اسی طرح عباد  
 میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ زیندار نے ونمہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا انکی  
 اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دہر قریب المرگ ہے ارشاد ہوا تو اسکو بیچ کر کے راہ خدا میں صرف کریں اس  
 بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم ہی کھاؤ گے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کھاؤ گے۔ انہوں نے کہا نقیض  
 کرے گا۔ اس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ای چیز دینی کہ جیسے یہ تاکید من تتالوا البرحۃ تنفقوا عما تحبون۔  
 اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہ ہونا ہے انا ہے اس سے بات عالم ویا میں اس بزرگ کو زیارت  
 رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اختیار پر صد ہزار آفریں تیرے لئے جنت کا میں ضمانت ہے۔ یہ  
 کسی صحبت کی برکت تھی فقط تلاوت قرآن کا سبب تھا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ  
 والناسات بعد نماز عصر سے ہمیشہ پڑھ لے گا وہ قبر میں اتنی دیر رہے گا کہ جتنے عمر میں نماز خمس پڑھی جاتی ہے  
 پھر جنت میں پہلا جاویگا۔ سبحان اللہ قرآن کیا عجیب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں پہلی سے ایسے زیندار  
 عالمان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی عتی پر ہزار آفریں ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل اللہ  
 پر مغر نہ ہو سکے چر انکی دیندار کی یہ حال ہے کہ پابند صوم و صلوٰۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں۔

اللہ و رسول کی صاحبی میں جان کا کچھ خیال نہیں جیسے کہ افتخار الامراء و اعیان مستطاب  
 محلے القاب گوروں کا فلک انت بل تم زمان سکند زور ازین فرستد و و اقبال علوہ ارا  
 و سادہ مکتب ابدال علی نماند ان صاحب غرہ شان جناب منور علی خان صاحب در میر کو نسل یا نامہ آپ کو کلام  
 لکھنے کی زبان قلم کیں طاقت ہو کلام مجرب نظام آپ کا تمام قصود طلب ہے شہرہ و داو گسری و ازادہ رعایا پر  
 آپ کا چار طرف گیتی میں بندہ عدل انصاف آپ کا منصف حقیقی کو پیکر ہرادی و داعی اکیطہ نظر فلاح ہر  
 ہر کردہ بہر لطف و کرم کا امواج ارکام و توجہ ختم پس سچ تو یہ کہ اگر الیو ہی اسلام کی و تہی آپ امیر ابن  
 امیر غریب با ستیہ کوئے کسیر پر بغیر ہی کا شکریہ تدل سے ادا کرتا اور وہ چکھ لکھ اللہ فلیک فی قلوب  
 انہی لہ و ذکر علیک فی امال الخیار ترجمہ یہ کہ کرمی اللہ تیری و لکونی لک کوک دو میں ارباک کر تیر کام کو نیکو  
 کام میں اخصر حق انکی محبت اور اللہ کیلئے نثار کرتا ہر قول خیر علیہ السلام و فوج خیر علیہ السلام و فوج خیر علیہ السلام  
 فرمایا مہماں نواز و فوج میں بنجا دیکھا اگر انکی مہماں ازنی اللہ ہی کیلئے ہی حکمتا دیکر روز امیر علیہ السلام شکار  
 ہو کر لشکر سے علیہ ہو کر و تیر قید قیس میں فی مالک عین افسوس کا طرہ تھا آپ کی مہماں کی کچھ نکی میر صاحب  
 کو پیدائے پیچھے سے مالک عین کو معلوم ہوا کہ امیر طلوع تھے اسنے ایک ضی اپنی عدم شناخت کی کہی  
 اسنے جواب لکھا کہ مجھ کو اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہیں یہ فسون کہ آپ کی ذات میں مہماں ازنی کا وصف  
 نہیں محض یا ہے اگر تھے چھ لکھ مہماں ازنی کی تو کیا کی میں نے خود اسے سنا ہے کہ مہماں نوازی  
 وہ ہے کہ مہماں ازنی امیر و فقیر کو یک لہجہ سے شعر تفاوت جب ہو و دلش و نئی میں بہ بہا چھ شرط مہماں  
 کہاں کہ کہ وہ سب کو یکساں جانتا ہے جو با مہر و محبت مہماں ازنی اگر ایسی مہماں نوازی ہے  
 بیشا بقول علیہ السلام وہ مہماں ازنی جابجا اور تیر شخص و پر حدیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ جسکے  
 پاس تمام سامان زمانہ ہو و اور وہ خوف خدا سے زنا کرے حکایت ایک بادشاہ اپنے ملک کا  
 دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہو گیا تو اسکو پیاس کا غلبہ ہوا ایک آبادی کی طرف گھوڑا  
 اڑا کر پیاس چاہنے لگا تو ایک عورت حسین دیکھا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے امیر بادشاہ غیور  
 ہو گیا بے ساختہ اس مکان کے اندر جا گھسا چونکہ وہ عورت نہایت دانا تھی شعر نہ بزرگ زن ست  
 اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہوگی ہے نہ شعر بدولت اجازت مصنف اسنے ایک خوب تر کلام

نہ ہر مرد و مردہ خدا پر انگشت یکساں نکر دے معلوم کر لی کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحبِ قبل ہے جو خلیفہ  
 میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دیت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس وقت نے  
 کلام جمید لاکر سنا کر کہہ دیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بدلو۔ **وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ فَاخِذِينَ**  
**وَسَاءَ مَا يَحْكُمُهُ** ترجمہ اور دست نزدیک جاؤ زمانہ کے تحقیق وہ یہ جیانی اور برتری ہے راہ۔ لکھا ہے کہ  
 اس وقت بادشاہ کی خوف خدا سے دگرگون ہو گئی اسی عالم پہنچی میں جنابِ سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 زیارت ہوئی فرمایا بیشائیں نیامیں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا خزانہ ہوں اور جنت میں تیرا شفیع ہوں جس کی  
 تو نے بالغتیں ان کی تصدیق کی ہے میں تیرا ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسولِ صلعم  
 ہے شمع بنی تجھ سے نہیں پیدا مجھ سے پرگنہ پیدا میرے شاہِ اعنایت ہوشاعت کی دعا محکو +  
 فقیر کہتا ہے اے دینی بہائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت  
 رسول اللہ ہوا و جنت کی بشارت ہو کاش اگر ہم تم ہی قرآن کی تصدیق دل و جان کریں تو  
 اسی نعم ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں **سبحان اللہ** خدا سے ڈرنا ہی ایک عہدہ تو منہ آخرت کے  
 کہو یہ حکایت کعب احبار فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں ایک مسجد کی طرف گئے ایک  
 مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھ سے آدمی اللہ تعالیٰ کے گھر چائے میں بیٹھ تو  
 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔ اتنے خوف کے پہنچے وہ صدیق لکھا گیا ایک و آدمی سے بنی اسرائیل میں  
 گناہ ہو گیا اسکو اگر گناہ کا بیج ہو پھر پھر یہی باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس خیر کے ساتھ  
 میں اپنے رب کو راضی کروں کوئی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس کو جو سے صدیق لکھا گیا  
 الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بند و بست اب ہو سکتا ہے بہائیو یہ عادتیں چید کرو  
 جیسے کہ اللہ و رسول نے چارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تکو  
 ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں **فَضَائِلُ اسْتَمَحْدِہِ قَالَ اللہ**  
**لَعَالِ کُنْتَ تَخْذِلُ أُمَّةً أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَرْفَعُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَمْشُونَ مَعَ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ**  
**بِاللہ** ترجمہ تم اچھی بات ہو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کے لئے کہ انکو اچھی باتیں بتا کر دے اور برائی باتوں  
 اس کتاب کی بلفظِ برتری ہو چکی ہے

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر تفسیر اجماع امت کے برحق ہونیکے لیے ضرور ہے کہ امت میں کوئی خوبی اور جہت ہو اسلئے فرمایا کہ تم اسے محمدیہ چہی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اور اس کے

بھی ہادی اور عالم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تارون

بالمعروف و نہون عن النکر من غیر تعلیم کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے و تو آمنون باللہ یقیناً تفسیر

کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے اسی لئے نبی علیہ السلام فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ

میری امت کبھی گمراہ نہوگی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالیٰ ایک

کا حال بنے حبیب محمد رسول اللہ پر نقل کر رہا ہے کہ مہنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ

دیکھ اپنے خاتمہ قدرت کو حکم دیا کہ اکتب یا فاکر یعنی لکھو اسے قلم عرض کیا یا آپ میں کیا لکھو

ہم نے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اس وقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں

انبیاء سابقین کے لکھے کہ سب گناہ گار و نوح میل اور سب گناہ جنت میں پہنچے تو ہم نے قلم کو کیا رنگی

آواز معیت اور بطل سے روکا تاؤب یا فاکر تاؤب یا فاکر یعنی ادب کر اسے قلم ادب کر

قلم بجا سب مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تاؤب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا۔ **سبحان اللہ**

امت محمدیہ کے ساتھ خدا کا کیا ادب آوے۔ لکھا ہے کہ اس معیت ایزدی قلم شوق ہوا پھر بعد چار

ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اس مقام پر آکر ٹھہر گیا

اور عرض کیا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اکتب یا فاکر امة مذبذبة

و ذب عفور۔ یعنی اسے قلم لکھتے گنہگار اور خدا بخشے والا ہے تفسیر کہتا ہے کہ اے بے باق

یہ کیا کہہ رہا ہے فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا

بخفا الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اس کے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہو

شعر خدا کی دین کا سونے سے پوچھئے احوال کہ آگ لینے کو بائیں پیمبری ہو چکا فضا کل

امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے

کہ ایک روز عمارت بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکمو

اس کتاب کی بلطف جزیری ہو چکی ہے نہایت بدلت اجازت مصنفان میں ایک ہی ہرگز ملنا

نہایت حسرت و افسوس کہ ہم آنحضرت کے ویدار سے مشرف نہ ہوئے اور اس اہلالت سے محروم ہوئے  
 علیہ السلام ابن خود فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہ گئے وہ ملک نصیب ہو چکا کہ تم نے دیکھے  
 آنحضرت پر اپنا لاکھ آقا کے تقسیم جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکھیرے دیکھ لیا اسکے نزدیک پکی نبوت  
 آفتاب کے زیادہ روشن ہو گئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لگا۔ طبری نے ابن عباس سے روایت  
 کیا ہے کہ سفر میں صبح کی وقت ایک بار قافلہ میں ضو کو پانی نہ تھا آنحضرت نے ہونڈو دیا تو ایک  
 آدمی کے پاس صرف ایک آنچورہ پانی کا گلا اپنے انہیں اپنی انگلیاں لادیں۔ وہ آنچورہ فوارہ کی  
 طرح جوش مارنے لگا بلالؓ کو حکم دیا کہ پکار دو سب گرو ضو کر لیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا  
 اور خوب پیٹ بہہ کر پانی پیا جب ناز سے فارغ ہوئے تو اپنے لوگوں کو بوجھا آئی الخلق  
 اعجب الیکم ایمان یعنی تمام مخلوق تم سے کسا ایمان محبت ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا  
 قال وما لکم لا تؤمنون و ہم یخندوا ۱۰ فرمایا انکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ  
 اتہی میں حاضر ہیں اسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں کہیونکہ ایمان لگا تو گوشت پہر عرض کیا انبیاء  
 علیہم السلام کا اپنے فرمایا کیا تعجب ایمان نبیاء کا کہ پیروی آتی ہے پہر عرض کیا آپ کی صحابہ  
 کا اپنے جواب دیا کہ سیر صحابہ صد ہا معجزات دیکھتے ہیں انکے ایمان میں کیا تعجب البتہ عجب ایمان ہو گا  
 جو سیر بعد پیدا ہو گا اور قرآن حدیث کو دیکھ کر پھر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ سیر کہا میں ہوں اور  
 تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے) ورنہ کجا ہم گنہگار اور  
 کجا صحابہ کا مرتبہ صحر عمر چہ نسبت خاک ابا عالم پاک + ابو داؤد طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک  
 شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا ابو علیہ الرحمن تم نے ان انکھوں کو جناب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ نے کہا ہاں پہر اُسے کہا تم نے نبی جان آنحضرت سے کلام  
 کیا ہے انہوں نے کہا ہاں پہر اُسے کہا تم نے اپنے ہاتھوں کو حضرت کے ہاتھوں میں دیکر رعیت  
 کی ہے انہوں نے کہا ہاں یہ مسکروہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت  
 اسکو پیدا ہو گئی عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں تجھ کو ایک شجرہ سنا تا ہوں کہ وہ میں نے حضرت سے  
 اس کتاب کی مطبوعہ جبری ہو چکی ہے

سنی تھی خاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رآنی وطوبیٰ لمن سبغ مراثی لمن کبرہا فی  
 وامن فی ترجمہ یہ فرمایا خوشحالی ہے اسکو کہ جسے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس سے پہلے یادہ خوشحالی  
 اسکو جو غیر دیکھے مجھ پر ایمان لایا شعر کیا خوب تھا ہے یہ ارباب یقین کی ہا افلاک کی نزیت ہو تو روق ہو میں کی  
 فقیر کہتا ہے عشاق سوال مند کو بنات ہو کہ یہی مٹانی جذبہ ہے جو اتیک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے  
 کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ جسے ہی چاہے جائیں اپنا جان مال مند  
 کیلئے فدا کرے ہی چاہیں الحمد للہ اس زمانہ میں یہ ایسے لوگ موجود ہیں حمایت اسلام میں سفیر ہر گرم میں  
 چنانچہ خان بہادر فقیر تیر جمال الدین خجستہ ازیری کٹر اسٹنٹ کشر لاہور فقیر صاحب بہادر  
 مدوح الادب نے امانت البیت اور زیورات کے سوا سقوالہ وغیرہ سقوالہ و خالصا لوجہ اللہ اہل اسلام کیلئے  
 وقفہ کر دی کہ جسے مسلمان طلبہ کو کوٹیف دیا کہ حقیقت میں یہ فیاض کام بہت بڑا کام اللہ تعالیٰ  
 جزا دے یہ سب غیبی کو جو میزان فکر میں لیا گیا ایک سے بڑے یا جو خوب اللہ تعالیٰ ان کی امت میں عطا کی  
 عیال زان میں مال تھی قضا اور قلم کیں اتنی قدر کہ بیان کروں لکھ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گزار پابند  
 موم و صلوة خداتر میں خلق محبت میں صل تو یہ ہے کہ انکو ہونا زینت اسلام فقیر ہی نگاہ دل سے  
 شکریہ ادا کرتا ہوں اور وہ شکریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فی قلوب لا کبر و ذکری عاک فی عمل الاحتیاد  
 ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کو ذلول میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکو کس کام میں اور اسے  
 ہی مجاہد اور رسول سے حضرت عالیجناب محمد حسین صاحب تحصیلدار گوبانہ ضلع رشتک میں جو جو  
 خوبیاں اللہ تعالیٰ نے سید صاحب کی ذات بابر کا میں عطا کی ہیں انکا کچھ حال نہیں عرض کر سکتا ایک شرف میں سے  
 لکھتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند موم و صلوة تابع شریعت محمدیؐ جو ان صالح خوشتر و متوجہ نیکوئی ست پرست  
 شریف نوابی موت انی میں غیوں اور صاحب بندہ سے بڑی فراخ دلی اور تواضع سے سلوک ہو تے ہیں آپکا  
 واسطی عطا کی دیندار اور شاہ انصاف آپکا مسنف حقیقی کو پسند جس مقام کو میرے صاحب موصوف نے چھوڑا دیا انکی عطا  
 چشم مرآت ہی قطع نظر اسکے آپ نے حکم کو احکام اسلام یاد دلواتے ہیں سچ تو یہ کہ اسونکا ہونا روق اسلام فقیر  
 انکا شکریہ بدل سے ادا کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فی قلوب لا کبر و ذکری عاک فی عمل الاحتیاد  
 اس کتاب کی ملاحظہ جبری ہو چکی ہے ترجمہ بدو اجارت مصنف اسمیں کیونکہ ہندوستان



سہرچہ پاک کر کے بند تیرے دلوں نیکو کو دلوں میں اور پاک کر کے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں  
 میں نے مکالمہ بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ دربار کا قیام ہے کہو تو یہ ایمان اجنبی نہیں تو اور کیا ہے  
 نقل ہے کہ نور جہاں بیگم مرحومہ ایک وقت پیش میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تھی راہ میں ایک فقیر برگز  
 ہوا دیکھا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے حال دیکھ کر عرض کیا کہ شاہ  
 صاحب یہ گہر بچتے ہو کہہ کہہ رہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگ عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس  
 گہر کی قیمت سو لاکھ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکھا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اس وقت  
 سو لاکھ روپیہ تو شیخانہ سے منگو کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اس وقت وہ روپیہ غریبا  
 دے دیا لیکن اللہ کے واسطے تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تعالیٰ ایک نہایت عمدہ گہر عطا  
 فرمے گا لکھا ہے کہ جب بیگم صاحبہ چلی مین ہوئیں بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے  
 جہاں گہر بادشاہ نے فرمایا کہ اسے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے گھنے پر ایک قسم کثیر کا ضائع کرنا عقل  
 اچھیر عرض سی گفتگو میں بہت گدگدائی اسی حالت میں ہو گئے۔ لکھا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا  
 دیکھتا ہوں ہمیں یہاں پر ہوں ہاں پر ایک عجب و نصیر مکان تیار ہے آجے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا  
 اسکا لیکن کوئی جواب نہ دیا کہ ایک عجب تہ نور جہاں بیگم نے سو لاکھ روپیہ کو فرمایا اسی حالت میں بادشاہ بیدار  
 ہو گیا تو اس وقت آپکو اس کے خیال سے ہلال تھا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے  
 کہا کہ نہیں۔ جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے دیکھتے ہی بادشاہ  
 کے میان کہیں کہا ہائی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی  
 اس وقت فقیر بھی ہے بہا نیوں کی خدمت میں پہلی تمنا کرتا ہے اگر تمنا ہے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب  
 اللہ اور رسول کو خوش کرو۔ بہا نیو تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے تمہارے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان خوش کیا وہ دو جہان میں ہمہ سہرے اس وقت  
 دل چاہتا ہے کہ کچھ فضائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے  
 پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے



## فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبوبان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنگی مہم میں کرومیاں عالم بالا اور ملائکہ ملائے قاصر البیان ہیں  
 سچا کار حضرت کا مرتبہ ہم انسان میں کب اُسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر لکھا جاسکتا ہے ہم خوش ہونے  
 کہ مہم کے دریا بہاؤ کیا بڑھ گیا جو بحرِ قطرِ ملائکہ میں کیا ہوں میری مہم کیا کشتہ شہاں و شہان  
 فرزدق ہیں یہاں مضطر ہیں و شرمندہ زمانہ سے گئے وائلِ سبحان و قاصر میں بھی نہیں  
 و خنداں و کیا بن کف خاک سے ہونہو خدا کی و لگنت یہیں کرتی ہیں بانیں فصاحتی و سبحان  
 اللہ کیا شان رسول اللہ ہے و اوہم اللہ سے واصل در مخلوق سے شامل و خواص  
 اُس برنجِ کبر میں تب اس حرفِ مشدک کا ہر شعر آدم کو کیا فوج ملائکہ جو سجدہ و یہ نور محمد کا فقط  
 پاس ادب تھا و ہے یوسف و یعقوب کے جو کج شہرہ و تہاد ہاں بھی فقط نور محمد ہی کا جلوہ  
 اک ساحقہ کرتے ہوئے جو دور دور دیکھا و ہوئی نے اُسی نور کو تہا طور سے دیکھا و خبر ذات  
 خدا سب پر محمد کے ہیں احساں و اُس شلہ کے ہیں خیمہ ان کو ہم پر سبھی مہماں و پھر ہمارا بنی عربی  
 کی کیا کوئی مہم کر کے جہنم ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اولئک ہم المؤمنون پایا شعر مسلمان  
 مسلمان ہیں تیر سبب و مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم و جسکی شان میں اللہ تبارک و تعالیٰ  
 وَمَا أَسْأَلُكَ إِلَّا حَقًّا لِلْعَالَمِينَ فرماؤ جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں و پھر اُسکی  
 مہم اور ہماری زبانِ جاری ہے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بتویم دینِ زرخشاں گلاب  
 ہنوز نام تو گفتن کمال ہے ادبیت و بزرگانِ دین حضور سید عالم کے سیدہ اعلمہ و اقدس کل  
 حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک میدانِ لقا و دق ہے اُنہیں ایک بڑی عمارتِ عظیم شانِ بنی  
 ہوئی ہے اُنہیں لا محض میں اُنہیں سے اولِ جنسیت ہے کہ اُنہیں ایک محبوبِ زینِ جاذب کا سا کھوا  
 بیٹھا ہوا اور اللہ جل جلالہ جمال کی تجلی اُس گلِ بدن کو اپنا گھر پاک شہر لایا اور طوطی طح ایک  
 شکلِ حنائی کے انواروں نے اُسکو روشن کر کے خدا کی محبوبیت کی شان اُنہیں جلوہ گر  
 کر رکھی ہے اور وہ محبوبِ نین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دونوں اللہ کی طرف کھینچ لیا

اور لا کہوں اس ازلی نوز کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اس پر منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کر نیو فقط دیدار کے بہو دیوانوں کی طرح ملک ملک سے دوڑے ہوئے چلے آئے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش کمال سے ہیں۔ یہ لب لبو شے لب نہر لا بہ ہے یہاں تک کہ وہن لطق کو یار آسمان ہے و ماتو نکو کہوں گر کہ ہواں عدل نہ کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہیں اور کوئی یہ کہ رہا ہے شعر تو دوبارہ ہے ساری غذائی براتی و ترسے ہی لئے ہے یہ مسلمان عالم و نزدیکہا کوئی پہل تجھ ساندیکہا بہت چھان مانے کلمت عالم یہ پیاری ادویق نچی نگاہیں مغربا عالم ہو گیا عالم کوئی یہ کہ رہا ہے عشاق کیا سا کر گیا یہ سیلا کس میں بکیا دعوت ہوا کر گیا تحفہ شاہا کس میں ہاں نذر نقد جاں کر گیاں فدیہ جاں کر گیاں پناہ پر قرباں کر گیاں فسر ز ندونہا الغرض ایک وزیر کے عشاق اس محبوب زین کے در دولت پر اپنی پشایاں گھنسا رہے ہیں اور اس کے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق میں جیسے پر و پختہ شمع پر گر رہے ہیں۔ لوگو یہ کون محبوب زین ہے کہ جبر تمام کا جان مال قرباں ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے الیکار بھی دیکھ لیا و فرج اس پر حرام ہو گیا کاش جمال مصطفیٰ ہم بھی کہتے تو اس نعمت سے شرف ہوتے مگر اس وقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھ سکتے تبر ہی تر کینفس ضرور ہے جب کا نو کر پہلے کیا گیا۔ شعر دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار و جب را گردن جھکانی دیکھ لی و اللہ مستر اخضرنا معہ و اقد منالحت لوائہ ترجمہ اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قائم رکھ لو اے حمد کے نیچے۔ اللہ اللہ کیا جمال مصطفوی کا دیا ہوتا کہ غصہ طور پر کچھ حضور کے حسن کیاں بیا کر و تا کہ عشاق مصطفوی سے پڑاں فقیر کو دعا کھیر لیا

### بیان حسن محمدی

اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد و بالین و سلو بہتقی نے ابوہماق سے نقل کیا کہ ایک عورت مہدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک فوج کیا ہم نے سہرا رسول خدا کے میں نے کہا اس عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسول خدا بیان کرے کہ حضور کا کیا حسن جمال تھا

قَالَتْ كَالَّذِي لَكَ الْقَدَرُ ترجمہ کہا اُسے جیسے چودھویں رات کا چاند اللہ میں نے  
 نہیں کیا مثل اُن کے زقبل اُن کے زبعد اُن کے اُتی ہے صد اُتھا قلم سے دم ترقیم ہے جو ہر  
 فرد اسکی نہوگی کبھی سیم بنی ہے الف زلف ہولام اور دہن سیم ہے جو حرف ہے قرآن و قرآن لائق  
 تعظیم و وصف رہن تنگ بین قت تجھے کیا ہے کانی ہے بس تباہی کہ اسرا نہا ہے  
 اُتی ہے ثنائے در و ذال جو زباں پر ہے تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں پر پیر کے  
 نغیل سے ہوں کس طرح برابر ہے یہ سحر شرافت کے میں تی تو وہ پشہر پہننے میں چاہا عکس فلک  
 بجلی سی چمک جاتی ہے دانتو کی چمک پر دل سکنا گردن کی صفائی پر ہو قرباں بہشت  
 کو ہے جس گلے ملنے کا رماں گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں بہشتانوں کی نشان  
 اس حق سے کیا شاں اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے قرباں میں شان کے کیا  
 شوکت و شاں ہے کوئی پیدا ہو ایسا ہو گا عظیم الشان ہے خو سے محمد وادہ  
 سبحان اللہ کیا جمال با کمال مصطفوی تھا جسے دیکھا ہی متا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کرو  
 تو ہمارے حضور اس کے جواب میں ہی ارشاد فرماتے تھے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر  
 سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تین عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو  
 سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بھی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں  
 یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سنا ہوا کہ کیا حرمہ اللہ ہیں کا  
 بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے  
 لیکن مختصر طور پر اس کا خلاصہ یہ ہے حدیث  
 ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ نے خباب سید عالم کیند مت میں عرض کیا کہ ابا جان  
 عورتوں میں سے اول جنت میں کونسی عورت جاوے گی فرمایا آپ نے اے بی بی فاطمہ یہ عورت  
 شربانی جو تمہارے ہمسایہ میں رہتی ہے یہ ارشاد کرنا حضور کا حضرت فاطمہ کو تعجب میں لایا کہ میں  
 کل جا کر اس عورت کو دیکھو گی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاوے گی

عرض کیا کہ حضرت فاطمہ دوسرے روز اسکے گھر پر تشریف لے گئیں اور جا کر اسکو آواز دی اور وہ عورت  
 دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتونِ جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپ نے فرمایا اہل اس گھر سے  
 عرض کیا کہ اے بیٹی سو لکھ کی میری گستاخی مٹا کر مائیں جناب سو لکھ سے سنا ہے کہ بدوں اجازت  
 خانوہ اپنے کے کئی گھر میں نہیں گئے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین ایمان میں  
 شام کو میرا خانوہ آئے گا میں اُس سے آپ کے لئے اجازت لوں گی اگر اُس نے اجازت دے گی میں اطلاع دوں گی آپ  
 بسم اللہ تشریف لائیں یہ مرغی بجانہی ہو کہ جب تک تمہاری محبت ہمارے دل میں رہے گی ہمارے گھر میں  
 مجبور ہوں یہ حکم رسول خدا کا ہے کہ بدوں اجازت اپنے خانوہ کے کینکو گھر میں مت آئیں۔ لکھا خاتونِ  
 جنت واپس آئیں کہ اُس عورت شتر بانی کا خانوہ آؤ تو لکھ لکھ آیا اُسے عرض کیا کہ کج ہمارے گھر  
 خاتونِ جنت بی بی فاطمہ تشریف لائی ہیں لیکن تیری اجازت کیسی لئے نہ تھی میں نے یہ کہہ دیا کہ میں نے  
 خانوہ سے اجازت لینے کی کھل لیا۔ اُسے کہا ہے ہمارے نصیب حضرت کے تحت جگر ہمارا لائے اجازت ہے  
 خیر صبح کو تو ہم اپنی شتر بانی کے لئے چلا گیا اور حضرت اُٹیں اور آواز دی اُسے اُتیو تو کو اڑھو لہے  
 کہ جلدی تشریف لائے اے آئینہ باعثِ آبادی ما۔ گدو گیا کہ حنین آپ کے ہمراہیں عرض کیا  
 صرف اپنی اجازت ہو چوکی اجازت نہیں آپ نے حنین کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے گھر و تمہاری اجازت  
 نہیں۔ واہ کیا عاملِ حدیث نہیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تھا کہ میں کیوں اسکا عمل کیا ہے  
 حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ ایک طرف مصلّا پہنچا ہوا وہ مصلّا کہہ تو دوپہ میں اور کچھ سایہ میں اور وہ عورت  
 دو رکعت نفل پڑھتی ہے اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر پر نہ ہو کر جناب باری میں عاکرتی  
 ہے یا اللہ تیری عبادت مجھ سے کیا اور اہو گی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسول خدا کی اور انکی  
 ال کی عنایت کر دے حضرت فاطمہ اسکی عبادت دیکھ کر حیران ہو گئیں اور کیا دیکھا کہ کچھ گرم پانی  
 موجود اور کچھ ٹھنڈا پانی موجود حضرت فاطمہ نے کہا میں تجھ سے کچھ پیتا کرنا چاہتی ہوں اُس نے دست  
 ہو کر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلّا تو تیرا دوپہ میں اور نصف  
 سایہ میں اسکا کہا ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی یہ خانوہ شتر بانی کرتا ہے کچھ تو وہ سایہ میں آئے

اگر ہی دھوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کیا کہ میرے سر پر ہی سایہ اور دھوپ ہے سبحان اللہ  
کیا نیکی نہ صاف عورتیں تھیں ایک ہماری عورتیں سرکش اور افرام ہیں کہ اپنے خاوند کو بھی کچھ ہی  
عزت نہیں کرتی ہیں۔ بغیر حضرت فاطمہؑ نے فرمایا یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسبت سبت۔ اور یہ پانی گرم  
بھی ہو جو ہے اور ہنڈا بھی تیار ہے اسکا کیا سبب عرض کیا انسان کو جادو منگیر ہے اگر میرا خاوند  
اسی وقت آجاء اور صحبت دار سی چاہتین طلع غسل کر کے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں افسوس  
ہماری بہنو کو اسکا خیال نہیں ہے۔ عرض کہ حضرت فاطمہؑ نے گھر میں نگر حضرت علیؑ کو خوش کیا  
حضرت علیؑ نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؑ نے آج مجھ کو بہت ہی خوش کیا حضور نے اچکو  
طلب فرمایا کہ بی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتر بانی کے گئی تھی اسکا جو حال دیکھا میں نے بھی کیا  
اسوقت فاطمہؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام سبتہر موتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول حبت میں  
یہی شتر بانی جاو گی اور اب آپ لہ شاد فرما میں کہ اول حبت میں میری بی فاطمہ جاو گی آپ نے  
فرمایا کہ اول تو ہی حبت میں جاو گی عرض کیا کہ نہ کر فرمایا بی تو ناقدہ پر سوار ہو گی اور اس شتر بانی کے ہاتھ  
میں سکی نکیل ہو گی اول پیدل تو جنت میں قدم رکھیں گی اور ساری میں مل تو جاو گی۔ واہ کیا  
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلادیا۔

**حکایت** ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تھا اور اپنے عورت کو کوٹھڑ کے مکان میں چھوڑ گیا ہوتا  
اور وہاں شکر کر گیا تھا کہ کوٹھے کے اوپر سے نیچے پست آنا لکھا ہے اُن ہی ایام میں اُس عورت کا  
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا  
میری نسبت یہ حکم ہے حضور میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عبادت کو جاؤں یا  
نہیں فرمایا تجھ پر تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کہہ رہا جارت و لیسکتا ہوں کہہاں  
اسکا باپ مر گیا۔ اسنے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹھڑ سے  
اُتر کر جاؤں آج میرا باپ مر گیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں نہ وہ دفن کیا گیا حضرت  
نے اسکی تجھیز و تکفین کی بعد دفن ہو لیا خاوند اس عورت کے پاس شریف آئے فرمایا یا عورت  
بدون اجازت نہ آئیں یہ ایک حرف ہنر خان

خدا نے تیرے باپ کو لکھا تھا خداوند کے حبش دیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی  
 نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے۔ ولہ کیا محبت تھی ان لوگوں کو رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم سے فقیر کہتا ہے محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں  
 پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں صال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر  
 لاتی ہے کمالات غزنی میں لکھا ہے کہ جب لانا شاہ عبدالغفر جھانے اول سال کلام محفوظ  
 کر کے سنا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عصر میں ایک ارزہ بکتر وغیرہ لکھے ہوئے چھاپا  
 میں آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں سے  
 سب سے دوڑ کر انکو کہہ لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا  
 کہ میرا نام ابو ہریرہؓ ہے جناب یہ عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبدالغفریہ کا کلام مجید سنتے چلیں گے۔ پھر حکو ایک  
 کام کیلئے بھیجا اس سے دیر میں آیا۔ یہ بات کہہ کر غائب ہو گیا سبحان اللہ اللہ نے اپنے  
 عاشقوں کے لئے دنیا میں سے جس جگہ رسول اللہ کو بھیجا اپنی محبت کا ایسا نشان قایم کر دیا اور انکو  
 اپنے دیدار فیض آثار کی کٹر کی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کے لئے یہ حکم  
 بھی بھیجا کہ یطیعوا رسولاً فَقَدْ اطاعَ اللہَ ترجمہ میں طاعت رسول کی کی بیشک  
 اُسے اطاعت اللہ کی کی تفسیر محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی  
 کرنا ہے محبت کریں انہوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان مال کو راضی نہیں کیا  
 بالکل فروخت کر دیا الحمد للہ ان کے ناقص میں ہی ایسی ایسی محب رسول اللہ اور ایسے انصار سلام  
 دیدار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہستی پر ہر اہل ہر اہل آفرین کے باوجود اس جاہ و جلالت  
 اور شہم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور  
 رسول کو اپنے سب کا روبرو دینیوی پر مقدم رکھا ہے اور دینی خواہشوں کو مقابلہ احکام اسلام بالکل  
 مشاویا کہو تو بدو ن محبت رسول اللہ بات کمال ہو سکتی ہے جیسا کہ ہر ایمان میں  
 المسلمین بدر الصالحی ارحم الخلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب علی القاب نواب حافظ محمد ابراہیم علیہ السلام  
والی ٹوٹا جو جی خوبیاں اللہ تعالیٰ نے انکی ذات بابرکات میں ظفر مائی میں اُنہیں سے اگر ایک شے  
لکھہ سکوں تو کیا امکان خوشی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوة  
کے نہایت پابند جو کو بلا نامی مسجد میں سنا زاد کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب  
کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا کسی نماز جنازہ ضرور پڑھتے ہیں نفس  
نفس چہ قدم تک سکون نہا بھی دیکھیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں  
ما شاء اللہ قرآن چہا پڑھتے ہیں فقیر ہی نواب صاحب موصوف کامل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ  
یہ ہے طے کر اللہ قلبیات فی قلوب الکابرار و ذکی عَمَلک فی عَمَل الاحیاء ترجمہ پاک  
کرے اللہ تیرے دل کو نیک گو کہ دلوں میں اور پاک کوسے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں  
جناب فیح الزمانی نمک صاحب مرحومہ خاتون علیہ الرحمۃ حضرت نواب حافظ  
محمد ابراہیم علیہا السلام صاحب بہادر بالقاب والی ٹوٹا جب فوت ہوئے  
تو جناب نواب صاحب ہارنے انکی ایصال نواب کیلئے ایک مہینہ ملا یہ موتی بلع میں ہمیشہ کیلئے  
جاری کر دیا ہے فقیر ہی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومہ کی قبر کو نور سے بہرہ ور اور جنت  
اعلیٰ نصیب کرے ہمارے معزز و مقتدر دوست جناب حافظ محمد عبد القدوس صاحب  
قدسی نے بگیک صاحب مرحومہ کی جو تاریخ فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں ہی درج  
کر تا ہوں۔ چل بیٹا تو نواب کچ کیا بہتر اک قدسی ہوا ہے ٹوٹا میں بہ چار تاریخیں  
کچین کل درد ناک ۱۳۰۹ عجم و دروہ و بکا ہے ٹوٹا میں ۱۳۰۹ نواب صاحب کے میں کہا تھا کہ صاحب  
لکھوں عَمَل و انصاف آپکا شصت حقیقی کو پسند ہے ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح  
ہے کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں  
ہی سے عزت اسلام ہے۔ سبحان اللہ صحابہ کرام کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ ذرات اسپہین  
یہی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسول خدا۔ اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے







یہاں تک کہ میں اسکو چاہنے لگتا ہوں میں ہو جانا ہوں اسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور انگلیہ سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھے کچھ مانگتا ہے تو میں اسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرض کہ ایسا بندہ نفل واکر نوا لا اللہ کی عمت اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح ہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کا انکسہ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ اعضا اچکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کثرت متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیحہ میں ارہوا۔ او یہاں ہندو سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنہ کو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس عالم کا ہر ذرہ اس کے جمال جہاں آرا کے لئے اکینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک طرف فرمایا مادیت شئی الاودت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اُمس خدا ہی نظر آتا ہے

**سہان** اللہ کا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے ہی حیات الہی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے دلیا اللہ ہزاروں لاکھوں گزریں ہیں جنکا فیض ماشاء اللہ ابتکالی ہے اور الشار اللہ قیامت تک ہی رہیگا الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری چہاں چہ حضرت خواجہ خواجہاں غلام فرید صاحب نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے انکی ات بركات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے انیس سے تر کا کچھ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد زائد۔ مرتاض۔ سلیح۔ سیرتیم۔ دریا معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور خلیق۔ رحم دل دستگیر یکساں۔ صبا کرامات وسیع۔ آپ بڑے مخمور۔ سخن بیخ۔ سخندال۔ ایکلی کافیاں شیخ عرفان کو جیتی چلی جاتی ہیں ہر ادب نے و اعلى کثرت نظر فلاح ہے سرکہ وہم آپ کے لطف و کرم کا حاج آپ کے سلسلہ حیات میں مسلمانین کن لدولہ حافظ الملک نصرت جنگ مخلص الدولہ نواب دق محمد خان صبا بہادر عباسی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

والی بہا ولیور جو اللہ تعالیٰ نے آپ میں بیان عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کر سکتا ہوں آپ  
 بڑے دریادل سخی۔ فیاض۔ آپ کی سخاوت اور رحم دلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں پہ لگا دیا  
 آپ کا عدل نصف حقیقی کو پسند آپ کا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ اور طبیعت ہمیشہ تواضع و تلیک  
 آمادہ آنکھ میں حیا و شرم ہے۔ مذہب جنفی سنی اکیلی ذات سے مذہب بنفیعہ کو بڑی تقویٰ ہے  
 آپ نہایت متشجع۔ دیندار پابند صوم و صلوٰۃ آپ کو اوراد و وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت  
 شوق ہے۔ آپ عطا فقر اسکے بڑے قدرال ہیں اکیلی ایک حکامیت ہے کہ ایک دن آپ  
 نور محل میں تھے یہ ایک عایشان محل بہا ولیور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک  
 سنہری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑھتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے۔ اس نے  
 دست بستہ عرض کیا میں میں مگر نماز پڑھتا ہوں آئندہ نہ پڑھوں گا۔ فرمایا معاذ اللہ منہا۔ میری  
 کیا مجال طاعت ہے کہ ایسے نیکلام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود  
 خدا سے چاہتا ہوں کہ میر کوئی نوکر یہی نماز پڑھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں  
 کہ جب پہرہ دار سیاہی نماز کو جائے تو اس کا قایم مقام پہلے ہی سے کمر بستہ ہو جائے۔ چنانچہ  
 افسر فوج کو اس حکم سے مشتبہ کیا گیا۔ وہی قانون جاری ہے۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہو۔ یہ  
 پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرت کا ہونا اسلام کی زینت ہے  
 یہ فقیر ہی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب مہدی اور امرا و اراکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا  
 طہار اللہ قلبکم فی قلوبکم لا یملک و لا یفک و لا یفک فی اعمال الا حیات و رحمہ پاک کرے  
 اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام  
 میں۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے نواب صاحب کو اراکین اور صاحب ہی ایسے ایسے عنایت  
 کئے ہیں جن کا دم آج کل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے حضرت سید غلام مرتضیٰ شاہ  
 صاحب حصبا با ختم خاص حضور سیدی سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق رحم دلی  
 عابد متواضع۔ متشجع۔ دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ رضا جوئی اللہ رسول کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد و سیر میں ترک ہونے میں حضرت آپ کا دم ہی غنیمت ہے اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار بزرگوار کلاں سید غلام مرتضیٰ

شاہ صاحب صاحب خاص - آپ بھی بڑے ہندو متیج پابند صوم و صلوة خدا ترس حملہ بڑے ملنسار نہایت خلیق - آپکا دامن نفاق ہی بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ متیم پرور مسکین ناز و مصنف مزاج - متواضع - نیکوخت - دوست پر - شریف نواز بابر آدمی میں

آپ ہی علم فقر کے بہت قدر ان میں فی زمانہ آپ کا دم ہی بہت غنیمت ہے اور حضرت عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیمف حج بہاولپور صاحب بی بکر دیندار شریف دوست پرور - شریف نواز متواضع - نیکوخت اور عادل میں شہرہ داد گسری

اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرقتی میں بلند ہے علیل انصاف ان جہاں کا منصف حقیقی کو پسند ہے - آپ ہی نہایت پابند صوم و صلوة ہیں - خدا ترس - شریفوں اور حاجت مندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین آپکو نہایت محبت علماء فقر

کو آپ دست رکھتے ہیں اللہ تبارک فی زمانہ آپ کا دم ہی غنیمت ہے اور حضرت سید محمد ابراہیم علیہ السلام سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کسٹرنیچا خیال شیر مال بہاولپور آپ کے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو خوبیاں آپکو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں کیونکہ

بیان ہو سکیں - متشرع متقی - خدا ترس - شہین - عادل - کم گو - بے دروغ رعایت - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - ہر او عالم الکلیف نظر فلاح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم میں قطع نظر کے آپ بڑے امین و داندہ ہیں - یہ ایک بڑا جوہر ہے اللہ اعزہ

میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی لوفی کا حال لکھا کہ حالت جاں کنی میں آپ شریف - فاذلخی فی عبادتی و اذلخی فی جنتی بڑے لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کچھک سے اس آیت کو پڑھنے کا سبب چہا - اُس نے کہا کرتا یا کہ مجھ کو یہ دومی

پڑھتا میں مولانا صاحب کو اس میں سے اطلاع دیکھی - آپ نے فرمایا اُس کچھک سے کہو کہ اس کتاب کی بقدر بڑی ہو چکی ہے

یہ ایک بڑا جوہر ہے

یہ ایک بڑا جوہر ہے

ان پر ماننے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث خداوند  
تعالیٰ نے اسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد ستھار لوٹنسی نے جواب دیا یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار  
روغن زرد پھرنے لایا تھا اسکو ال پگرم کیا اسمیں ایک وہم برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک و غنیمت  
کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور ملت تیری خداوند تعالیٰ کو پسند آئی اور اسے  
محض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اس بادی وہ جہان اور پیر کامل کوئی مرید یہ عرض کیا  
یا بادی وہ جہان ہمارا معلوم نہیں کہ عبادت کے لئے درجہ میں عبادت کسکو کہتے ہیں سبحان اللہ  
یہ کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرما رہے ہیں ارشاد کرتے ہیں کہ عبادت کے تین مرتبہ  
ہیں پہلا مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاو دوسرا مرتبہ یہ کہ اپنی  
عبادت کو قبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کر نیکی کے لئے عبادت کرے تیسرا مرتبہ یہ کہ عبادت  
خاصہ کے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا علیہ السلام  
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہو گا کہ دس برس تک بلبر  
روتے رہے جہان تک اندھی ہو گئے۔ پھر حق تعالیٰ نے انکی آنکھیں روشن کیں گیارہ برس پہر رو کر اللہ  
ہو گئے پھر حق تعالیٰ نے انکو دنیا کی گیارہ سال پہر رو پہنایا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی آنکھیں  
روشن کیں فرمایا کہ اسے شعیب اگر واسطے بہشت کے قودا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر  
دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجھ پر حرام ہے کہا اے پروردگار میں تنہا بہشت کی کہتا  
ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں تاپوں شہر احمد بہشت و دوزخ ہر عاشق  
حرام آدہ ہر دم رضا ہے ہاں ان فواں شد است مارا یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب بی  
میں یا اہلی فجہ تو تو ہی مقصود اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں شہر دنیا و دین کی اور خریدار  
لے چلے ہم مل کے آئینہ فیض قطار لیچے فرماں ہوا **فَعَلَيْكَ بِالْبَكَاةِ وَفَعَلَيْكَ بِالْبَكَاةِ** یعنی  
پس رو یا کر رو یا کر۔ بعد دس سال اور رو اور اندہ ہو گئے۔ حضرت ام المومنین حضرت

ثبت امیر المؤمنین حضرت عقیلؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر  
نوبت تھی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تھا اور میں ش مبارک لپکی کجلائی تھی اور سیرا بہائی کعبہ اللہ  
قرآن پڑھتا تھا اسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی۔ آپ اٹھ بیٹھے۔ میں نے  
سراپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی جبکہ عبد اللہ اس کی پرہیزگارانہ فحاشی سے روک رہا تھا  
یَوْمَئِذٍ لَّيْلٌ كُتِبَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَسْبُهُمْ ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُس دن البتہ حجاب  
میں ہیں پیغمبر علیہ السلام رخصت ہو گئے اور انہوں نے اپنی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے  
میں نے عرض کیا کہ رونا اچکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف  
ہے۔ فرمایا نہیں۔ پہر میں نے عرض کیا خدا کے اشتیاق و مدار کے واسطے ہے۔ فرمایا۔ ہاں  
اَنَا مُشْتَقٌّ وَ لِي اَشْتِيَاقٌ اَنَا مُشْتَقٌّ وَ لِي اَشْتِيَاقٌ یہ فرماتے تھے اور روتے تھے۔  
ارز و دارم کہ ہمانت کتم و جان دل آ دوست قربانت کتم و صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین  
و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے رات کو کیسا کسب قیام  
کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق آہی میں روتے رہے الحمد للہ ہمارے زمانہ میں وہ امر ار  
صالحین موجود ہیں کہ جناب سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انہیں وہ اثر کیا ہے کہ  
انکے اتقا کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ حضرت عالم جناب فقہار الامرا بدر الصلح  
فخر الملک صاحب خزائنہ محمد عبید اللہ خان صاحب درو فیروز جنگ۔ سی۔ ایس آئی  
یہ جناب ذی عزت بدر الصلح اروالی دہلی کے حقیقی چچا ہیں اور ریا کے مدار المہام میں باوجود اس  
جلیل القدر مرتبہ کے اچکا یہ حال کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ و زاری کرتے  
ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں۔ میں ان کا بیان نہیں  
کر سکتا ہوں۔ نہ اس میں تحریر کر رہا ہوں آپ باندہ صوم۔ صلوة۔ متقی۔ بزرگوار۔ شہید  
د اشراق گلاٹھ عابد۔ مرتاض۔ حیرشیم۔ باذل سخی۔ فیاض۔ تمسکین  
پرو۔ د شکیر بکسیاں۔ شریف نواز۔ متواضع۔ خدا ترس۔ رحم دل

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ آپکا دامن خلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر اونے داخل کی طرف نظر فلج ہے ہر کہ وہاں کے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں عدل انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمد للہ ایسوں کا ہونا فی زمانہ نادر و اسلام ہے القصصہ وہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیکانگی کے پردہ دور کر رہا ہے اور اپنے مرید و نکو و اصل سخن کر رہا ہے اور فائدہ لینے والوں کے باطن کو طبع طبع کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاپی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے دلوں کو حجاب دور کر رہا ہے اسے لوگوں پر پیر کامل کوں ہے یہ شان محمد رسول اللہ ہے اسوہ مجسم میں ایک رسول اللہ اعظم نورانی چہرہ بڑے قصد والا مانی بہت مینا ہوا اور امت کو راہ راست پر لگا رہا اور اس کے بچانے کے واسطے ہزار ہا عمدہ عمدہ تدبیریں پیش کر رہا ہے اور کہیں اشارہ ہو رہا ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ - وَ بِاللّٰهِ الدِّیْنِ اِحْسَانًا ترجمہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے مانتاب کی خدمت کرو۔ اور یہی ارشاد ہوا ہے کہ جنبت تمہارے ہاتھ کے قدموں نیچے ہے انکی خدمت کر کے بہت حاصل کرو۔ اگر محتاج ہیں تو انکو کھانا دو اگر تو گمراہ ہیں انکا ادب بجالاؤ اور کہیں اس قسم کو سن رہا ہے حکامیت اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا و ماں ایک عجیب چیز دیکھو گا سلیمان علیہ السلام مع جن انس کے غلے بٹ دیا کہ کنارہ پہنچے تو انہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا حضرت کو حکم دیا کہ تو دریا میں غلط لگا جو تو وہاں پاؤ اسکی خبر مجھے دینا اُسے غوطہ لگایا گہری بہر کے بعد لوٹ کر ایضاً کیا کیا نبی اللہ میں اس میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں سکی تہ کہ نہیں پہنچا نہ اُمیں میں نے کوئی خیر پائی۔ دوسرے حضرت کو حکم دیا اُسے غوطہ لگایا گہری بہر کے بعد لوٹ کر آیا اُسے ہی پہلے کی طرح کہا مگر اُسے بہت پہلے کے دو گنی فاصلے کی پہر اُصف بن برخیا نے اپنے وزیر کو حکم دیا جکا ذکر تورات میں آیا ہے قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ تَرْجُمَہُ کہا اُس شخص نے جو نزدیک کے تھا علم کتاب سے۔ اسے کہا کہ تو اس کے

اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہو چکی ہے  
 اور اجازت مہصف دہیں سے ایک ہی نہیں ملتا  
 یہ نصیر ہری لکھا شکر ہے دل سے اور کرتا ہے کھڑا اللہ تعالیٰ عبادت فی ثلوث کبارہ و درجہ عارف نے اٹھایا اکو شہید

اندھ کی خبر لا۔ وہ ایک قبیر سفید کا فور کالے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موصوفی کا دوسرا قوت کا تیسرا جو اس کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا۔ اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے تھے اور اسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہ میں تھا کہ جتنی نور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے چار میل معلوم ہوتی ہے۔ اچھٹ نے اسکو لا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھ دیا قبے کے وسط میں ایک ان آدمی نہایت خوبصورت پاک و صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا۔ وہ کسی شب کی سحر نے نہیں پایا یہ وہ رکو دل افروز قمر نے نہیں پایا نہ رنگ لائے کل گل ترے نہیں پایا نہ نور اُس فردنداں کا گہرنے نہیں پایا۔ سلیمان علیہ السلام اُس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ میں کی تیج کو فنا گل لایا اُس نے عرض کیا یا نبی اللہ! اباج تھا اور اب بھی میں کی خدمت میں ستر برس حاجب میری ماں مرنے لگی تو اُس نے کہا یا اللہ! اسے تیرے حکم سے میری امت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں سیکر بیڑی کی محور اذکر اور جو کتاب اللہ میں ہے اُسے ایسا کر اور جب سیکر باپ کی وفات ہوئی لگی تو اُس نے ہی جناب باری پر دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہ میں خدمت جہاں اسپر شیطان کا دخل نہ ہو میں انکے دفن کر سکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبیر رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلئے آئے اندک رہا۔ متغیض ایک فرشتہ آیا اُس نے اس قبیر کو اٹھایا اور میں اسکے اندر تھا ہوا اُس نے مجھے اس کی ترمیم کر دیا۔ سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اُس میں میں کون بنی تھا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اُس نے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اسکو دو ہزار م سو برس ہو۔ عجیب ان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جو ان بتا ایک سال تک ہی اسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے۔ اُس نے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! ہر روز ایک سنبر پرندہ اپنی جوج میں



ایک زر و پیر مثل آدمی کے سر کے لانا ہے میں اسکو کہا لیا کرتا ہوں دین دنیا کی ہر نعمت کا مزاجچہ نکلیں مل جاتا ہے میری جھوٹے پیاس گرتی سر دی نیند اونگہ ہستی و شست بہشت سب جو جاتی ہے صلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا یا نہنا یا تجھو تیری جگہ پر پہنچا دیں۔ اُسے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجیے۔ آپ نے آصف کو حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالیٰ نے والدین کی دعا ایسی قبول کی۔ میں تمکو مانباپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرماو اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کر نیکا الہام کر۔ فقیر کہتا ہے کہ اولاد صالح پتی نعمت غلے ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ دولت کوئی دنیا میں پسر نہیں بہتر راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر دولت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر بنگہت کوئی بوسے گل تر سے نہیں بہتر مددوں میں علاج دل مہر وچ سہی، پھر کیا ہے یہی روح یہی روح یہی ہے پوشوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے شروت یہی حشمت یہی مال یہی ہے سرمایہ یہی نقاد یہی مال یہی ہے گوہر یہی یا قوت یہی لعل یہی ہے دولت مند ہو پہلو میں تو غم پاس نہیں پکچہ پاس نہیں گریہ رقم پاس نہیں ہے۔ چوکلہ اس مقام پر یہ اشعار بطور حلا معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ فقیر کا مطلب صلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے جو کچھ احکام اللہ اور رسول کی سجا آوری کی یہ بات کچھ تعجبات میں نہیں ہے اسلئے کہ یہ لوگ صحبت یافتہ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔ عجیب یہ ہے کہ جن لوگوں نے نہ انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو بزبان علمائے ربانی پہنچو اس پر یہ ایمان بالغیب لاکے اور وہ سجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو ہم تقابلہ احکام اسلام بالکل شاید انحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان مال کو رضا کے الہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ کی رضا جوئی کیو اسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ و زاری کرتے ہیں



اور اپنی خطاوں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ دُکُتَا اَتُخَّ عَلَیْکَ صَکْبًا وَ  
تَبَّتْ اَقْدَامُنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْفُؤُورِ الْکَافِرِیْنَ ترجمہ کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر  
اور ہمارے پاؤں جماؤ اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر تقسیم نہ دے عاکرتے ہیں یا اللہ ہمکو  
محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا۔ الحمد للہ کہ ایسے امیر اور  
وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفوں سے مہو ہیں جنکی عالی ہستی پر ہزار آفرین ہے  
بارہود اس فاع البانی اور عہدہ جلیل القدر کے اُنکایہ تقویٰ ہے اچھا نچہ حضرت  
عالم جناب بدر الصلحی ار ملک سیرت فرشتہ صورت افضل المکرر  
اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل بنی اولاد  
علی میر عابد علی صاحب الشیخ عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹنہ  
حال مختار فرخ نگر جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں  
بیان نہیں کرسکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا  
آپ عابد۔ مرقا من سیتین۔ کم گو۔ فیاض۔ عادل شریف نواز۔ متواضع۔ رحمدل۔  
خدا ترس۔ سستی۔ بردبار۔ سخا۔ باذل۔ دوست پرور۔ علمدار فقہار کے قدردان۔ صلحا  
سے بہت محبت ہے۔ تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوة۔ آپکا دامن خلاق بڑا وسیع اور  
کثادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکرم آمادہ ہے۔ ارکامروت آپ پر ختم ہیں  
ہر ادب نے واعی کی طرف نظر خلاق ہے۔ آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی حکایت  
ہے کہ ایک دفعہ ایک رات اہل مقدمہ آپ کے گھر گئی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے  
دیانت کیا کہ یہ گھر کیسا عرض کیا کہ ایک رات اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے  
کیوں دیا اسے میں عورت ہی لگئی آپ نے اُسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول نے رشوت کو منع فرمایا  
ہے۔ تم یہ گھر لیجاؤ میں ہمارے مقدمہ از رو انصاف کروں گا۔ مجھ کو خدا کا بہت خوف ہے  
اس علی صبی پر ہزار آفرین فی زمانہ ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے فقیر ہی اُنکا دل سے

شکر ادا کرتا ہے۔ شکر یہ ہے کہ **طَهَّرَ اللَّهُ قَلْبَكَ فِي الْقُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى مَخْلُوقَكَ**  
**فِي عَمَلِ الْاِخْتِيَادِ الْقَصَمِ** کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ہر ممکنہ آسمانوں کی  
 طرف لیجاتیں ہاں کہنے لے دو ازانہ افلاک کے کہتے ہیں (مشکوٰۃ) روح پاک اس تن کے قفس  
 سے نکل کر سموات کی طرف دور ترقی ہے کہ جسطرح بیل قفس سے نکل کر چمن کی طرف اُرتی ہے  
 اشعار توئی آن صفت پرور مرغ گنج بہ کہ بود آشیای بیرون ازیں کلخ پھر از آل شیا  
 بیگانہ گشتی پھر دوزماں چنداں دیر گشتی پھر سفیناں بال پر زامنیرش خاک پیر تا گنگرہ ایوان  
 افلاک پھر بیا کیو یہ اوصاف پدید آکر تو تاکہ یہ مرتبہ حاصل ہو اس بنیاد ہستی پر یہ غرہ ہستی اور غفلت  
 کس کس گل ٹکیں کی زاس باغ میں تھی ہوم پھر اک آن میں شبنم کی طرح ہو گئے معدوم پھر  
 سچی رنگ عجب ہستی ہو ہوم پھر کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں علوم پھر اس باغ میں جس کو دیکھا  
 وہ رواں پھر جس گل یہ بہار آج ہے کل اسے خزانے پھر دنیا یہ صدا عجب و اندیشہ کی جا پھر یاں  
 کیسا مقام اٹھ پر کوچ لگا ہے پھر جتنیں چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے پھر سچا نکوئی ہی آواز  
 در آئے ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں پھر منزل پہنچنے کی ہمیں اس نہیں سچ عجب تہ و تحکم  
 کہاں شاہجہانی عمارتیں ہی کسی سو سال بعد ملنے لگتی ہیں۔ محکوم ایک دست کے مکان دیکھنے کا  
 بعد مذ کے اتفاق ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جھڑ گیا دیواروں میں ادھر ادھر درزیں  
 پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھ کر محکوم ترکیب انسانی کی طرف  
 دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل ہی مرجھا جاتا ہے اور اس خزانہ تن کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑتا  
 ہے اشعار افسوس گلرخاں کفن پوش شدند و ز خاطر یکدگر فراسوش شدند آنا کہ بعد  
 زبان سخن میگفتند پھر آیا چشمنہند کہ خاموش شدند پھر حید صاحب عزیز واقارب کی وہ شکلیں  
 کہ جو ہمارے در و درخاک میں مل گئی تھیں انکھوں کے روبرو کھڑی ہو گئیں۔ پھر تو بے اختیار میرے  
 اور ارباب طلبہ کے دل انکھوں کی آئینہ ہو کر رہنے لگے۔ **سقد و رہو تو خاک سے پوچھو کہ**  
**اے لیسیم تو نے یہ گنجھائے گرا نمایا کیلئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچھ غفلت**

اسے شمع صبح ہوتی ہے، روتی ہے، کسلے، تھوڑی سی رنگبلی ہے، اسے ہی گزار دے  
 شمع مغرب ہو، نرم فروزی یہ بہت، رات پہ کی یہ تجلی ہے سحر کچھ ہی نہیں **فقر کہتا**  
 کہ تھوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی قست ہے میں نے یہ صبا جو کو آئینہ  
 کر کے دکھا دیا کہ امر کا آجکل یہ حال کہ باوجود ایسے عہد لاکے انکو اللہ اور رسول کا خوف کہ قدر  
 و امنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشوں کو مقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا۔ و اگر حال سحر با کہ باؤ  
 نملنے دنیا کے پھلت کہ نماز پر نافرمانی ہو چکی جاتی ہے اور کچھ خیال نہیں **ع** مجرم ہوں کہی  
 ایسی خطا کی نہیں میں نے، پہونے سے ہی آپ اپنی شنا کی نہیں میں نے، دل سے کہی مدح امر کی نہیں  
 میں نے، تقلید کلام چھپا کی نہیں میں نے، مگر کیا کر دل حق بات کو ٹھپا نہیں سکتا۔ اسلئے کہ  
 حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امر کے ماحول کے نام ناجی بطور یاد دلاؤ۔ و  
 عبرت دلاؤ، غزبائے باسجا و جج کے۔ کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہو کہ تھوڑے خوف سے فقیر خصلت ہو گئے  
 فی زمانہ اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جکایہ حال ہے کہ دل بیار دست بکا چننا  
**حضرت عالیجناب لیگستان محمدی صاحب لٹ اقبال بلبل**  
**بوستان چشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان مال**  
**علی الحشید رضا حبیب ناظم اناحد گدہ سکنتہ قصبہ نور جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ**  
 نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں سکتا ہوں۔ حسن و خوبی کو جو میزان غفریں  
 وزن کر لیا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت لائق متراض عابد۔ متین ایمین  
 دیانتدار کرم گو۔ فیاض۔ باخیر۔ عادل شریف نواز۔ دوست پرور متواضع۔ رحمدل سخا  
 ترس یتقی۔ ہر بار سخی۔ باذل۔ پابند صوم و صلوة و پاک و امن اخلاق بڑا وسیع کشادہ  
 ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سہرا دینے  
 والے کھیرن نظر فلاح ہے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا مداح۔ علم و فقر اے کے قدر دان  
 صلوات بہت محبت ہے۔ آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ اور میں

زبان میں لطف کلام جامی ہو رہا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زمانہ ایسا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی  
 اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے شکر ہے کہ **لَا تَكُنْ لَكَ فِي قُلُوبِ الْأَعْبَادِ وَذِكْرُكَ عَمَلٌ فِي عَمَلٍ**  
**الْأَخْبَارِ الْعَرْضِ** وہ رسول اللہ کے بند و مکرہ ہر طرح سے بچھا رہا ہے کہ گناہ کی پانچ قسمیں ہر  
 اول وہ کہ جنگا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زمانہ جسکو لغو آتش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنگا  
 اثر عقل پر پہنچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنگا اثر عزت پر پہنچتا  
 ہے چہاں وہ جنگا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے  
 پنجم وہ جنگا اثر دبا سکی روح اور دین پر پہنچتا ہے یہ شرک کی طرف اشارہ ہے یعنی کسی کو مقابلہ  
 خدا کے شریک نہ کرنا۔ **الحمد لله** اس وقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اور رسول پر لایا  
 اور عامل قرآن حدیث کے موجود ہیں کہ جنگی عالمی ہستی پر سزا آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے  
 خوف کے سبب اپنے گناہوں کو توبہ کر دی ہے چنانچہ حضرت عالیجناب **سیدنا محمد**  
**صاحبِ طوسی سنائی مرثیہ وار ثنایا** بربزالہ علاقہ سرکار پٹیالہ  
 یہ حضرت نہایت لائق۔ بلکہ الیق۔ عالم میں ہم پلہ پنجیتاں مرحوم کے ہیں اُنکو بعد انکا دم غنیمت  
 ہے۔ یہ حضرت نہایت سفنور اور سخن سنج میں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے۔ و  
 حاکم بر صبا اقبال ہے جنگی خدمت میں ایسے لوگ ہوں۔ جنگی بیات کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم  
 لوگ بھی انکے مداح ہو اور اُنکا حال بطور یادداشت کتاب میں مع کیا گیا۔ تاکہ اسنام کو بظاہر  
 یہ جہاں نہایت جہشیم۔ مرناض۔ صلاح قیاض۔ بادل۔ شریف نواز خدا ترس۔ رحمدل۔  
 متواضع۔ ایکاد اصل خلاق بڑا وسیع ہے۔ پابند موم و صلوة۔ دوست پرور۔ شب بیدار  
 صاف دل فقیر بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **لَا تَكُنْ لَكَ فِي قُلُوبِ الْأَعْبَادِ وَذِكْرُكَ عَمَلٌ فِي عَمَلٍ**  
**الْأَخْبَارِ الْعَرْضِ** وہ رسول بڑے موصوفہ والا۔ قرآن مجید  
 میں ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے **قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى**  
**مَا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَلَا الْمَلَائِكَةَ لِيُعْبُدُونِ** ترجمہ اللہ تبارک تعالیٰ اس آیت میں

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جبرج انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے۔ کہیں یہ ارشاد ہو رہا کہ وہ سونا بہتر ہے جمیل اور بیداری کا ہو۔ اسلئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے۔ وَقَضَىٰ رَبِّيَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلٰهًا اِثًّا ۚ تَرَجُّعٌ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اسکی عبادت کرو۔ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو تفسیر انسان کا نام عید ہے اور عید اسکو کہتے ہیں جبرج عبادت کرے۔ خدا کا حکم پناہ اپنے آپکو محکوم بنے اور بچانے کہ حق میرے وجود اسکی عبادت مجھ پر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکنا تو لگا نا فرمان کہلاؤ لگا اگر تابعدار بنجاؤ لگا۔ نجسات پاؤ لگا۔ اُسے میرے جسم سب اعضا بنائے ہیں کہ میں انکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سرسجدہ میں ہروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اسکی محبت رکھوں سکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر سیو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس مہاشا کے لوگ موجود ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا ان باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے اِلٰہی حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب کن سرانور محل ضلع جالندہر انیسپر گوجران ال۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کر سکتا ہوں حسن بنی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ آپ خدا ترس مدد۔ متواضع۔ متقی۔ عابد۔ حیرشیم۔ باذل۔ فیاض۔ متین۔ کم گو۔ دست پرور۔ عادل۔ سخی۔ شریف نواز۔ عالی خاندان۔ صاف دل۔ خلیق۔ ملنسار۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ سرکار

سروت آپ پر ختم نہیں۔ ہر آدمی کو طہارت نظر فلاح ہے۔ ہر گروہ آپ کے لطف کا  
 مداح ہے۔ عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ۔ خوش و۔ عدل انصاف پکا نصف حقیقی کو پسند  
 جس قسم کو شیخ صبا موصوف نے چھڑا دیا کی رعایا حقیقہ پر آپ ہی۔ آپ دہلی کے لوگوں کے  
 دلوں تک نہیں پہنچے۔ آپ قدردان علم و فقر کے بہت ہیں صل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا  
 رونق اسلام فقیر ہی آپ کا شکر ہے اور کرتا ہے شکر یہ ہے **طَمَّأَ اللَّهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ**  
**الْأَبْرَارِ وَذَكَرَ عَمَّا لَمْ يَحْضُرْ** فقیر کہتا ہے کہ اس سول کا اسلامیوں  
 وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا۔ پنجگاہ مناز۔ کہ حسین مہمانی و جہانم عبید  
 اور استغانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گزاری اور انکی شنا و صفت اور  
 دعا ہے۔ پہر اسکے ساتھ سن اور نوافل۔ اور پہر شب بیداری۔ جسکی نسبت فرمایا۔ **وَالَّذِينَ**  
**يَبْتَغُونَ لِرَبِّكَمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا** کہ خدا کے خالص بند اسکے لئے سجدہ اور قیام میں  
 شب گزاری کرتے ہیں فقیر کہتا ہے یہ بات کسی مہربان نہیں کہ محبت اور خوف الہی سے  
 شب بھر رونا اور اس سے میں مست و بخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی۔ **نَقْلٌ** کہ  
 ایک گنہگار کی جامع مسجد میں چوڑے فرخ سے صبح کے چلے ہو آئے اور جمعہ ادا کرتے اور آج  
 ساتھ لائی ہوئی ردائی تناول فرماتے بعد جبر و انہ ہو جائے کہ تو بد و ن محبت ایسے کام کر سکتے  
 ہیں **سبحان اللہ** سرور کائنات علیہ السلام۔ اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین  
 کی بلکہ اولیاء متاخرین حضرت محبوب جانی **عبدالقادر جیلانی** قدس سرہ اور حضرت بانیر  
 بسطامی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت **معین الدین چشتی** رحمہم اللہ وغیرہم  
 کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجائش نہیں خود آنحضرت کے سینہ فیض سے ایک ہاتھ ہی  
 کے جوش کی شمع کی آبی میں داڑیاں کرتی تھی۔ اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جا  
 تھی مگر اس وقت میں ناخبر نہ ہوتی تھی۔ ان لوگوں کی روحانی قوت اس قدر کہ کو غالب آگئی تھی کہ جو نیاز  
 بنی اسرائیل سے سحر سے سرزد ہوئے ہیں ان سے کراماتیں سرزد ہوئی ہیں۔ اس امت کے اولیاء









میں مردہ۔ یہی ایک مقام رضا و تسلیم ہے۔ **رضا و تسلیم** کے یہ معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کا تابعدار ہو اس کے حکم پر دم نہ مارے خودی و دلگیری۔ دولت مند و فقیری۔ جوانی اور پیری کی حالت میں شکر گزار ہو یعنی اگر مالک بھیرم عذاب کرے۔ تو بندہ یہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر ورنہ چہاں بخشدے۔ نہ بولے کہ کس نعمت کا یہ عوض ہے بولو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بجا آوری میں ایسے تابعدار رہیں گے کہ انشتہ یہ انین اس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت قبول کر کے اسکی رو کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے پیچھے مارے کہنے احکام شریعہ کو قبول کر لیتے ہیں۔ انکی رسم و حیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ تو ہر وقت یہی کہتے ہیں **مصرع** جانیکے ہم اور کہو جبر ہار لیچے پس ایسے لوگو کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ **وَاللّٰکَ عَلٰی ہٰذٰی مِنْ ذِیٰنِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُنٰفِکُوْنَ** ترجمہ وہی لوگ ستی۔ اپنے ظالمی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں۔ وہی فلاح پائیو لے ہیں اور جو لوگ رسم اور مذہب ملت آبائی اور جب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں۔ وہ انکار رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ چینیوں نکالتے ہیں۔ وہ اسعدت سے محروم رہتے ہیں۔ انکو اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام پاک میں سطح پر فرمایا **سَمِعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَاَعْلٰی سَمْعِہِمْ وَاَعْلٰی بَصَارِہِمْ غَشَوْا ظَہْرَہُمْ** عذاب عظیم ترجمہ اللہ نے انکے دلوں اور کانوں پر پھر کر دی ہے پس وہ حق جان سکتے ہیں نہ سکتے ہیں اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور انکے لئے بڑا عذاب ہے **فَصِیْرَہٗا** کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرورتی اسلئے پیشتر **ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم** فرمایا اور اب اور سب کو لب و لہجہ پر مقدم کیا انکے دلوں پر پھر عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں ورنہ انکو کانون ہی مہر ہے پھر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں۔ انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا جو کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے انکے لئے کوئی جہت خاص نہیں اسلئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور انکے چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا۔ سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا۔ **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت

یہ بات ہر صحابی کو سیر الکی تھی چنانچہ بدر کے روز جب حضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوم الی جنبۃ عرضہا السموات والارض کہ اُس جنت کے لئے اُس جگہ کا چوڑا زمین بے پناہ کے برابر ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا اُہو اُہو انا انا۔ ایک بعد وہ اپنے گوشہ داران چہرہ کے کہانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوڑ کر کہا دیکھ تو بڑا عجبہ بوجہت ہی میں چلک کھانگے پیر ہیانک لڑا کہ شہید ہو گیا (رواہ مسلم) کیا خوب جنت ہے یہ ار باب یقین کی : افلاک کی زینت ہے رونق نہیں کی : پشیش مدین حساب کو کونکر۔ یہ لائق جنت ہے انکو کونکر : موتی سے جوڑنا وہ اب انکو کونکر ہے چین کا ہوسا تی وہ شراب انکے لئے ہے : اس نخل ریانت کے غمرا انکو ملینگے : جو عرش کے نیچے ہیں وہ گمرا انکو ملینگے۔ اللہ اللہ صحابہ کرام اور تابعین در تبع تابعین اہل اللہ رضوان اللہ علیہم جمعین نور اعلیٰ نور ہے۔ الحمد للہ اسن مان میں بھی ایسے ایسے لوگ امر ار صالحین ہیں باوجود ایسے عہد جلیل القدر کے۔ کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان مال کو فدا کر رکھا ہے موجود ہیں جن حضرات کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب لانا مولوی سید عبداللہ صاحب سترشتہ وار شملہ صاحب خلق محمدی۔ تابع شریعت احمدی۔ افضل الکرام بشرف العظام۔ ملک سیرت۔ فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبداللہ صاحب ساکن عربہرا۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ حسن خوبی کو جو میزان فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ آپلبد۔ مرقاض۔ میتین۔ فیاض۔ گمگو۔ ہرگز ادہ۔ شریف لواز ستواضع۔ رحمدل۔ خداترس بردبار۔ دوست پرور۔ عادل۔ امین۔ دیانتدار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ اپکا دامن خلاق وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادوار اطراف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و نہ کہ لطف و کرم کا مہاج اپکی ذات سے غریبا کو بہت نفیض ہے اپکا ہونا منقہات میں ہے ایسوں کا ہونا رونق اسلام فقیر بھی مولوی محمد موح کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ اللہ تبارک فی قلوبک قبل فی ذکک عقلت فی عملک الا خیار

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں صاحب  
 خلف الرشید میاں بہنگ شاہ صاحب کن سرمنہ سہی۔ جو جو خیال  
 اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا یہ حضرت جو ان صالح  
 شیکھت عاتق رسول اللہ۔ عابد۔ پارسا۔ متقی۔ بزرگ زادہ۔ تفسیر قرآن انکو بہت شوق ہے  
 اس جوان عمر میں سچو درجہ کے صابر ہیں۔ استقلال مزاج میں بہت ہے۔ متوکل بھی پر درجہ کے ہیں  
 اکثر اس شعر سے شوق ہے شمع کار ساز ما بکھر کار یا نہ فکر ما در کار ما آزار ما یہ بزرگ زادہ صاحب  
 نسبت یہ ہے۔ اپنی حکایت ہے کہ ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے  
 کہ یہ اللہ کا مال ہے۔ اُسکی عنایت تھی جو بکھو عطا فرمایا تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت  
 اسلام ہے فقیر ہی میاں صاحب صوف کا دل سے شکر یہ ادا کرتا ہے شکر یہ یہ ہے طہم اللہ فذلک  
 فی قلوب الانبیاء و ذلک عملک انی عمل لا خیار چہارم مجلس میں ایک سخی بڑے  
 حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روزین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں۔ اور وہ  
 سخی ہی۔ ارشاد فرما رہے ہے اللہ اجود اجود اثم انا اجود بئی اذہ مترجم اللہ بہت سخی  
 ہے سخاوت میں ہمیشہ زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں۔ حدیث صحابہ کرام نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہو جاویں حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے  
 انعام تقسیم کر دیں فرمایا۔ نماز ظہر سے عصر تک حدیث ایک دفعہ ایک لاکھ ہجرت خراج بزمین سے  
 آیا۔ سچہ ہوی میں یہ روپیہ رکھا گیا۔ بعد نماز حضرت نے سبک سب اللہ کے نام تقسیم کر دیا۔  
 شعر ما قال لا قط الا فی تہمتہ + لولا التہمت لکان لا ولا نعم۔ اشعار سرکار  
 یہ بوجہ کہ جو انکا وہی پایا نہ ہو تو نہ کہی حرف نہیں کا نہیں آیا + اللہ رکھو خلق میں ناحشہ پایا  
 فیاض و عالم شہ دیجاہ کو پایا نہ کسر اسکو کہ حاتم ہو ہیبت نہیں رکھتا + اس گھر سے کوئی بڑے  
 سخاوت نہیں رکھتا + حضرت کے فیض محبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و  
 اسباب گہرا راہ مولا دے ڈالے۔ پھر خدمت بابرکت میں ہی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہو جاؤ

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہر کوئی چیز غریب نہیں ہے۔ کہا ہوا کہ جنت یہ آیت نزل ہوئی  
 اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّھُمْ الْجَنَّةُ ط مگر جسے شریک  
 اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا، تقسیم حضرت کعب بن زہری  
 روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اوتھر انصاری سے حضور سے بیعت کی اس وقت ہم لوگوں نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ جو آپ نے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کر لیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان مال کو خرید لیا۔ اب یہ روح بنتی اللہ  
 بیع بٹل۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کہ اللہ کا شریک نہ کرو تیسرے کہ تم جان  
 مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہاں تک کہ مارو یا مر جاؤ۔ اس وقت تک جو جنت ملیگی انہوں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی  
 بیع ہے کہ جاہ مال فانی۔ کہاں وہ جیتا جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال بالکمال۔ پھر  
 قیمت خود ہر دو عالم گفتہ مذبح بالاکن کہ از دانی ہنوز نہ پہنچا کہ جاہ مال تھا کہ جان مال سب کچھ  
 راہ مولودیدایسبحان اللہ صحابہ و تابعین سے تعجب تا بعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے  
 محبت تھی حضرت کے فیض اثر نے امت میں یہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں پہلی ایسے  
 لوگ موجود ہیں کہ مقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان مال کو بیع سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت  
 ممتاز عالیجناب بدر الصلح شیخ منیل بخش صاحب ہمد فوجدار سی  
 نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹنالا۔ جو جنوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات  
 میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا جس خوبی کو جو میزان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے  
 برتر پایا آپ و نیدار۔ صادق پابند صوم و صلوات۔ ملنسار متواضع۔ دو پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔  
 فیاض بابر تو آدمی میں شریفوں اور جہت مندوں سے بڑی فوج ملی سے مسلک جوت ہیں۔ آپ کا  
 دامن خلق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج پُر درجہ کے ہیں۔ ایک کلام بلاغت نظام میں  
 مذاق ضمنی نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جانی ہویدا۔ ایسوں کا ہونا

فی زمانہ اعینت ہے فقیر بھی شیخ صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے  
 طمأن الله قلبك في قلوبك كبراد وذكى عملك في عمل الاخوان سبحان الله عرشان نری  
 ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب یا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا۔ یعنی جو ہاتھ اللہ کے نام  
 دیتا ہے وہ ہاتھ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے۔ اللہ کے نام دینا بھی اسی حکم رکھتا ہے حکایت  
 ہر کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب حبیب دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں اپنی ایک حکایت  
 لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک جوڑا چکروں کا تھا۔ اسکی مادہ کی آنکھوں میں تیار کیا تھا اسلئے اسکی  
 نظر بھاتی رہی تھی لیکن آنکھیں سوتور قائم تھی۔ ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کی وسعت آنکھوں کو آزادی دوں  
 پنجرے کا دروازہ کھول دیا۔ انہیں سے نر اسکا پر دروازہ گر گیا۔ مادہ اسکی پر دروازہ نہ کر سکی۔ تھوڑی  
 دیر کے بعد نر اسکا آیا۔ اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کسے اپنی چونچ میں لایا۔ اور  
 میرے روبرو اسے اس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکھوں میں پہنایا۔ ایک قطرہ نیلگوں پانے کے نکلے  
 چکروں لکڑی کو میرے طرف پھینک دیا۔ اور دونوں پر دروازہ گر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس  
 لکڑی میں کیا تاثیر رکھی ہے۔ اُنہا کو اپنے پاس عام میں رکھ لی۔ چونکہ اسوقت مجھ کو کوئی کام  
 فتنہ ہی کا واسطہ نہ تھا۔ گھر سے۔ یہ دیکھتا ہوں کہ ہولیا۔ جسوقت قاضی کے حوض کے قریب جاتا تو سنا  
 ہے۔ ایک جنازہ دیکھا کہ لوگ لئے چلے آئے ہیں۔ اور اُس جنازہ کے ساتھ قریب بالنسب آدمی میر  
 میں نے فقیر بھی کیا کا بانا ملتی رہی کہ جنازہ کے ساتھ ہولیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ کو منٹا  
 دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس بھڑکے اور دوسرا شخص نہایت شکل  
 سیاہ فام دونوں جنازہ پٹ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بد رو ہوا ہوا  
 سچا لڑتیا ہے میں نے لوگوں کو چاہا کہ تم کچھ بکتر ہو جو میں کہتا ہوں آگے جنازہ کے لوگوں کہا  
 سنا ہم کچھ نہیں دیکھتے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دلیں خیال کر یا ابھی کیا مٹا  
 ہوا شیخ شیخ میں قبرستان پہنچ کر تیار تھی میں اُس میت کو قبر میں اُتار تو کیا دیکھتا ہوں وہی  
 خوب آدمی اُس میت کے ساتھ ایسے لگتا جیسے مانج کے ساتھ۔ بعد وفات کے فاتحہ پڑھ کر والیں نے  
 اس کتاب کی بظاہر خبری ہو چکی ہے

لے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بد شکل آدمی ہمارے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو دیکھ لیا  
 دریافت کیا تو اسے عرض کیا تو لانا آپ کیوں یافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی تحقیق کرنا  
 ہے اسے کہا کہ میں اسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کوئی تاجو قہر میں سے ساتھ لیٹ گیا۔ کہا سناؤ  
 اسکا اعمال نیک تھا ہمیشہ اسکا جلسہ و کسین ہر گاہ میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ یہ کیا تھا اسے کہا کہ  
 اس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کی واسطے تقسیم کر دیا تھا اسلئے یہ عمارت نیک سکون ملا اور  
 میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نہ کرتا تو میں عمل اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا پس ان لوگوں کے  
 واسطے ہی عبرت کافی ہے فقیر کہتا ہے کہ اللہ کے نام دنیا بہت بہتر ہے۔ اگر جو کتا اللہ اور  
 حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اس سے بہتر کوئی چیز بنائی جیسا نبی صلیح سلم میں کہ خدا تعالیٰ  
 کو دن فرمایا کہ اے بیٹے آدم کو میں نے تجھے کہا ماما نکالتا تو نے دنیا۔ یہ عرض کیا یا اللہ تو تو عالمین سے  
 نیک کر کیا دیتا۔ خدا فرمایا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھے کھانا طلب کیا تھا۔ تو تو نہیں دیا  
 اگر تو اسکو کہا ماما دیتا تو اسکا عوض آج ہم سے پاتا یہ فرمایا کہ میں برہنہ رہا تو مجھکو کپڑا اندام پر ضرر  
 کر گیا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے۔ خدا فرمایا کہ غریب برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے۔ ایسے کتا  
 کہ میں پیار رہا تو نے مجھکو پانی نہ دیا۔ اور یہ عرض کیا کہ ایا انہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا۔ فرمایا  
 میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسکو نہ دیا اگر تو دیتا اسکا عوض آج پاتا۔  
 بہر کیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں کیسوں کی لمبوی کرنا شہر مسخوں کو کہتے  
 ہو حاضر ہے خدمت میں ہم چکیوں سے ہی کبھی چپا کر دیا جائے پھر مجلس میں ایک اعظم ممبر پر  
 میٹھا ہوا کھٹکھٹ دھنیت کے نہایت تو منج و تشریح تھے بیاں کر رہا ہے۔ کہ کن ترون مستی نہ کہین  
 شفاعتی ترجمہ جسے ترک کیا میری سنت کو نہ چھپ گیا اسکو شفاعت میری فقیر کہتا ہے کہ  
 عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا ایمان تباہی  
 علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جب تک نبی عربی کا دامن ہر مین نہ کا کوئی شخص اس دریا کے کنارے پار  
 نہوگا۔ حال ست سعدی کہ راہ صفا تو ان فت جزو ہے مصطفیٰؐ دیکھتے جب تک دوگو انہوں

کے بدون ہمارا تھا۔ دنیا کا کوئی مسافر نہ ملے نہیں ہو سکتا۔ پر بدرون انبیاء علیہم السلام اور سنت رسول اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اسکو نہو گی۔ یہی سنت کہ ترک کریگا۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول بھی ہوا۔ ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو چاہے دیا اسکا فضل ہے اور جسکو نہیں یا تو اسیر کو ظلم نہیں کیا۔ کیا برترن کہا رہے کہ سنا ہے کہ توفیٰ علیہ السلام کیا ہو آبدست کر نیکی بدینی بنایا۔ بادشاہوں اور مشوقوں کے پیٹے کا پیالہ بنایا **س** قسمت کیا ہر ایک کو تمام ازل نے جس چیز کو بخش حصے کا بل نظر آیا یہ اسکا فضل تھا کہ سمجھو ایسا بنی عنایت فرمایا اور چھوٹا سکی امت بنایا۔ لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنے کے حضرت بجا آگے **سبحان اللہ** تاکہ نبی عربی کیا معجزہ میں خیال نہ کرے کہ کیا ارشاد فرما رہے ہیں لا یاتی علی المیت استذمن لک لکیر لا ولی فادحموا امواتا کبر بالصدقة ترجمہ یعنی اول شب مرد پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس صدمہ کرو اپنے مردوں پر سادہ حدو کے ایصال ثواب پہنچاؤ۔ یعنی عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم ہی اپنے مرنے سے پہلے اغنا نہ قبر کا بندوبست کرو اور حکایت کو غور سے دیکھو **حکایت** ہے کہ ایک میر خیل تھا اور مال بہت رکھتا تھا۔ دوست اسکے ہر روز اس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچھ اللہ کی واسطے دیا کرو۔ کیونکہ حضرت نے قبر کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے۔ وہ امیر انکے جواب میں دیکھا کرتا۔ کہ مرنے کے بعد گروہ خود ہی دیدینگے ایک غلام اسکا بڑا دانا تھا وہ چاہتا تھا کہ میاں کو مرغی انبوں کہ میاں یہ کیا کہہ دیتے ہیں کہ بعد مرنے کے گہر والے دیدینگے۔ اتنا فایک روز رات کو میاں کو کسی دوست کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالین روشن کر کے ہمارے ساتھ چلو۔ غلام نے خیال کیا کہ میاں کو نصیحت کر نیکا آج موقع ہے۔ اس ہی خیال میں لالین لیکر ہمراہ ہولیا۔ میاں بڑے تیز رفتار تھے روشنی سے آگے بڑھ کر ایک گڑھے میں جا پڑے۔ غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہا تھا آئے جواب دیا کہ حضور چھپ چھپ روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ میاں نے پہر کر غلام کا ماتہ چوم لیا۔



وَانْفَعُوا مِنْ مَا رَزَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَأْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ الْمَوْتُ فَيَعْلَمَنَّ مَا كَانَ هُوَ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ  
 اِلَى اَجَلٍ قَرِيبٍ فَاصْدَقُوا وَاَنْتُمْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر چہ جو عرض کر اُس چیز سے کہ دیا ہے تمکو  
 پہلے اس سے کہ آوے کیونکہ تم میں سے موت پس کہے اسے جب میرے کیونکہ رسول ہی تو ہے مجھ کو ایک  
 وقت نزدیک تک پس خبرت دیتا میں اور تمہا میں صاحبِ حق و لکن یُوَخِّسُ اللّٰهُ کَفَّاتًا اِذَا جَاءَکُمْ  
 اَجَلُہَا وَاَللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہر چہ جو ہرگز نہ ڈھیل دیکھا اللہ کسی جی کو جو حق آویں  
 اجل اسکی اور اللہ خبر دیتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے ہو اچھہ تقدیر ہرگز ماضی میں یہ اے  
 زنی عزت اللہ کے بندے عالی سمت دیندار موجود ہیں کہ جنگجو ہر وقت اللہ اور رسول کی  
 دلجوئی اور اپنی آخرت کا خیال انگیز رہتا ہے چنانچہ حضرت علیؓ صاحبِ بدر (الصلیٰ)  
 میر شاعر علی صاحبِ نغمہ و ارشیں موضع نواز پورہ ضلع سہارن گڑھ  
 علاقہ ریاست پیشوا موجود فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذاتِ بابرکات میں عطا فرمائی میں بیان  
 نہیں کی کتاب حسنِ خوبی کو جو میزانِ فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ محبِ قوم  
 سید سندی۔ نہایت دیندار۔ پابندِ صوم و صلوة۔ صاحبِ محبت۔ فیاض۔ رحمدل۔ خدا ترین  
 دوست پر در شریف نواز متقی۔ متواضع۔ آپکا دامنِ اخلاق وسیع اور آواز آدنگہ ہمیشہ سے  
 طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادب و اعلیٰ کی طرف نظر فہم ہے۔ ہر کہ و مہ آپکا لفظ  
 و کرم کا ماح ہے۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ ایک مہ اس وقت باغِ نعمت ہے  
 فقیر ہی میر صاحبِ موصوف کا شکرِ دل سے ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 فی قلوبک لک بھاد و زکی عَمَلْکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ الْعَزِیْزِ وہ عظیم جبریل نے ان کو  
 اور سیلی سیلی باتیں فرم کوسنا رہا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَبْنٰی اَلْبَنِیْنَ اَتْمَعُوْا  
 اَلْحَقَّ اَللّٰهُ حَقُّ تَقَاتِیْمِ ہر چہ کہ ایمان اللہ سے درجہا تک اس سے درجہا حق ہے۔  
 مقتسم یعنی حق دینے کا یہ ہے کہ اسکی ذات میں نبی ذات کو اور صفات میں نبی ذات کو ہر ایک کردار  
 اور اس خواہ اللہ تعالیٰ لفظ اللہ اس واسطے بیان کیا کیا کہ لفظ اللہ زبانِ عرب میں سنہنت تہمتی  
 اور اسکی لفظ عربی ہو چکا ہے اور اسکی لفظ عربی ہو چکا ہے

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے سے ہیبت ظاہر کرنا اور قصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک نیکو شے آخرت کا حکایت حسن فرمائی کہ میں زمانہ نبی سر ایل میں ایک نیک عورت تھی تیسرا حصہ کس سکودیا گیا تھا بدون سواشرنی کے کسی سے صحبت نہ کرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی۔ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا۔ سواشرنیاں جمع کیں۔ پہرے پہن کر اُس سے کہا تو بچہ پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت کرنا شروع کیا یہاں تک کہ میں تیرے لئے سواشرنیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا! عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ اپنے تخت پر بیٹھی پہرے لگاتی تھی۔ جب صحبت کر نیک لے بیٹھا اسنے خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑے رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اُسے رشتہ کہا تو بچہ چھوڑ دے کہ میں کل جاؤں اور یہ اشرفیاں تیری ملک میں رشتہ کہا تب کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پہرے تجھے چھوڑت ہوئی تو تو نے یہ کیا عابد نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے روبرو کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف میرے نزدیک صغوض کر دیا سواشرنیوں سے مجھے زیادہ مبعوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میری کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں کل جاؤں اُسے کہا میں تجھے نہ چھوڑوں گی مگر یہ کہ تو اقرار کرے کہ تو میرے ساتھ نکاح کر گیا۔ عابد نے کہا اسبیکہ یہ ہو جاوے گا۔ زانہ منہ پر تھنہ ڈالا۔ پہرے شہر کی طرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت نے اپنے افعال پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہاں تک کہ زانہ کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا کہ کسی اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف ملکہ تھا زانہ سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب یہ کہا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اُسے کہا یہ تو مجھ سے فوت اسکا کوئی رشتہ دار بھی لوگوں نے کہا اسکا ایک بہائی فقیر ہے اُسے کہا میں سبکی جب کیلئے اُسے نکاح کر دینی۔ پہرے اُسکے بہائی سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سب کے سب صالح یا سب سب نبی ہوئے احمد مقدس فی زمانہ اللہ کے بندے

ایسے لیئے نیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہم نعمت نیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو نیا  
 و سنگیر کر کے ظاہر احکام اسلام اپنی انسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الہی نے انہیں ایسی ترقی کر دی کہ  
 کاربائش و عروج کو مقدم سمجھا پناہ و محبت عالیجناب صاحب خلق محمدی علیہ السلام سے  
 احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب  
 محلہ القاب شیخ بہرہ احمد خاں صبا بہادر خلف الرشید جناب ابجد اللہ علیہ السلام  
 احمد خان صاحب جم و شہرہ جو دنیاویاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات عین ظفرائی میں بیان  
 نہیں کی تھیں جن جن کی کو جو نیرن فکر میں کیا تو ایک ایک سے برتر پایا۔ چنان صالح۔ پابند صوم  
 صلوة۔ برے دریا دل۔ ہمدرد۔ سب سروت۔ آنکہ ہمیش ہم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑا و محمد۔ نور  
 متراف۔ شریف اور باہم بند و دل نہایت فرخ دلی سے سلوک ہو تیں اخلاق میں تن خلق ہو  
 بجائے سروت میں قوت جو سب کچھ تو زیبا ہے۔ ہر ادبے و اعطی کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و ہر وطن کا  
 کامل ہے۔ ہر کان سروت۔ آپ خیر تم میں اسون کا ہونا فی زمانہ سب غنیمت ہے فقیر ہی نواب محمد  
 کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ علیہ صلوات اللہ علیہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکرک علیک فی اعمال  
 الاختیار سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرما رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ  
 فرماتا ہے وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَنْفُسَ وَالْأَنْفُسَ تُغْوِيْنَ ۚ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةَ تَوْفِيقًا لَّا لَمَّا  
 اسلام پر قائم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسے آگے کیا حقیقت ہے: جو اسلام نبی ہے ہی بہا  
 تیری عطا ہو چکا شیخ محمد بن یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزاع اسلام کی وصیت کی  
 فَلَا تَتَّبِعُوا الْأَنْفُسَ وَالْأَنْفُسَ تُغْوِيْنَ ۚ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةَ تَوْفِيقًا لَّا لَمَّا  
 نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ اَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ تَوْفِيقًا لِّمُسْلِمًا  
 وَالْحَقُّنِي بِالصَّالِحِينَ ۚ محمد جمہ تو ہی دوست یلہ دنیا و آخرت میں ت و محمد کو اسلام پر اور ملاک محمد کو  
 اچھے لوگوں میں۔ اس کی مانیہ انبیاء علیہم السلام کی دعا رہی وَتَوْفِيقًا مِّنَ الْاَبْرَارِ ۚ ۞ ہونیک گوں  
 کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قائم رکھو اسلام

سوت عنایت کر آئیں **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپ کی نسبت سنا ہے کہ آپ پر روز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں ہی موجود۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ یا پرشل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو کہاں اور پتی میں ہی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا فرمایا وقت اخیر ہوا اور شہادتیں بائیں ہو۔ اور اسی پر خاتمہ باخیر ہوا جو کہ **نقل** ہے کہ حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتیں اور بسم اللہ پکڑ لیں اور ہاتھ بند کر دیے۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسل نے چاہا کہ آپ کی انگلیوں کو لکرائی ڈالوں تو غیب آواز آئی کہ انگلیوں کے نام پر بند کیں میں سوچ رہا ہوں دید کے کھول لیا جب غسل نے چاہا کہ انگلیاں کھولوں تو غیب ندا آئی کہ ہمارا نام پر اسے ہاتھ بند کئے ہیں سمجھے ہی مصافحہ کریگا۔ بہا کیو خدا سے ایسی محنت کی تمنا کرو اشعار آں زمانیکہ زامدار تو چھو خداں بخندہ تو گریاں ہا انجمن زری کہ بعد مردن تو ہم گریاں بخندہ تو خداں اللہ کو بنداشتو ہی ایسے دیندار پرہیزگار اس موت کی تمنا کیوں طے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جب کا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت **عالم جناب میر عبد اللہ صاحب خلیف الرشید میر غلام محمد صاحب** کن قصہ مذکور مستعمل کیا نیابت مارنول۔ جو جو خیریاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار مستشرق۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید سندی۔ سبوت پرست۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلہ۔ جبار قوت۔ تیراؤ بخندہ۔ فیاض۔ عالی ہمت۔ حیرت مہ فصاحت و بلاغت میں توفیق خالق ہیں۔ دامن اخلاق اپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ اس وقت آپ کا دم با عنایت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں شکریہ کہ اللہ قللبک فی قلوبنا لا یزاد و دینی علکت فی عمل لا خیار **عالم جناب سید نصرت علی خلیف الرشید میر منصب علی صاحب** جو جو خیریاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق متقی۔ پرہیزگار۔

متواضع۔ سیر چشم۔ خدائے سید سندی۔ پابند صوم و صلوة۔ متشیع۔ اخلاق میں بہترین۔  
 خلق کدہوں کی بجائے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زمانہ اپکا دم بھی غنیمت ہے۔ فقیر ہی ایک  
 شکر ادا کرتا ہے شکر یہ۔ طمأن اللہ قلبک فی قلوب لا یبار و ذکرک عملک فی عمل لا یحیا و خلل  
 کلام یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاغْصِمُوا لِحُبْلِ اللَّهِ حِمْلًا  
 ترجمہ اور محبت جاؤ خدا کی رسی سے ملکر تفسیر سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو۔ رسی سے مفسرین مختلف  
 معنی لکھیں۔ کسی نے عہد انبی کی کسی نے قرآن کی کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ جبل سے مراد حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دو جہان کی نمائندار اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے  
 کہ آخرت کا دار امن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اس واسطے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع  
 ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ کمزور کے منزل مقصود کی راہ نہ پاسکو گے مطلوب حقیقی تک  
 نہ پہنچو کہ کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پہنچے گا حدیث ایک وقت حضرت  
 جبریل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد ورود و سلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے  
 ہیں ایسے ہی جو لوگ تم سے خوش ہو جائیں اور تیرا اتباع انہوں نے دل سے کیا ہے اب ہم یہی نگو  
 خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم ان سے من بعد اسکے کہنی خوش نہونگے خلعت رضا  
 کا یہی دینی اللہ عَزَّوَجَلَّ ترمیم رضی اللہ عنہ اور وہ راضی ہو اللہ سے سچا  
 اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور آل نبی علیہم السلام سے راضی ہو کہ ہر بار عیال و اطفال  
 سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیے یہاں فقیر کہہ زیادہ گنجائش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا  
 حال لکھوں مگر مختصر بطور تبرک لکھتا ہوں۔ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ یہ حضرات کس وجہ کے صحابہ  
 لوگ ہیں خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے  
**بیان شہادت امام حسین علیہ السلام**  
 روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے حکم کیا لعالمین جناب سید المرسلین علیہم السلام  
 کنجیت بابرکت میں جس کی کہ نہ تم میں شہر فلسطین میں نے پڑھتے تھے جبریل جبریل بنی ہاشم کو معوث کیا  
 اس کا ایک لفظ بھی ہوئی ہے اور

اور ایک بادشاہ تھا از ان نام نہایت ظالم و خوفناک تھا جس کی تند و تیز پرست ملک شام کا فرمانروا تھا اس کی ہدایت کو خداوند عالم نے اس خبیث جبریس نبی کو بھیجا تھا جبکہ وہ مقبول باری اس کو آگے و غلط نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو جبریس تکالیف اس مقبول نبی کو دے زبان کو بار بار گنگے بیان کا نہیں سمجھتا انہوں نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اٰمِنٌ فَاَتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ اِنِّ اللّٰهَ دَقِیْ وَدَبِّکُمْ فَاَعْبُدُوْهُ وَهٰذَا صِرَاطُ الْمُسْتَقِیْمِ ۝ اس کے عوض میں اس مقبول خدا کو اول جسم شریفانکا جنوک شاخباے آہنی زخمی کیا انہیں مکہ پر اپہر لوہے سے گرم کر کے سیوں داغ دیا اور رات کو زہر پلا بل اور سم قاتل خنوں میں کھواتا تھا اور تیل گرم کر کے بدن پر چڑھ کر کھواتا تھا ان سب جھیتوں پر اس مقبول اللہ نے توند سے بحر شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب مان اس لینا بے قتل کے تھے لیکن بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ ہو فترت کہ جہنم ایل و قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَءُ السَّکْرَۃَ مِنْ حَمِیْمٍ پینزل جو جبریل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ تم میں سے جو عید کی کہ تم مجھ سے بہت راضی ہیں۔ سب جبریسین لعین تجھے یا بار قتل کر گیا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجھے سرفراز کرینگے اگر وہ شقی سپر ہی راہ راست اختیار نہ کر گیا۔ حضرت جبریس نے عرض کی کہ خدایا میں راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اس شقی نے کہ بند بند جبریس کا جدا کر۔ پس بند اس صراط خدا کا جدا کیا اور کوئیں میں الدیافترت میں کما قتل وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَرَجَّحَہُ سِیْکَیْلُ نَازِلُ ہُوَ اور اُن ملکوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا انکو حکم خدا سپر جبریس نے اسے سو حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسی صبح کیا اور دست دیا اس برگزیدہ خدا کے بازو اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سرب گرم کر کے پلایا اور سنبھائے آہنی انکی چشمہائے مبارک میں جڑ و ایں۔ اور جہد پاک جلو الکونداک ہوا پس ارادہی سپر سیکائل نازل ہوئے اور اس خاک کو جمع کر کے حکم خالق زندہ کیا۔ سپر اس برگزیدہ خدا نے اس لعین کو سو حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بارے تو اپنے خالق کی قدرت نہائی کرتا ہے اگر هزار بار زندہ ہو تو ہمیں بجز انکا ر حرف اقرار زبان پر نہ لاؤں گا۔ پھر فرشتوں میں کسوا کے اڑے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیک میں رکھا اور اُسے گوگرد اور سرب سے معمور کیا اور اُس کے نیچے

کچھ کر دی اس وقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور جہنم میں بدو وار کا پتہ لگا اور ساگانان آسمان  
نالہ و فغان کر کے عرض کرنے لگوں دگاہ اتھی میں کہ بار الہا ایسا سانحہ کو زمین پر نہیں ہوا۔ اور  
اس قبیل نے ایک لغوہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ جو طے سے گر پڑی پہر حضرت جبریل علیہ السلام نے  
زندہ ہوئے۔ آخر کار بغض ظلم پیشا کر کے انصواب نے اس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اس پر غبر لیا  
کو قرار پایا۔ اور وعدہ اٹکا برابر ہوا۔ حضرت جبریل نے اگر کہا۔ اگر جبریل نے اسے تعالیٰ ان لعینوں  
پہنچنے کی لڑیگا۔ تم دنیا سے ناپائیدار کو ترک کرو۔ غرض جب قتل اسطے قتل کر کے انحضرت کے  
رو برو آیا تو ملائکہ انکے استقبال روح کو آئے پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو انکے  
جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا انہیں۔ تو وہ پیچیدہ امیباختہ ڈار میں مار کے روئے گئے۔ جبریل نے  
کہا اے جبریل نہایت متوجہ میں تمہارے روئے سے اس وقت کے تھے بڑی بڑی مصیبتوں پر مکیا  
اس وقت بارونیکا کیا ہے فرمایا حضرت جبریل نے کہ اے جبریل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے  
احوال انبیاء کو پس قیدیں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو  
اور جلیجے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو۔ اے سے دویم تو میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا  
کو اور اجنبائی کی وقت تصور کیا حال یعقوب و شعیب و اکوان و ذکرت و مصادیہ الحشیش  
ابن رسول اللہ فیکنت ترجمہ سے جبریل اس وقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں جن میں فرزند رسول خدا کی  
پہنچ سے گریہ ضبط نہوسکا۔ اس واسطے کہ سب پر مصائب ہو۔ مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہو۔ اور  
اے جبریل جو مبتلا بلا ہوا۔ خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جو ان میں قتل ہو تہیں دیکھا ایسی  
گو دین طفل شیر خوار کے گلہ پزیر نہیں لگا شمع تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور کہا: دل ترا آخر طہ  
پتھر ہے یا فولاد ہے کہ نے اپنے نہائی پتھروں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور انہیں بچان  
ہوئے تہیں دیکھا۔ کجیریل کیسے اطفال خود سال مثل ماسی بے آب ترپ ترپ کر ملاں مندر  
ہوئے کسی اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہو کسی کے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم شمشیر  
ہیں لگے کیسے کفن نے گورو کفن تابش آفتاب میں زمین گرم پڑی تہیں ہی سے کسی کے اسوس







صاحبِ در فرمانرواے خیر پور سندھ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذاتِ باریکات میں عنایت فرمائی ہیں میں ان نہیں کر سکتا جس خوبی کو جو میزانِ فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک کو بڑا یا اول تو عالجینا کے خانِ کرم سے کوئی خورشید بچا ہو گا۔ آپ بڑے فیاض ہیں۔ امیر ہو کر اور میر ہو کر فقیر بنے ہو ہیں۔ پکا کل محاصل ساکین اور اہلِ تہذیب کیلئے وقف ہے۔ ایک مجمعِ عوام (علیٰ مراد مرادِ ادب و بحث یا رسی کرد) آپ کی سخاوت اور بلندِ حوصلگی نے قصہ حاتمِ طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا۔ آپ کا دین اخلاق وسیع اور کشادہ ہے۔ آپ کی فطرتِ شان کے سامنے بلندیِ آسمان کی کمتر ہے۔ اور شمت و اقبال کے جاہِ سکندر و دستگاہ دارا اودنے ترسے آپ کی دولتِ عشق کو دیکھ کر قارون اپنی ہی ہستی پر حیران ہے آپ کی ازراہِ بخشش کو دیکھ کر اہلِ دنیا گریں۔ آپ پابندِ صوم و صلوٰۃ ہیں ہر آنے والے کی طرف نظر فلاح ہے۔ فی زمانہ ایک آدم بہت غنیمت ہے لو اب ممدوح کا شکر فقیر ہی تہ دل سے ادا کرتا ہے شکر ہے ظہر اللہ قلیک فی قلوبک بھار و در کئی عملک فی عمل لا اختیار۔

جنابِ فیضیاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشیدِ آسمان دولتِ اقبال گوہرِ دریاے سخاوت نیرِ بیخِ شرافت سمعِ شبستانِ مروت خیرِ اعیانِ بزمِ ثروت مسندِ نشینِ دولت خداداد فرشتہ بہاد و محمد خاندانِ شرفِ دوامان سیدی سندی اولادِ علی آلِ نبی وزیرِ الدولہ پیرِ الملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر در دامِ اقبالہ وزیرِ اعظمِ ریاستِ پٹیا لہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذاتِ باریکات میں عطا کی ہیں میں ان کو بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک شے میں لکھتا ہوں۔ کلامِ سخنِ نظامِ آپ کا تمام نصیب و بلاغتِ خبر۔ آپ کی عدالتِ گستری اور عایا پرورشی نامِ نوشیرواں مساویا۔ آپ کی سخاوتِ بلندِ حوصلگی نے قصہ حاتمِ جہان کے دل سے بھلا دیا۔ آپ کی ہر بات نازک سے خورے دلیلیں نجل۔ اور مضامینِ پاکیزہ سے مزاجِ لطیفِ طبعاں متفصل۔ سو وہاں آپ کے رشکِ سخن سے جنوں۔ اور آپ کے کلامِ بلاغتِ نظام سے سزنگوں۔ آپ کو علمِ تاریخِ ملکہِ مکمل حاصل ہے۔ آپ بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ غرض جو جو خوبیاں حکماء و شعراء و فضلاء و صلحاء و مبلغاء و علمائے سلف

میں کسی سے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا۔ اُنکی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ عدل والہانہ  
 ایک منصف حقیقی کو پسند ہر آدمی نے واسطے کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ وہ آپ کو لطف و کرم کا  
 علاج ارکان مروت آپ پر شتم میں بیچ تو یہ ہے کہ آپ خلق مجسم ہیں۔ آپ بڑے بامروت ہیں  
 شریفوں اور جامعین دل بڑی فلاح دہی اور کشادہ پیشانی سے منلوک ہوتے ہیں۔ آپ پر درجہ  
 کو پابند صوم و صلوة ہی ہیں فی زمانہ آپکا دم بسا غنیمت ہے فقیر ہی وزیر مروج کا دل سے  
 شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہار اللہ قَلْبُکَ فِی قُلُوبِ الْاَیْمَلِہِ وَ ذِکْرُ عَمَلْکَ فِی عَمَلِ الْاَیْمَلِہِ  
 عالیجناب القاب سید سندی اولاد علی آل بنی محمد تقی صاحب باب  
 ہاتھ انا حد گدہ علاقہ ریاست پٹیا لہ جو جو خیریاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات  
 عین فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو نیران فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے  
 برتر پایا۔ آپ سید سندی۔ بڑے منسا۔ نہایت فلیق۔ بازل۔ دیاندار۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین  
 حیرتہم بتوانع۔ عادل۔ نیکخت۔ دوست برادر شریف نواز۔ رحمدل۔ خدا ترس۔  
 پابند صوم و صلوة دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بتوانع و  
 تکریم آمادہ ہے۔ ہر آدمی نے واسطے کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا  
 علاج ہے۔ بڑا وسیع صبا کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو تیسرے صبا موصوف کو چھڑا وہاں کی  
 رعایا چشم پر آپ ہی ایسے لوگوں کا ہر نامی زمانہ نعمتات سے ہے فقیر ہی سید صاحب  
 موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہار اللہ قَلْبُکَ فِی  
 قُلُوبِ الْاَیْمَلِہِ وَ ذِکْرُ عَمَلْکَ فِی عَمَلِ الْاَیْمَلِہِ حَاصِل کلام کیا واعظ ہے کہ  
 اللہ کو بند و نیکو پر آپ حکام اسلام مطلع کر رہے ہیں۔ واعظ کون ہے جو رسول اللہ کی پیروی کرے (کیا پیارہ نام)

## محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات ابھر سلاخی میں پسوں کی آنحضرت کو صبح و شام کے  
 سلام سے غالی نہیں حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بعض لوگ بہت کچھ

حرف بیکار  
 عالیجناب  
 ابرار میں  
 فیض  
 غنیمت  
 میں  
 کتاب  
 دایم  
 تہجد





اطاعت رسول حق است بے تردید اور کمر بستہ ہیں۔ الحمد للہ فی زمانہ امرا سے صاحبین و رؤسا سے  
 جلیل القدر ہیں مگر جو ہیں کہ جبکہ سبب اسلام کو تقویت یا دوزخ کو فیض اور رمایا کو اس سے یہ فقیر ہی  
 مختصر طور پر اپنی تفسیر میں لکھے نام ہی درج کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب محمد و جہاں القاب  
 حاتم زمان سکندر دوران زلیخا سے مسند دولت و اقبال جلوہ  
 آرا سے وسادہ مکننت و اجلال عالی خاندان صباغ و شان نواب  
 ناصر علی خاں صاحب بہادر رئیس بن رئیس دارالعلوم عظیم قصبہ کوٹاہ ضلع بہتک جو جو  
 خوابیاں اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات میں عطا فرمائی ہیں۔ وہیں بیان نہیں کر سکتا۔ دامن انلا  
 ایک بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آپکی سخاوت اور بلندوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے پھلا دیا  
 آپ نہایت سکین پرور۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ حیرت منج۔ و شگیرہ یکساں۔ ارکان مروت آپ پر  
 ختم ہیں۔ آپ کی ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا علاج ہے  
 شریف اور عابد و شہر بڑی خلق فاضل سے مملوک ہوئے ہیں۔ حضرت سرور کائنات اور اہلبیت  
 بہت محبت ہے اکثر حالات صحابہ اور تابعین مرتجع تابعین اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں۔ علماء  
 و فضلاء کے بہت قید دان ہیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ آپ کے دم سے اسلام کو رونق ہے  
 ایک ہونا بسا غنیمت ہے فقیر ہی میں عظیم کا شکر۔ تزل سے او کرتا ہے شکر علیہ السلام  
 وَلَئِكَ فِي قُلُوبٍ لَّابِلَاءٍ وَذَكَرَكَ عَمَلًا لَّا يَحْيَاكَ حَضْرَتِ عَالِيَجَنَابِ سَعْلَا  
 القاب گردوں رکاب فلک نشین اب فتحا۔ الامرا رئیس اعظم نامدار  
 جہاں نواب نجابت علی خاں صاحب خانہ جو خوابیاں اللہ تعالیٰ نے  
 ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا۔ حسن خوبی کو جو نیز ان فکر میں وزن کرتا ہوں  
 تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت فیاض۔ صاحب مروت۔ دیندار۔ باذل۔ پابند  
 صوم و صلوٰۃ۔ خدائے رحمدل۔ متواضع۔ ایک دامن خلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے  
 آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں۔ آپ کے منشی خلیفہ الدین صاحب نہایت دیندار متقی

دیانند ایں بہر کثرت ثواب مدوح کا ہونا فی زمانہ زینت اسلام ہے یہ فقیر سنی میں اعظم کا دل سے  
 شکر ادا کرتا ہے شکر سیدہ علیہ السلام فی ملکوت لا یدار ذلک فی عمل الاختیار  
 الحاصل وہ واعظ نہایت اخلاقی اور زناقت سے احکام میں کہ رہا ہے اور ارشاد فرمایا کہ اگر  
 اور حدیث تمہارے عجیب ترین و نئی میں بیان رفاقت قرآن حدیث نبویہ سبحان  
 واعظ کیا تم کہ رہا ہے نکلت نکلت امر کن لکن تفضلوا ما عشتکم بہما کتاب اللہ وسنتہ  
 رسولہ ترجمہ نبوی میں ہے تم میں میں کہ ہرگز گمراہ ہو گے جبکہ مضبوط پکڑے ہو گے ان لوگوں کو  
 ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور  
 یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی  
 عجیب شکست میں گرفتار ہے دنیا اسی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ مانا پناہ پرورد  
 جلایا جاتے ہیں اور بادشاہ امیر پرورد اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی  
 وضع پر۔ اور یہی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب حاجتیں  
 دہش۔ اسوۃ اللہ نقاسے نے کلام اللہ علیہ السلام نے اپنی حدیث میں دنیا گناہی  
 اور شیطان و نفع و نیک حیلہ اور اسباب اور مانا پناہ کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور  
 دیکھ کر یہی کا طریق اور دوست و دشمن کی دوستی نہانے کے انواع اور جوہر و لوگوں کے حقوق۔  
 سب فصل بیان کئے تو حیات نامی اللہ کی کتاب اور پیغمبر اصلی اللہ علیہ السلام کے رویہ و طریقہ کو مضبوط  
 پکڑے ہو گیا کہی گمراہ ہو گا فقیر کہتا ہے کہ ہمارے قرآن حدیث انسان کے عجیب فیق و انیس پر  
 و دونوں حکایت کا نظیر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہو جائیگی حکایت ہے کہ بدینہ بن یف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرنے میں کہیں دفن کیا  
 ہے ایک جوان صالح کو بدقت منہ پر کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہاتھ و مثل کتے کی  
 اس جوان کی آہیں گھسا اور جلد گھبرا کر ہر نکل آیا۔ اور ایک لکڑی سی پھٹی ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا  
 ہو کر کھڑا ہوا۔ اور یہاں پہنچا کہ کیا کہ تو توں سے ہے اور اس نیکیت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان  
 اس کتاب کی ملاحظہ کریں ہو چکی ہے

اس حدیث کا اصل قرآن میں ہے

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں لے جائوں۔ ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکل کر میری آنکھ پر پڑی اور مجھ پر جھٹکا ہوا کہ یہاں پر لوگوں کو آیا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا لہ کہ لوگ، کہا سورہ ریس تھی دنیا میں قتل ہوئے اس وقت سوچا کہ اس وقت کو پھر مارتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑھتا تھا تو خدا ہوا اور اس کا دل دھڑلے آنکھوں سے اندھا کر دیتا۔ دوسری حکایت ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا سال نقل کرتے پھر کہ عالم رویا میں میں اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے اُس نے کہا میں نے اس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا۔ اس نے یہاں تک کہ پھر بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ حسیہ عمل کرنے سے نہ لے سکا کہ میں نے کہا۔ حدیث ہے فرمایا حضرت ابو جوح کوئی بعد کھا نیکی برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب ریس کا تھا کہ یہ کیا ہے جیسے سے محبو شیطاں آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دجہ سے رشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا عمل کر کے کیا میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کر کے آیا ہوں، ابراہیم علیہ السلام کی دعا پڑھتا ہوں بخیرت اور آئی کہ اس فقیر کہتا ہے ہاں سب سے قرآن اور حدیث کا کیوں نہیں دے دو۔ تم تو ذی فہم اور قرآن ہو۔ خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پنج سات روپیہ ماہوار پھر سپاہی کو لو کر کہتا ہے کہ جسکو مرگنا دیکھ کر ہی درجہ نہیں ملتا۔ پھر بادشاہ حقیقی نے جان کی حسیہ کو ہر اور حق میں عطا کیں۔

تذرتی ہی لاکھ نعمتیں دست داشت عطا کرنا چاہتا ہے پھر پھر نہ جنت کا ہی عہد عطا فرمایا اور رسول عطا کیا تو ہیشی شوق عنایت کیا پھر اس روزہ دنیا سے فانی کے لئے نہ کیلئے یہ بیان کرتی ہو اور آخرت کا کچھ فکر و اندیشہ نہیں عبرت یہ دنیا کو تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت غلبا بہ خیال ہے۔ جسطرح کوئی رات کو خواب میں دیکھ کرے اور بہت خرچہ لیا و یا تخت سلطنت پاو پس صبح کو جب کہلے تو کہ نہیں دیکھتا۔ یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو بات کا معائنہ کرنا ہو تو پڑانے کھنڈرات بالخصوص کئی دہلی میں بادشاہ ہونے کی شکستہ عمارات اور کوشک ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکھو اور ترک سلاطین تہو کیا آئینہ عبرت لال قلعہ ہر دہلی کے کسی بڑے بادشاہ اخیر عمر کی جب سفر سفر کی ایک نیت دردناک سفر کو اشارہ کیے ہیں جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حشر شکیلی ہے



استعار بسیار در میان حمیدیم و سید نعیم از دیکم و اسباب بلند بر شستیم و ترکان گراں بہا ہونیم  
 کریم بہ نشاط آخر چون قلمت ماہ نو خدیم۔ یہ بھی نہی کیا خوب کہا ہے کہ ابھی تو میسے ہو ہام  
 بار ہے تو غم والہم کو ہا سی جگہ پر تو بس ہے تہہ بلکشان رہنم کو پیر لیے سچ کہ پیر نہ جا گئے تھکے  
 ہم انکو جگا جگا کئے و اہل نکات نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام بتائیں  
 فرشتوں کا سجد کیا۔ نو پروردگار کے اسماء و ذات و صفات کا بتا کر سچ کو پہنچا دیا اور حضرت خضر علیہ السلام  
 کو علم فرست اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت کے ساتھ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صحبت انبیا و انبیاء دے تو کیا لہجہ۔ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
 قَالَتْ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَ  
 الصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ترجمہ جسے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ ان  
 لوگوں کے ساتھ رہے گا کہ جن لوگوں خدا نے انعام کیا اور وہ انبیا اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں  
 اور یہ سچ رفیق ہیں۔ رفاقت ان لوگوں کی جہاں مل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ  
 کا ہوگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً طَوْلاً لَا تُبَعِّضُوا أَحْطَا  
 الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ترجمہ ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پور پور اور  
 کو قدم قدم پہلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے، تفسیر خداوند تبارک و تعالیٰ اس آیت میں کل مومنوں کو  
 کر رہا ہے اور سب کو سوار ہا کر دے گی اچھی نہیں مٹی کیسی ظاہر اچھا اور باطن بُرا ہے اور کیسی باطن اچھا ہے  
 ظاہر بُرا ہے اسکے معنی الفا کی نہیں ہمار رسول کی خدمت میں پور پورے مومن کے حاضر ہونے کے حکم کے آگے  
 اُن نکرہ اسکا حکم یہ حکم ہے اسکی امتیازی اٹکا ہے اسکا خوش کرنا میر خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان  
 جنت و دوزخ کا مینوں اور مالک سب کا محمد ہے۔ ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجاہدو اہل حضرت کی  
 زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا شری آپ کے ساتھ ہوگا کیا میں جنت میں بھی آپ کو ساتھ  
 رہوں گا۔ فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتھ  
 ہوگا۔ اگر تو نے جب کو دل چاہا مانا اور جب کو نہ چاہا مانا یہ پیروی میری نہیں۔ بچے رہا پیروی شیطان



سے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے حکایت بروایت حسن بھرتی روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علیؑ سے کہ ایک بار قوم بنی اسرائیل میں سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں ہی آرزو رہی کہ پلید سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ اُسے پوچھا کہ میری عمر کتنی رہی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر کو دیکھ کہ کچھ بڑا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی باقی ہے کہ دنیا کے عشرت کرے چاہیں پہر تو بھر لو گلی یہ خیال کر کے اُسی شب شراب پیکر باروہ حلہ کا ہی ایک ٹاف کے کوٹے پر بیٹھا وہیں مر گیا۔ دو سو برس کی عبادت ایک دم میں برباد ہو گئی پل سی پر خیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیا دشمن ہے کہ اس عابد کو ایک سو برس میں تباہ کر دیا۔ ایسے ہی ہم تم کو بھی تو اُسے فریب دیکھا ہے۔ ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن حدیث کا اتباع کر کے ملا بنا ہے یہ محض سو سوہ شیطانی ہے پھر کیف اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سداوریں مگر کچھ خیال نہیں۔ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ باجلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دنیا دار عامل قرآن حدیث موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب مولانا ابوالقاسم امجدی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین صاحب بہادر جدار المہام ریاست رامپور۔ جنرل صاحب جناب فخر الدولہ بہادر رئیس ہارو کے ماموں ہیں آپ بڑی شان و شوکت آدمی ہیں وزیر بڑے مدبّر ہیں آپ کے استقلال اور بیدار مغزئی کی تعریف نہیں ہو سکتی چنانچہ کہ ہزار ہا مشکلات اور پیچیدگیاں سدھار ہوئیں لیکن آفرین ہے اُس شیر مرد پر کہ تیری پرہیزگار نہیں بلکہ انتظام عہدہ روز بروز ترقی پذیر رہی ہوتا گیا آفرین بادہرین بہت مخلص تو عہد آپ بڑے دنیا دار۔ پابند صوم و صلوة۔ بڑے فیاض۔ باوقار حیرت شرم۔ متواضع۔ شریف نواز۔ سکین پرور عادل۔ انکھ میں جیسا شرم۔ بہت ہی خداترس۔ شریف اور عاجز بندوں کی بڑی فرخ دلی سے مسکون ہوتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کا آپ کو بہت خیال ہے انکھوں میں ہی رونق اسلام ہے فقیر بھی خلی

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکر ادا کرنا ہے شکر یہ طہر اللہ قلبک فی قلوبک لایا و ذکی عکاک فی  
 عمل الاختیار العرض سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان کو کمال حکام سے خبر دے رہا ہے ارشاد  
 فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قریب من اللہ عز وجل من الثامن من الجنۃ و یقید من اللہ کے  
 واہد واعظ کس عمل کی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے جس طبیعت سماع کو ایک حدت  
 حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب بطور ضبط ہے ایک مجاہد دوسرے جملہ سے زنجیر کے طور  
 کی طرح مربوط اور سلسلہ گویا ایک سر کی دلیل کے مطابق دل پر ذرا ہی تھکا ہٹیل چٹا خیال تو کوا انجی  
 تریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ کے  
 قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ قریب من اللہ کے  
 طہر بلیلو۔ ایک طرز معنی یہ بھی سنی خدا کو بہا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیار ہے دوزخ کو کیا  
 کام حدیث فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک خست کا ہے وہ دخت بہشت میں سے شامیں  
 اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں لگی۔ جو عی ہوگا شامیں اس خست کی میدان محشر سے لگو  
 پھر کر جنت میں بجا و نیکی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ نخل ہی ایک خست ہو کر جنت میں دوزخ میں  
 اور شامیں اسکی میدان محشر میں لگی جس نخل کو چاہیگی پھر کر دوزخ میں بجا و نیکی فرمایا حضرت نے  
 الجنۃ کذا لا یحییٰ یعنی جنت کھجیوں کا ہے حکایت حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر  
 عند ربہ ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ برس شجر مر گیا ہو  
 عرض کیا چار سو برس ہو یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان پا کا فر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا تو مسلمان ہوا  
 اسی حال میں موت لگی۔ اب بیان لایا چار سو برس تک زندہ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب  
 باری میں من کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہی تھا برکت سخاوت یہ مرتبہ اسکو دیا۔ ائی لا  
 اخصیج اکر امن بحسن عملہ یعنی ہم کیسا اچھا عمل ضائع نہیں کرتے ہیں حدیث فرمایا  
 حضرت نے السنۃ اھل الاشیان۔ سخاوت اصل بیان فقیر کہتا ہے کہ دنیا میں سے بہتر  
 اللہ اور رسول کے نزدیک کی عمل نہیں۔ حضرت فرمایا ائت میری بہشت میں داخل نہو گی بہت تانا  
 بلکہ اسکا کمالی حدیثی ہو چکی ہے

پڑتے اور روزہ رکھتے بلکہ داخل ہوگی بکرت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی  
جود و بڑی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں ہی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس بارغیر  
یہی ایسے سخی حجازی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں جن حضرت کی زبان پر تھیں اور چنانچہ حضرت علیہما السلام  
مدوح الاقاب بدر الصلحا عند لیب گلستان دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال  
حاتم کرم سکندر دوراں رسم صفت نوشیرواں زمان نواب ممتاز علی خاں صاحب  
بہادر الخاٹب بھٹی بھلال لدوہ مستقل جنگ رئیس ووجانہ دامن اقبال جو جو خیاں اللہ  
تعالیٰ نے ذات باریکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا آپ کی رخصت شان کے آگے بلند  
آسمان بہت اور ذلوت و شہمت کے سامنے قارون تگدست ہی سخاوت حاتمہ شجاعت نثار  
نواب صوف کی تمام عالم میں چھوڑ آپ کے خصال کرم سے کوئی ہی فرو بشہر بچا ہو گا۔ آپ بڑے  
فیاض۔ بادل سخی ہیں۔ اگر خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپ کی سخاوت اور بلند جو صعلگی  
نے قصہ حاتم جہان کی دل سے پہلا دیا۔ واسن خلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب  
کی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کردار آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ نے ہزار بارغیر  
کو فیض ہے آپکا بوابتی رونق اسلام ہے فقیر ہی نواب مدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر  
طہم اللہ قلبک فی قلوبنا بزار و ذکی عملاک فی عمل الاختیار۔ حضرت سید ظہور الحسن  
صاحب صاحب اختصاص حضور نواب مدوح۔ آپ مندی سید ہیں۔ بڑے بلندبار۔ نہایت  
خلیق۔ بڑا زود عمدہ۔ وہ کہے سچے جوان صالح۔ ہر بار بار۔ علمائے قدردان۔ کلمہ خیر سے یاد کرنا والے  
متواضع۔ شریف نواز۔ یار و تادی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید  
احمد خاں صاحب علی گاہ کے حقیقی ماسول چوتھے ہیں آپکا دم ہی بسا غنیمت ہے فقیر ہی آپکا تہ دل  
سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر طہم اللہ قلبک فی قلوبنا بزار و ذکی عملاک فی عمل الاختیار۔

صاحب صاحب! اختصاص حضور ابجد - آپ مندی سید ہیں۔ بڑے بلندبار۔ نہایت خلیق۔ بڑا دعوہ۔ وعدہ کئے جو ان صالح۔ برادر بار۔ علمائے تقدیر ان۔ کلمہ خیر سے یاد کرنے والے متواضع۔ شریف نواز۔ یاروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں ایک خانہ ان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خاں صاحب علیہ السلام کے حقیقی ماسول جوتے ہیں ایک آدمی ہیں اس غنیمت ہے فقیر ہی آپ کا تہ دل سے شکر۔ اور انا شکر مر حکم اللہ علیک فی قلبہ اے بڑا روز کی اعلیٰ فی عمل الہی خیر۔

فضائل قرصہ از قرآن حدیث

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا عَصَا إِبْرَاهِيمَ فَأَتَاهُمُ الْيُسُفُّ فَجَاؤُهُمْ يَخْشَوْنَ اللَّهَ يَخْشَوْنَ الْعَذَابَ وَهُمْ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَفِظَ اللَّهُ لَكُمُ الْكُرْهُ الْكَبِيرُ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ إِذْ قَالَ لِلَّهِ رَبِّي عَبْدٌ مُنِيبٌ خَشِيَ رَبَّهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَقْدَرُ وَكَانَ أَبُوهُمَا كَاذِبًا وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ حَنِيفًا أَلَمْ يُجِئْهُمُ الْغُفْلُ الْغَاسِقُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ يُضِلُّونَ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ حَنِيفًا أَلَمْ يُجِئْهُمُ الْغُفْلُ الْغَاسِقُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ يُضِلُّونَ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ حَنِيفًا أَلَمْ يُجِئْهُمُ الْغُفْلُ الْغَاسِقُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ يُضِلُّونَ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

گفتہ ہو کہ اگر قرض کسی سے ہو اللہ کو قرض حسد نہ لگا پھر اگر خدا کو لگا کر گئے بہت بڑا کر دیوے قرض  
 سبحان اللہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی راہ میں صرف کر نیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دے رہا جو بیان  
 باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض سے اور اس کا عوض نہ لیا و آخرت میں شمار لے فقیر کہتا ہے کہ خدا  
 تعالیٰ قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کر نیکیو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے غرض اللہ  
 کو اس حمایت غبار کی منظور تھی کہ جو انکو دیکھا اسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس ماز میں یہ کار خیر کا فور  
 ہوئے چلا جاتا ہے اسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل کو گو گو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہی بڑا توشعہ آخرت  
 ہے ایلے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں حدیث میں آیا ہے کہ ایک  
 روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں شریف لیگئے حضور کا گذر ایک تیلی کے  
 گھر پر ہوا۔ آپ ہاں ٹہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ نے آواز دی۔ گھر میں  
 کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور شریف رکھتے ہیں ایک کتہ آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے۔  
 عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا میں صلوٰۃ  
 اپنے فرمایا سو اسکے تم کو اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک رطلق آسمان دیکھتا ہوں یہ  
 عمل صوم و صلوٰۃ کا نہیں بلکہ ہوں یہ عمل قرض حسد معلوم ہوتا ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں  
 ایک قرض حسد ذکر کہا ہے۔ ان عرض جب حضور واپس شریف لگے آپ نے اُس نور کو اسکے گھر پر نہ پایا  
 حضور نے اُس عورت کو طلب کر کے فرمایا اسے عورت وہ لوڑا میں نہیں دیکھتا ہوں اُس نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ میں نے اُس قرضہ کو اللہ کی واسطے بخش دیا تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوڑا ب تیری قبر میں چلا گیا  
 تیرے لئے وہی جلیس انس کا فی ہو گا سبحان اللہ یہ لوگ کیا دیندار تھے کہ اپنی جان مال اللہ کے  
 راستہ میں قربان کرتے تھے۔ احمد عند فی زمانہ میں ہی اللہ کے بندے ایسے پیدا ہو جو دین کے جان مال انکا اللہ  
 کے راستہ میں فدا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب الصلحار رحیم بخش نصاب صاحب نے جو طر  
 نمبر موضع کھڑو کو تحصیل نور ضلع پنجو علاقہ ریاست پٹنالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات  
 بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم

صلوۃ - سخی - غیاض - متواضع - حیر چشم - شریف نواز - ساجد - پرہیزگار - خدا ترس - اخلاق میں بہترین  
 خلق لکھوں تو یہ ہے - سروت میں سروت مجسم لکھوں تو یہ ہے - ہر کوہ پہاڑ کو لطف و کرم کا پتہ  
 اعلیٰ و دین کے پڑے قدروان میں - سچ تو یہ ہے کہ سیوں کا ہونانی زمانہ بے غنیمت ہے فقیر میری  
 خالص مومنو کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ **لَھُمَّ اللّٰھُ قَلْبَکَ فِی قَلْبِکَ لَکَ اَبْرَارٌ وَ ذِکَی عَمَلَاتٌ**  
**فِی عَمَلِ الْاِخْتِیَارِ** سبحان اللہ اللہ کے نام دنیا ہی کیا عمدہ ہے - حکایت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب  
 دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیر زبیا پیش ہوئے کیا اور عرض کیا کہ میری سرگزشت سُننے کے قابل ہے  
 حضرت میری عقل کام نہیں کرتی عزیز ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں - آپ کی خدمت میں سنے لگا  
 ہوں - کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں - میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا - ایک غریب کاری کے  
 باعث تنگی سے گزرنے لگی - ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلتا تلاش محاش کروں - سرمایہ کم رہ گیا تھا  
 اوپر پورہ کچلا - اُسائے راہ میں ریوڑی آئی جس سرگرمی میں چنڈ ہساریاں اور دو ایک جیال  
 رہتی تھیں - میں نے میں نے ۱ - گھوڑا باندھ کر خاموش چار پائی پر جا بیٹھا - چونکہ خرچ پاش تھا - اسلئے  
 خلاف دستور ساfran حیران مٹھا تھا اتنے میں ایک سی آئی اور کہنے لگی - سیاں سیاں فر کس فکر میں  
 ہو کھائے کا سامان کیوں نہیں کرتے - میں نے کہا ابھی تہکا ہوا آیا ہوں ذرا ستالوں تو  
 کچھ نیند و بست کروں - وہ چلی گئی - ذرا دیر بعد پہرائی - اور کہا اب کیا دیر ہے میں نے پہری جواب دیا  
 تیزی سے پہرائی ہوئی یہ کیا بات ہے گھوڑا مایا ہے اور تنکو کچھ فکر نہیں - ناچار جواب دہی میں نے سچ  
 سچ کہہ دی کہ کوری گرو میں نہیں ہی اب گھوڑا یا ہتھیار چاہوں تو تو کوری کیسے کرے گا اور یہ نہ کہ  
 تو خرچ کہاں لاؤں وہ چکی چلی گئی - اور میں پیہ لاکر تیرے حوالے کے کہ میں نے پیہ پیہ چرہ کا ٹکڑا اپنے گھڑ  
 وں کے لئے بیچ کوئے ہے اگرچہ اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تنکو خدا سے تو دیدنیا و زمین کا  
 غرض میں وہ پیہ خرچ کر لیا ہوا اوپر پہنچا - وہاں پر چلتے ہی معقول نہ کری ملکٹی کچھ ایسا افضل خدا  
 کا ہوا کہ ہونے دنوں میں میں امیر کبیر ہو گیا - گھر سے ملے آیا کہ لڑکا جو ان ہوا بیٹی و ابھی تعاضا  
 کرتے میں جلد انگریز دی کا سامان کرو میں راج سے رخصت لیکر بڑے امیر بننا شہ سے چلا پہری

میں اسی سر میں اگر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی آدمی یہاں ہے جلد اسے  
 پاس گیا اسی سنائی وہ سننے ہی لیس کے جاں بحق ہو گئی تھمیر تکلفین کی اپنے ہاتھ سے اسکو قبر میں لے آؤں گے  
 چلے آئے جب نے ہی ات گدزی تب خیال آیا کہ ہنڈوی یا پنچنر کی حبیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی چنانچہ  
 کرتے کرتے یہاں دہن میں گدزی کہ ضرور قبر میں ہی چار پائی ہے اُٹھ قبرستان پہنچا قبر کھودی کیا دیکھتا  
 کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فرزا اور  
 دلکش باغ نظر آیا اُس میں ایک مکان عالیشان فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت  
 حسین و جمیل بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ اُٹا۔ یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہ کوئی مجھے روکے  
 تو کچھ چپک کر قدم بٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُن میں سے ایک  
 کو میرے پاس بھجا وہ بلا کر نکلوا کر گیا وہ عورت دیکھتی ہے کہتی ہے کہ کیا تھکاتے ہو مجھ کو نہیں چھپانا۔ کہا نہیں  
 کہا ہی میں بتی وہی ہو جسے نکودن و پیر فرض حسنہ دے تھے آج اسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجھ کو عطا فرمایا  
 ہے اور اللہ نے مجھے بخشہ یا کر اسے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر  
 عمل کیا۔ اب اسے کیا باز پرس کروں شعرا سے فضل کرنے نہیں لگتی بار و ہوا میں سے مایوس ہو کر  
 کہا میاں نصیب یا آپ کی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دین کرو جلد چلے جاؤ یہاں رون عمل کے ثمر  
 مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ اندر آیا نکلی سیر نہ کروں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی سنگ  
 اور بیت پڑی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاِذَا رَاٰکَیْتَ تَرٰکَیْتَ نَعِیْمًا وَاَمَّا کَیْنَ  
 مَرْحُوْمٌ رَجَبٌ یٰکَیْکَ تَوْبِرُوْکَیْکَ اَوْتَمَنَتْ اور بادشاہت بڑی۔ میاں نصیب جلالت کی اللہ نے شان فرمایا  
 پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں نیا کے اندر گیا سے کیا ہو گیا ہو گا بس تم جاؤ خیر میں سے کہنے کو  
 چلا آیا یا مولانا شاہ ضامن شاید کوئی تین گہری کاغذ لگا ہو گا قبر کے باہر نکلا دیکھتا ہوں قیامت  
 کا رنگ ہی اُس پر نہ دیکھ نہ وہ سر نہ وہ آدمی نہ وہ بتی سر کی جگہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال  
 پوچھتا ہوں وہ مجھ کو دیوانہ بناتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی امر اور کون امیر ہے اے  
 ہم نفس پوچھو عرش کی کہاں سر؟ ہم میں سے فراد جہاں کا و اسرار آج تک آدمی نے کہا کہ چلو میں  
 اس کا ہونے کی بظاہر جہڑی ہو چکی ہے

تھو ایک بزرگ کے پاس لیجوں شاید ان سے کچھ بتا لگے وہ بڑا مسکرا کر آوی تھا۔ میرا حال سنا کر اس نے  
 بحرِ نظر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کہہ دوں گا مگر یہ یاد ہے میرے پردہ افرا یا کرتے تھے کہ اگلے  
 زمانہ میں میں صرف ایک سرگاہی اور پھل ایک کسی آباد تھی ایک لیرنگر شہر اور اس کی گاؤں گھنڑ  
 کیا مگر آوی رات کو وہی غائب ہو گیا کچھ تیار لگا ہوا ہی اس کے روپٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی  
 تین سو برس کا عرصہ گزر ہوا گا۔ میں نے حال بیان کیا کہ وہ زمین میں ہوں میں نے قبریں یہ کیفیت  
 کہی۔ لوگ حیرت کرنے لگے۔ اب جبکہ کچھ خط سامو گیا نہ گھر ہے نہ درجے کہاں جاؤں اور اس کی  
 کو کیا کروں۔ ناہم بنے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک کھڑی یہاں کی ایک صدی ہوئی ہے اب اللہ  
 کو جانے جاوے عمر و اہی میں گذر دو فقیر کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے سے اس میں  
 وہ اثر کیا ہے کہ اس صلیت کو کامل سوخت ہی ہو جو وہیں تضرع جسے تو کیا چیز ہے اٹکا جان مال  
 اور کیوں طے ہو جو چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحی اور صاحب خلق محمدی تاج شریعت  
 احمد علی فضل الکرام اشرف العظام ملک شیر فرشتہ صورت خان بہادر حافظ محمد علی لکھنوی  
 صاحب بنی قسیم میرٹھ جو جو بنیاں اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات میں عطا فرمائی ہیں میں  
 بیان نہیں کر سکتا۔ آپ نہایت متقی۔ اور دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ فیاض۔ سخی۔ باذل۔ متشع  
 حیرتہ۔ حافظ قرآن۔ متواضع۔ مخیر باخیر۔ سکس پرور۔ دستگیر کیاں۔ شریف نواز۔ علماء  
 فقرا کے بڑے قدر دان۔ اپنی سخاوت اور بلند ہوشی نے قصہ خاتم جہان کے دل سے جلا دیا دامن  
 اخلاق ایک بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ان کی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کردار کے  
 لطف و کرم کا ماحل ان کی ذات سے ہزار بار بگو فیض ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے  
 فقیر ہی خان بہادر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ فکرتک فی قلوب کلابہ  
 وَذَلَّی عَمَلَتْ فِی عَمَلِ الْاَخْبَادِ رِیس صاحب صوف کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا صالح  
 اور امیں دیانت لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے زبدہ فقہائے جہان صلیح زماں  
 اعرف العرفا افضل الفضلہ تو نگہ صورت و رویش شہرت انسان پیکر فرشتہ صفت



مفسر نے بدل فقیر کے متل تحقق مسائل دین میں حضرت مولانا مولوی محمد سمیع صاحب  
 - صنف انوار ساطعہ جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں کیا  
 یہ صاحب عالم باعمل - ممبر انجمن مولیٰ بحسب عشاق رسول اللہ - اعلیٰ درجہ کو مصنف - حدیث و تفسیر فقیر  
 کہاں کہتے ہیں - زہد و تقویٰ بدرجہ غایت ہے - دیانتدار تہمتی - امین - خداترس - متین - کم گو -  
 متواضع - بامروت آدمی ہیں - اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خیر الناس من  
 یفصح الناس - کلمہ خیر کہنے سے روک دینا نہیں کرتے - اخلاق بدرجہ غایت - سچ تو یہ ہے ایسوی کا  
 ہونا نیت اسلام - آپ کا دم ربانیت ہے فقیر ہی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا  
 کرتا ہے شکریہ طہم اللہ تبارک فی قلوبہ لکلا بکلا و ذکرک عکاک فی عمل لا خیار -

### فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لئے خدا سے لایا ایک سے ایک عمدہ لایا  
 نماز لایا تو ایسی لایا کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا سجا نہ کور ہیں -  
 مختصر طور پر فقیر ہی کوچہ فضائل بیان کرتا ہے - اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز  
 کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال ببارا ہی میں ضرر  
 کر سکتے ہیں فقیر کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں  
 ملے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت  
 جنید رحمہ اللہ ایک ور سب میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص لایا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہری میں  
 کام کرتا رہا یا جنگل میں تہی تیر تجتبا ہے اپنے حال پوچھا اسے عرض کیا کہ چند اٹھا فضل مقام پر جنگل کے  
 اندر راگ رنگ میں مہر و اور و شراب سے سرست ہیں پائیدم تہا کھڑے ہو کر اور نہ لیں کہ جنگل کی  
 راہ لی قریب پہنچے تو وہ لوگ پہاگنے لگے فرمایا ہاگو مت میں ہی تہا رہم شرب ہوں اسی آیا مول  
 وہ لوگ جمع ہو کر میٹھی گئے اپنے فرمایا کہ ہمارا سطلے ہی تو لاؤ شہر ہنری میں نہیں کیا ہوں آج تمہارا حال  
 پوشیدہ طور پر یہاں آیا ہوں کہ اراں ہم شرب میں چلے پویں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو معلوم  
 ہوتا



ہوتا تو ہمیشہ آپ کو بلا کرتے اس وقت کچھ ہی شراب باقی نہیں رہا تو شہر سے منگانی جاتا  
آئے فرمایا کہ تم کو کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ شراب خود بخود آجایا کرے وہ بولے اوصاف کہ کمال تو ہم  
میں نہیں ہے فرمایا کہ او میں ایک ایسی بات سکھلا دو کہ شراب خود آجائے یہ نہ کہ ایک نہ اور یہ خود  
مشتاق چو کہ یہ کمال تو ضرور تیرا دیکھے کہا اچھا اول نہا و پہر کپڑے پہن کر میرے پاس آئی وہ سب  
غسل کیا اور کپڑے بدل کر آجود ہوئے آپ کو وضو کرتے تھے اور فرما تے تھے کہ اے ابا ہند  
کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ ائمہ العین اور تبع تابعین بعد و نحوہ آپ نے فرمایا کہ تم  
سب کو کتہ نمازیہ ہو جب نصف باندھ کر نماز میں مشغول ہو تو اپنے سر پر نہ ہو کر دست بردار و عباد  
خواب باری میں تھاؤ کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں نہ کو کھڑا کرو یا یا اللہ میرے  
مہمان ہیں اور تیرے دسترخوان پر حاضر ہیں تو نہان کی سسکو نہ سرم ہوتی تھے اور تو تو میرا ہی  
مہمان نواز ہے تیری غفور الرحیم کی بہت ہی دہم ہا اب تجھ کو اختیار ہے افضل بن کشاکش و  
چھکدنی من کشاکش ترجمہ کر اے کرنا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہایت کرنا ہے جسکو چاہتا ہے۔  
کہا ہے اکیلی عالم کے حقیقین میں مقبول ہوئی کہ انکی زبان پر تھا قیام میں جاری ہو گیا اٹال الی  
وینا منقلبون ترجمہ تحقیق ہم اپنے رب کی طرف پہنچا ہوا ہے انا اظلمح ان فیض لدا اننا  
خطایا مانا ان کما اول المؤمنین ترجمہ تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ غنیمت واسطے ہمارے روزگار  
ہمارا گناہ ہمارا اسوئے کہ جو ہم اول ایمان ملا ہوا ہے سبحان اللہ کیا مہمان نوازی فرمائی کہ  
کو حالت قیام میں بل اللہ اور کاملین کو حضرت حمید حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور اکیلی  
ذات سے بہت کچھ فیض ہوا فقیر کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے جو مختصر ساحل نماز کا عرض کیا  
گیا ہے اور اگے صحابہ اور کاملین کی عبادہ میں فنا اور تمام عاشقانہ بہت بنا کر ادب ساتھ جناب  
کبریا میں جانا بیان ہے۔ الحمد للہ فی زمانہ اللہ کے بندے باوجود اعلیٰ و جلال اور عہدہ  
جلیل القدر کے امر صالحین میں ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں  
رہتے ہیں جناب باری میں نہایت بخور و نثار سے گریہ و زاری کرتے ہیں چنانچہ حضرت علیؓ  
کے آداب لفظ رحمتی ہوتا ہے

بدر الصلیٰ ابراہیم حسن صاحب صاحب بدر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال فی کلکٹر ضلع مظفر  
جو جو خیریاں اللہ تعالیٰ نے ذات ابرکات عنایت فرمائی ہیں انکا بیان شوارے۔ آپ نہایت پابند  
صلوۃ متقی سخدارتیں سعادوں متواضع۔ جیانتدار متین۔ کم گو۔ اعلیٰ درجہ کے فیاض۔ بڑے  
صاحبِ حق و اس خلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ۔ آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ عنایت ہے۔ شریف نواز ہر  
ادب و اعلیٰ کی طرف نظر صلاح ہے۔ علمدار و فقرا کے آپ بڑے قد وال ہیں۔ آپکا دھرم نہایت سچا ہے  
بروق اسلام۔ فقیر ہی میں مدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ کھڑا اللہ تعالیٰ  
فی قلوب لا یبار و ذکی عجل الاختیار۔ حضرت عالیجناب علی نقاب بدر الصلیٰ  
مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب الہند سید ابو علی جبار میں اعظم فرید آباد۔ جو جو  
خیریاں اللہ تبارک تعالیٰ نے ذات ابرکات عنایت فرمائی ہیں جیسا انکا بیان ہو سکتا۔ آپ سید  
سندی اعلیٰ درجہ کے بزرگ ہیں۔ بڑے دریا دل۔ فیاض مسکین پرور۔ سخی۔ آنکھ میں حیا و شرم ہے  
پابند صوم و صلوۃ متقی۔ عابد۔ متراض۔ کل سادات عظام فرید آباد کی مال سحر و مقصد رئیس ہیں  
کو یا فرید آباد کی آپ عزت ہیں بزرگ ہیں۔ اس خلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہر مہر کہ و مہر آپ کے  
لطیف و کریم کا علاج اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی زینت اسلام ہے فقیر ہی میں مدوح کا دل شکرت  
ادا کرتا ہے شکریہ تمہیں اللہ قلوب لا یبار و ذکی عجل الاختیار۔ بہا نیو  
روسا کا وندری میں حال ادیب اللہ اور رسول کا خوف۔ و اگر حال سکے ایک و مشک کی بی پر احکام  
سے غافل۔ فاعتبہ فی الالہاب۔ گویا دنیا کی لاکھوں نعمیں و بیشا خیریاں اسکو اسکی رحمت حاصل  
ہو جائیں مگر تاہم اگر خیر نیابہ اس سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ زکیہ جام اکر و زہم نہ ہو  
ہے۔ یہ خاک گہری میں و لا۔ ہمارے کہ وہ حالات جو تین بن جالین بن جالین نے تین جان سے بھرنا  
ہیں انہیں پال سفید ہونے لگے اور چہرہ کی تانگی میں ق آنے لگا آنکھ کان ہی جواب دینے لگے سب کیل  
پر دھیسے ہوئے طبیعت پر کاروبار معطل ہو گئی ایک ن بلبہ سامیہ گیا سب عیش و آرام  
خواب خیال ہو کر سب نعمتیں جاتی ہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعماد اور طرح کی نعمت

نہونی تو کچھ ہی ہوا نتیجہ عبرت فقیر کہتا ہے کہ اس قیصریات میں اللہ اور رسول کو خوش  
 کرو چنڈ روز کے عیش آرام پر کہ جو فنا ہوئی اول نگاہ دنیا میں بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر  
 دراز دیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پہر آنا نہیں شعر رخصت و باغبان کہ ذرا دیکھ  
 لیں چین و جاتے ہیں ہاں جہاں پہر آیا نہ جائیگا

## ترک صلوٰۃ و مشرک بن جاتا ہے

کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ جَاءَهُ أَوْ قَائِمٌ كَرِهَ دُعَاءُ  
 سَتَ هُوَ جَاوِشَرُ كَوَلٍ فَامْرَأَةٌ مَعَهُ تَرْكُ نَازِ كَ كَذَائِ تَقْسِيرُ حَسْبِي لَيْسَ بِهِيَ نَاجِيَةٌ وَرَدِي ه  
 مَشْرُكُونَ مِلَّ اَعْلَى اَوِ هِيَ هِ مَفَادُ كَلَامِ شَاهِ عَبْدِغُزِي زِدْ هَلَوِي كَا تَحْتِ اَيْتِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ لِيُضَيِّحَ  
 اَيْتَانِ كُ كَ اَوْ حَيْثُ مِيسَ كَ فَرَقِ دَرَمِيَانِ بِنْدَه اَوِ دَرَمِيَانِ كَهْرُ اِيْمَانِ كَسَ نَازِ هِ اَيْسَ قِيَّتِ  
 جِيُو زَا نَازِ كُو لَيْسَ حَقِيقُ كَ اُسْنَه تَرْكُ كِيَا حَرْثِ قِيَامَتِ كُو رُزْ طَا لَكِ شُكْرُ كَرَنِي كَ كَهْدَا لَحَا كُو مَلَا كُو  
 كِي خَلَقَتْ مِيزْنِ مِيسَ بِيَا كِيَا مِيسَانِ شُكْرُ كَرَنِي كَ كَهَا كُو يَهُودِي زَبْنِيَا يَهُودِي كَسَنِي كَ كَسَمِ نَظَرَانِي نَهِسَ كُو  
 نَظَرَانِي شُكْرُ كَرَنِي كَ كَسَمِ مَجُوسِي نَهِسَ كُو مَجُوسِي شُكْرُ كَرَنِي كَ كَا فَرَنْدِي كَ كَا فَرَنْدِي كَرَنِي كَ كَسَمِ مَنَافِقِ نَهِسَ كُو  
 مَنَافِقِ شُكْرُ كَرَنِي كَ كَسَمِ حَارِ مَنَافِقِ حَارِ شُكْرُ كَرَنِي كَ كَسَمِ حَيَوَانَاتِ مَنَافِقِ تَهِي كُو رُوَا دُو كَدَ هِ  
 وَكَبُرِي كُ كَ وَكَبُرِي كُ كَ سُو كَرِي كَ كَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَارِكِ الصَّلَاةِ تَوْنِي مِيسَ اَيْعَلُومِ مِيسَ اَرْكَالِ الصَّلَاةِ هِ  
 بَدَرْ كُو كِي مَخْلُوقِ دِيَا مِيسَ نَهِسَ شَرِطِيَا لِهَرَامِ تَبَهْتَرِ زَبَنِي نَازِ كُو كُسِيْدَه اَيْشِلِ اَدَمِ وَاِيسَ  
 مِيسَ حَقِ كَرُوْدَه حَرْثِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذِكْرَ الصَّلَاةِ  
 يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظُ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَاَمَّا هَٰؤُلَاءِ بَنَاتُ اَيُّوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَمْ يَحَافِظْ  
 عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَاَمَّا هَٰؤُلَاءِ فَالْجَنَّةُ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ قَادُوْنَ وَفَرَعُوْنَ وَا  
 هَٰؤُلَاءِ ابْنُ بَنِ خَلْفِ تَرْجَمَه اَيْتِ هِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَ كَقُلِ كِي نَبِيْخِرُ اَصْلَه اَللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَهِي كَ  
 اَنُوهِي ذَكَرِ كِيَا نَازِ كَا اِيَكِ نِ پَرِ فَرِيَا كِ حَسْبِ مَحَافِظَتِ كِي نَازِ پَرِ مِيسَ كِي وَهَا كَ لَعْنَةُ دِيَا قِيَامَتِ كِي  
 رُوْشَنِي اَوِ دَلِيْلِ اِيْمَانِ كِي اَوِ مَخْلُصِي اَلَكِ سَه اَوِ مَحَافِظَتِ نَكِي اُسِيْرِ نَهْ كُو اَهَا كُو لَعْنَةُ رُوْشَنِي اَدَ -

دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کو ساتھ قارون اور فرعون امان اور  
 ابی بن کفائد اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر ناک الصلوٰۃ اعلیٰ درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت  
 کو روزِ اعظم کے کافروں کے ساتھ نہوتاں گئے عجیب حدیث میں مذکور ہے کہ جب غافل کو پرانا  
 سے اُسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور جب غافل کیا نماز سے اُسکے ملک سلطنت نے  
 سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جب غافل کیا نماز سے اُسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف  
 کے ہوگا اور جب غافل کیا نماز سے اُسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہمارا ساتھ ہوگا۔

**حکایت لطیف** ایک شخص ملی میں ارد ہو کر لب دریا سے بہت بولتے تھے حضرت  
 مولانا شاہ عبدالغفری صاحب انکی باتیں شریف لگنے لگیں۔ اُس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور  
 حال اپنا اُٹھ پر بیان کیا کہ ہم دو شخص علیٰ درجہ کے ہیں آپس میں بہت محبت رکھتے تھے بہت  
 لمحوں کی سیر کی ایک فحشو میرا ہو گیا اور قضا کی ہم انکو دفن کرنے لگے ایک کنار پانسو روپے  
 کی قیمت کا میری کمز میں تھا وہ کالہ قبر میں رکھ دیا اور میں بھول گیا جب مٹی چلے آئے تو وہ  
 جھلویا آیا ہوا افسوس کیل رات کو وقت میں جا کر قبر کھودی تو دیکھا کنار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ  
 قبر میں پہنچ حیران ہوا ایک کپڑی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دست سیر کیٹھے ملی اور  
 کلام مجید پڑھتے ہیں مجھ کو دیکھ کر بہت خوش ہو گیا کیا عہد باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا تھا  
 بعید رہو بچاؤ مان کیا دیکھتا ہوں کہ اتنی مکان لوگوں کو پکڑ کر اُنہیں ڈالتے ہیں بہت حیرت سے  
 غائب دیتے ہیں ایک شخص نے یہ بات سنا کر پکارا کہ اب اسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نکلیو  
 نہیں جتنا تونے حضرت علیؑ علیہ السلام کی فرمانی لی ہم تجھ کو عذاب ننگا اس حد میں ہی شخصیت شدہ ظاہر  
 کرتے کرتے وہاں پر پہنچا کہا یہ ہم نہیں ہیں یہ ہم سر نیلے تھو اختیار سے اب تو میری ملاقات  
 کو آئے ہیں بڑی شکل سے انہوں نے مجھ کو چہرہ ایسا جب دشت مزاج پر آگئی سب کچھ چھوڑ کر فقیر  
 ہو گیا ہوں آخرت کا فکر بہت دانگیر ہے کوئی اچھا نہیں لگتا۔ وہی عذاب آنکھوں کے سامنے  
 شاہ صاحب آپ مجھ کو نماز سکھا۔ کہا ہے کہ شاہ صاحب کو ساتھ لے آئے اور نماز سکھائی وہ شخص

تائید عمر حضرت میں حاضر ہے انکو کسی نے ہنسنے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے فقیر کہتا ہے کہ اس حکایت کے پڑھنے والوں اور سننے والوں اور سنانی والوں کو عبرت ہو۔

### بے دلی سے نماز پڑھنا بہت بُرا ہے

لما قال اللہ تعالیٰ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ترجمہ میں ہے اُن نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں حدیث عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسؤ الناس سرفۃ النبی یسرف من صلوٰۃ قالوا یا رسول اللہ وكيف یسرف من صلوٰۃ قال لا یتیم ذکوعہا ولا یسجودہا وخشوعہا رواہ احمد ورواہ ابو العلی والبیہقی ورواہ ابی یوسف عن ابی سعید مرثعاً قال الغزیری اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ ترجمہ میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بُرا لوگوں کی چوری میں وہ شخص ہے کہ سواری کرتا ہے اپنی نماز سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اُسکا اور نہ سجدہ و خشوع اُسکا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نہ کرنا رکوع و سجود و خشوع کا نماز میں حساب کہ اس میں ہرج اور معمول ہے کہ نہ کبیر ہے لطیفہ عجیب ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام مسجد کو تھیں تشریف رکھتے تھے ایک عربی اگر نماز جلدی جلدی پڑھنے لگا بعد نماز کے دعا مانگی شروع کی کہ یا اللہ تو مجھ کو جو میں غفایت کرو اور جنت عطا فرما اس وقت حضرت زین العابدین نے قرعہ کر دیا کہ یہاں تیری نماز تو خلافِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے تو جو میں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہوں تو منافقوں کی سی نماز پڑھتی ہے یہ جنت اور جو میں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت ویسا ہی مرتبہ ملیگا۔ شکر گنم گندم سے جو ہے باؤ گئے وہی جو پور سے ہو یہ فرمانِ احقر المہم میں العابدین کا اُس عربی کو بُرا مانگوار معلوم ہوا۔ بے ازبی پرستہ ہو گیا۔ لکھا ہے کہ قسوت اُس عربی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدین نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں شمر ہذا ابی جہل ان کنت جاہلکہ عجلہ انیباً اللہ قد ختموا بہ ترجمہ میں حضرت فاطمہ کے فرزند میں اس کتاب کی لفظ چھری ہو چکی ہے اگر تو بدون اجازت مصنفہ اس میں ایک حرف بھی نہ لکھ

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے انہیں کہ جد پر اللہ نے جنتوں کا  
خاتمہ دیا ہے۔ **حکایت بزرگ** ادوہ ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے گئے ساتھ ایک لڑکا چھوٹا سا لڑکا  
تھا جب بزرگ نماز میں مشغول ہو تو اس لڑکے نے نماز پر بیٹھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ چھین کر علیحدہ  
کر دیا۔ بعد نماز کو لوگوں نے پوچھا کہ اسے ایسے لڑکے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتوں کی ہیں اور  
دوسری جگہ دوزخوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَوْلِ الْغَافِلِ  
الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ترجمہ میں اسے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پر تھے والو  
کو کہ وہ جو نماز اپنی سے بے خبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ فقیر کہتا ہے یہ بات سب پر  
واضح ہے لیکن نادر شاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ ورافانی نے قتل عام کیا بعد یہ خیر جب بادشاہ محمد شاہ  
کہ ہوئی تو نادر شاہ کو پاسبان اور کہا کہ یہاں تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے۔  
کیا جواب دینگے میں اب آپ سے اس چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اس کے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان  
ہین مارا ایک مسلمانوں کو اس بلے محمد شاہ نے کہا کہ میں نے نہ اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپ  
یہاں کوئی نامی تیلی ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اسکو بلو او۔ جب تیلی آیا تو نادر شاہ نے اسے پوچھا کہ  
ایک لاکھ تین سو تیس اس قدر تیل نکلتا ہے اسے عرض کیا کہ اس قدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجباً وزیر  
کہتے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکھا ہے کہ لاکھ تیس ہزار نے اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ  
کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ ناظرین کو  
اس کے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں بہتر درجہ  
احکام اسلام کو شناس کر کے حاصل کرنے چاہئیں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا  
کہ کل تیار دیا میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اس علم سے واقف نہوں۔  
وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کروں گا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار دھول بجائے والوں کو  
پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم میں جو  
کیا ہے اور کہ نہیں جانتا۔ بادشاہ نے اُسے پوچھا کہ تم کوئی ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ تنج میں دھول  
اس کتاب کی نظر جیسی ہو چکی ہے

بجائے والے۔ بادشاہ فرمایا کہ تم کیا کام کرتے ہو عرض کیا کہ جہاں پناہ کیچہر اگل گا کرناک کھائے ہیں  
بادشاہ نے پوچھا کہ تباہ کتنے راگ اور راگیناں ہیں۔ عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ فرمایا کہ تم  
ہمارے دربار سے نکال دو کہ انہوں نے علم اگ میں عموماً کیا اور کیچہر پٹی نے نتیجہ اگر احکام اسلام میں  
ہمارا یہی حال ہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں بیشک نکالے جائینگے۔ اس وقت  
سواکھتر اور نہایت کیچہر ہوگا۔ فَاغْتَبِرْ يٰۤاِبْرٰهِيْمَ الْاَوَّلٰى الْاَبْصَادَ۔ وَمَا عَلَيْنَا الْاَلْبَابُ غ۔

### نماز جماعت کو سات پڑھنے کی فضیلت

حدیث روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے  
نماز پڑھی خدا کے لئے چالیس جماعتیں اس طرح سے کہ پائی تکبیر اولیٰ لکھی جاتی ہیں اس کے دو خلاصیاں ایک  
اگ و خ سے اور دوسرے نفاق سے (یعنی اللہ اس میں کہتا ہے اس کو دنیا میں علامہ منافقوں سے  
ریا کیل نمازیں۔ جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور خدش کئے وغیرہ سے حکایت لطیف ایک  
بزرگ کے ہمایوں ایک شخص تھا تھا۔ دن رات اس کا یہی شیوہ تھا جھوٹ بولنا اور خدش کہنا۔ اس نے بزرگ سے  
اجتناب سے کہ ہمایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کر لے تو یہ عادت اس کی  
جاتی رہیگی اس نے بزرگ سے کہا کہ میں تم کو لو کر کہنا چاہتا ہوں۔ چار روپیہ ماہوار سی دو لگا۔  
کہا سنو میں عرض کیا کام کیا ہوگا۔ فرمایا چالیس روز تک حکیر ساہ عجت سے نماز پڑھنی ہوگی۔ اس  
بزرگ نے حکمت عملی سے چالیس روز تک نماز باجماعت پڑائی۔ بعد چالیس روز کے اسے تنخواہ چاہی اس  
بزرگ نے کہا میں اس حکمت سے چاہتا ہوں کہ تو اس حدیث پر عمل کر لگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی۔ اس نے  
کہا کہ حضرت مجھے یہی نماز چالیس روز بے وضو ہی ٹر کائی ہے اس کو سب سے بے دلی کے کیا کہنے میں سبحان  
العمرہ نماز جس کو بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ مَا انْظَرَ الصَّلَاةَ تَرْجُمَةً لِّعَيْنَيْهِ تَمِّمْ فِيهَا  
نماز میں جب تک نفل ہی کرتا ہے عتہ کی یعنی مسجد میں بیٹھ جب تک عتہ کی انتظار ہی کرتا ہے نماز میں ہے  
اس حدیث سے فضیلت عتہ اور انتظار ہی جماعت کا ثواب بہت کیچہر ثابت ہوتا ہے نقل ہے کہ کسی شہر

میں ایک دگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سوداگر مسجد میں بانتظار نماز بیٹھا ہوا تھا۔ اسکے نوکر نے اگر کہا کہ حضرت مال و الحکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلے۔ فرمایا جہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں سکتا۔ لکھا ہائے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی دل میں آیا کہ حضرت نے فرمایا مَن كَانَ لِلّٰهِ كَانِ اللّٰهُ كَمَا بَعْنِي جِوَالِدُہ كے کام میں اللہ اُسکے کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جیسا اُسی حالت میں لے سکوں غنہ دگی پیدا ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کر کے ابھی لایا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدانے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا اسی تیری جہت کا پابند ہے ہم اسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لئے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارا کام ہے اچھے کام میں ہے۔ اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے تھے سر احکام دیں پر گرجا دینے والے خدا کے لئے گہر بنا دیئے والے اللہ اللہ فی زمانہ ابھی اللہ کے بندے اس حدیث کے حامل موجود ہیں کہ جس سے ہزار ہا نیکو گان خدا کو فیض ہے چنانچہ سر آمد حکماء سر حلقہ اطباء علامہ مال علی خاندان حکیم محمد حسن رضا صاحب الرشید حکیم غلام قادر خاں صاحب کتبہ علی اور بیٹا بیٹا جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے دے دی ہیں ان میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں جو خوشی کی کو جو نیران فکر میں وزن کیا ہو تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ عابد متقی۔ پابند صوم و صلوة۔ تہجد گزار۔ سیرت پرست۔ متواضع۔ خلیق۔ شریف۔ نواز۔ سکین۔ عاشق۔ سواند۔ خوش قسمت۔ اوصاف حمیدہ و خلاق کی پوری طرح خارج از تقریر و بیرون از شعر ہیں۔ علم خلافت و طبابت میں بے نظیر ہشتا فی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے۔ کہ تشریف کے علاج سے سچا باہر اٹھائے۔ وہ حضرت کے ایک خوش سے پہلا چکا ہو جائے۔ ارسطو اور فلطون آپ کے زمانہ میں ہو تو بمقتضا رشک و غیرت اپنی زندگی سے باہر ہو جتے۔ ادنیٰ نسخہ نہیں حضرت کے سدا کا علویان کے نسخہ پر نام دہرنا ہے حضرت کے دست شفا میں عنایت آہی ہے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں مغایبت اکیر ہے۔ دہلی کے گھر سے جو بیمار حضرت کو نسخہ سے شفا پاتے ہیں۔ دامن انبلاق اپکا بڑا وسیع ادا دے دے مریضوں کا خلاق پیش آتے ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں۔ ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا تھا نہ ہر وقت تلاوت قرآن



میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ تہہ ہے۔ یہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب کا دل سے  
شکر یہ ادا کرتا ہے شکر یہ طہمہ اللہ قلوبک فی قلوب الابرار و ذکرک علیک فی عمل الخیار۔

### کیا یہی نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نہی ہے کہ عاشقان الہی کے زلیفہ ہیں۔ حکایت سعدون مجنوں کا معلوم  
تھا کہ اپنے کف دست پر اند لکے پھرتے تھے لوگ پوچھتے تھے کیا یہ تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ  
وزبان پر لکھا تھا کہ مجھ کو غیر کی طرف رغبت نہ ہو۔ میں اسکو پتیلیوں پر لکھے پھرتا ہوں کہ میری نظر  
غیر پر نہ پڑے حکایت سلطان اعرافین بایزید بسطامی قادس سرہ نے اٹنا سے راہ میں دیکھا کہ عات  
تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مرد دروہ تھا جب میں اٹھا تو کہتا تھا اللہ اور جب اس میں اٹھا تو کہتا تھا اللہ۔ حضرت  
یہ حال دیکھ کر بے حال ہو چہرہ کارنگ تھیں ہوا فرمائی کہ بارخدا میں جانتا تھا کہ دل کے کاموں کی بنا اللہ پر ہے  
اب دیکھا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے۔ نہ آئی کہ ہاں کا بایزید اللہ کا نام وہ فرمایا کہ دوست دشمن لگائے  
بیگانہ سہرا لکے گا پھر وہ اشعار اللہ اللہ اس چہ شہریت نام ہے شیر و شکرے شود جاہنم تمام اللہ اللہ  
سہم از نام خدا۔ مے چکد از ہر گم را وق جدا اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل انت ربی انت ہی  
یا جلیل اللہ اللہ گورقما سف عرش پیش معراج تو گرد چرخ فوکی اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
جاں را رواق حدیث جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب کی تو بقدر استعداد اور  
فرخ جو حوصلہ ہر ایک پنا مال لاتا تھا حضرت فرماتے تھے مَا خَلَفْتُ لِعِيَالِكَ اپنی اولاد کے لئے  
کیا چھوڑا کوئی ربح کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تھا جب ابو بکر صدیق اپنا سب مال اٹھا لے تو بہ دستور  
حضرت نے استفادہ فرمایا مَا خَلَفْتُ لِعِيَالِكَ تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ  
سبحان اللہ اہلبیت کی کچھ اور ہی شان ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ  
میں نہا کر دی۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اس کے آگے کچھ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر  
حظر علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سوچا کہ اگر خدا نکر وہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
منصف کریں تو میں آپ پرست اپنی جان تو بان کر نہ ان حق تعالیٰ نے حضرت جبریل اور میکائیل

علیہ السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے بڑی کی تم میں  
ایسا کوئی گناہ نہیں جو دوسرے کے لئے دیکر جیسا اس وقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری  
سواۓ اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنی بھائی کی جگہ ہر سوراہے میں دو لونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دو  
آئے جبریل علیہ السلام سر پہ اور میکائیل علیہ السلام ہاتھی کہتے ہو گتے تھے تیرے اس حوصلہ  
پر برابر آفریج اسے فرزند ابوطالب کے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فر کرتا  
اور یہ آیت نازل ہوئی **وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ** سبحان اللہ  
لوگو تمکو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دھنک روٹیوں پر ایسے نام کو فراموش کر رکھا ہے  
اللہ تعالیٰ نے زمانہ سہی ایسے سے دیندار بندگانِ حق کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ سے موجود ہیں محبت الہی اپنے ساتھ  
ترقی کی ہے کہ برکار و بار میں اسیکا واسطہ اور اسی کا ذکر مقدم سمجھا اور اپنی خواہش نفسانی کو متبادل رکھا  
اللہ رسول بالکل مٹا دیا میں ہی اٹھنا نام نامی بطور یاد دہانی کتابیں بچ کر لیا ہوں چنانچہ حضرت  
**عالمیاب مدوح الالقب میر ریاض علیہ صبا خلیفۃ الرشید بابر نظام علیہ صبا**  
سرحوم جبریل عظیم فرید آباد جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذاتِ بابر کے میں عطا فرمائی ہیں میں نے ان میں سے  
آپ سید سندھی - بڑے منار - عابد - مراض - پابند صوم و صلوة - مستحق - بڑے خیاض - شریف  
قدردان علماء و فضلاء - دامنِ خلاق آپکا بڑا اویس اور کشادہ ہے - بامروت آدمی میں - علم کا ساتھ  
بڑی فرخ دلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک چوتھے ہیں کار خیر کثیر بہت خیال ہے فقیر ہی رئیس  
کا شکر یہ ادا کرتا ہے **شکرتہم لہم اللہ قلنا انک فی قلوبنا بل ادرک ذلک فی علم الاحیاء**

### بیان عاملان ان عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلیگر کو دیکھا کہ راہ میں پرٹو ہے  
نہ آنکھیں نہ کان نہ ہونہ پاؤں بفضاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھے ربی اللہ کی  
نعت ہے عبد اللہ نے کہا آئندہ خدا شکر گزاری کے اسباب تیری ذات میں کیا قلم مغفور میں کس چیز  
اللہ کا شکر ادا کرتا ہے - کہا اے بطلان تو بجا ہے اللہ نے جو چیز غایت کی کسی پر کی ہوگی کیونکہ مجھے صحت  
اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہوگی ہے

۷۰  
نفسانی خواہش کو متبادل رکھا  
اللہ تعالیٰ نے ان میں سے  
عطا فرمائی ہیں میں نے ان میں سے

کلمات استماع نمائے اگر انکھ ہوتی میں ہی چیر کر دیکھتا اگر کان ہوتے میں جبری بات سنتا اگر  
 بات ہوتے انہی جبری چیر کر دیکھتا یا نا کھنکھاتا۔ اگر پاؤں ہوتے بڑے کام کی طرف دوڑتا مگر کرتا ہوں  
 کہ اللہ کا فیصل کیا حکم ہے کہ دل میرے ساتھ ہے۔ اور زبان میری اسکا شکر ادا کرتی ہے مافوائے قیامت  
 شکر گزار دل میں پاؤں حکایت شیخ ذوالنون نے ایک عربی کو دیکھا کہ پڑا سکتا ہے فرمایا  
 ائنت حقیقت کیا تو عاشق ہے بولا۔ جلی۔ اں میں عشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے  
 یا مخالف۔ کہا موافق ہے۔ فرمایا۔ نزدیک ہے یا دور۔ کہا نزدیک ہے۔ فرمایا اگر محبوب موافق تیرے  
 نہ ہوتے تو اتنی بے نیات غریب۔ کہا یا اے کمال اما عرفت ان عذاب القبر اشد من  
 عذاب الجسد عاشق از در فراق دور وصال با جام خون بایکشدین مال مال ہوسوز  
 وصل از نور جمال صعب تر و در بیان نفسہ شوگر و چونکہ ہنگام مناجات آمدے چاکہاں کو  
 میقات آمدے در فرشتہ ذوق بگر ساقا بہ در وصالش غم موشہ صاصحا در فراقش مہم  
 جوشش ہیں در وصال افتادہ مہوشش ہیں در فراق صبر خود کا دل ست در وصال  
 صبر کن در شکل ست چاکہ پر داند خدا از شمع بود بخاطر از سوز نہالی جمع بود چو کہ با شمش وصال  
 آمدہ پدید ہیں چہاں زبان آن مسکین سعید ہوسخت خود را تا یہ کلی شمع شدہ تفرقہ گذاشت  
 عین جمع شدہ تا جمال شمع را افزون شدہ ہستی پر داند یا را سوزندہ در ظہور نور آن شمع طراز  
 حاصل پر داند سوزست و گذار۔ حکایت ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک چوکو صحرائیں دیکھا کہ  
 پتھر کے کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندہ ہائے ہوا اور چرند ہا صحرائیکے ساتھ تالوف  
 آپ کا ازار بجا حکم نیچا کر اے موسیٰ ہر دو باوجود اس بھارت اور دنیا کے دوزخی ہے آپ کا رنگ  
 حق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسیٰ (مذہبہ کا مقام نہیں ہے جب تک سیر دم میں ہے)  
 اسکی یاد دینی شے تو ہم میں سے بعد پرہ جہاں پہنچا میں انہی ہوں۔ اسی وقت حکم نیچا کرے تو  
 یہ چہرہ راضی ہوا ایسی شے اس پر بہشت واجب کی۔ سو منو مقام غور ہے کہ جو شخص الیاد دوزخی ہو  
 اور مجبور رضا بالقضا ہوگا ہم ہی اگر راضی برضا اور صابر بہ بلا اور شاکر بہ نعم ہوں اور عقبر میں  
 اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہوگی

یہ کتاب  
 تفسیر کریم  
 جلد اول  
 صفحہ ۱۰۰

فائز بقاء و رضا ہو جائیں کیا عجیب ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکام  
 اسی کے ایسے خالص و راضی ہو گئے ہیں کہ انکی عالیٰ مرتبیٰ پر نرا افزین ہے باوجود ایسے حکمرانی ملازمت کو کہ وہ خود  
 اور پابندی صوم و صلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس حکمران کے انکو افضل الناس ہی کہہ سکتا تو درست جتنا  
**حضرت عالیجناب فیض صاحب و تعلیمی انصاحب** الشیخ صفہ جنگ خالص صاحب ہی حکمران  
 جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات عطا فرمائی ہیں سیکرے بیان نہیں ہو سکتیں آپ نیکار  
 پابند صوم و صلوٰۃ پہنچا کر گذرے۔ خدائے ترس۔ فیاض تین۔ کم گو۔ عادل۔ متواضع۔ بڑے محامد  
 ہیں۔ اس لحاظ سے ایک بڑا وسیع ہے۔ علمائے آپ بڑے قدر دان ہیں۔ بڑا دانا ایک بڑا مہمو ہے خبر  
 کو آپ نے چھوڑا اور انکی عیال و چشم پر آپ ہی قطع نظر اسکے آپ نے ملازمت کی سخت کو۔ احکام اسلام کا اکثر  
 حکم کرتے رہتے ہیں۔ اسوقت آپ تہا نبرہ الصلح رہتے ہیں مقیم ہیں فقیر ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا  
**شکریہ** لکھنا اللہ قلبک فی قلوب الکابر و ذکرک علیک فی عمل الکابر

### فضیلت علماء امت محمدیہ

**حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے امتی کا ثناء فرمایا اے نبی اسرائیل ترجمہ علماء  
 امت میری مثل بنیاد بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کو عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر  
 اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جا سکے کہ علماء امت محمدیہ مراتب و مناسبت میں مثل موسیٰ و ہارون ہیں  
 وغیرہ وغیرہ کہ ہیں۔ یہ منشا و ہمارے خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل  
 سے یہ کہ میری امت کو علماء سے ایسی ہدایت نیکان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیاء بنی اسرائیل سے ہوئی ہے  
 فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ میں (۱)  
 عام لوگ ہیں جنکو خدا و رسول کا کلام بڑا کر سنایا جاتا ہے۔ ایسی فرمایا۔ یتلو علیکم حکیم الایات (۲)  
 مرتبہ علماء و اطہار یہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے۔ انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہی عالم  
 کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں۔ یہ مرتبہ علماء مجتہدین کا ہے۔ ان  
 کو وہ کوئے۔ و یعلّمہم الکتاب و الحکمۃ فرمایا اور اس لئے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ  
 بدوہ اجازت مصنف اصحیح امیر کرم نہیں لکھتا

تو انکی ہدایت کا سلسلہ بعد اسکے منقطع ہو جاؤ چونکہ جس سول کے لئے حضرت ابراہیمؑ دعا کرتے تھے  
 وَبَنَّا لُقُطَ بْنَ فِثْمٍ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوَ عَلَيْنَا رَحْمَ الْاٰيَاتِ وَلِيَعْلَمُوْهُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيَهُمْ  
 وہ رسول ختم المرسلین میں اسکے بعد نبی کے انکی جانت نہیں اسلئے اسکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین  
 ہونے چاہئیں کہ انکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قائم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 علم اہم امتی کا بنیابنی اسرائیل ف یہاں سے یہی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کو معنی  
 کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار حق میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ جو نبی روشنی کے لوگ اُسکو نہیں  
 پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی اسلئے نبی علیہ السلام فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف  
 حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر اکتفا کر کے ان  
 لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیے وہ نیچر میں  
 (۴) مرتبہ اخص اصول گوں کا ہے کہ جنہا جو ہر روح اُمنیہ کی طرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور  
 صاف ہو اور سمیع و راہور انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جس طرح اُمنیہ میں ہو ہو یا ہر کی خبر دیکھا  
 دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جیسا اولیاء اللہ کہتے ہیں سو انکی لکھو و یزکیہم فرمایا  
 یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے حبان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس  
 زمانہ میں ہی ایسے کچھ علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے  
 جیسے کہ پیٹالہ میں ہماگزی غرت مقتدر عالیجناب محلہ القاب بدر الصلحا و قار العلماء میں  
 السلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکمل شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنما  
 آفاق حضرت مولانا محمد و منامولوی حافظ محمد احق صاحب حدیث و مفتی و سلطان لوا غطین  
 پیٹالہ رام فیض۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر  
 ایک شکر لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو نیز ان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا  
 یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنخ حدیث نبوی میں آپ کے اظہار و صاف من  
 نہ زبان کو طاقت تغیر اور نہ قلم کو یکراست تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکم کو آپ طبع و قواد سے اعتبار  
 اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہوگی ہے

اور علوم ادبیہ کو اپنی زبان دانی سے افتخار خلق و علم کا کچھ حساب نہیں سحر الیائی نہیں دے  
 زمیں پر آپکا جواب نہیں الدجل جلالہ اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام و المسلمین کو مقیم  
 کر دیا کہ جس شہر میں اُسے شرک و کفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات  
 فاسدہ خرابی و خرابی پیچ در پیچ جہالت پر چہتا نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ  
 نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو  
 نہ اچھی رفتار نہ پیر کو لوگوں کو اپنی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلا بنادیا اللہ اللہ آپ کی صحبت  
 نے انکی طبیعتوں کو ایسا بدل دیا کہ جو ایسے کسی نے سحر کر دیا سجاے غیر اللہ انکایا قرآن بکلیا دیا ایسے شہر  
 میں نماز اور جمعہ عجم کا ہونا کہ جو کوا جامع مسجد میں پان سو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض  
 ہے کہ اسوقت ہزاروں نمازی نمازی ہو گئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے کہ کنگی  
 و عظمت اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان  
 پیر تاجہ جاتا ہے بہر حال آپکی ذات فیض آیات سے ہزار ہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زمانہ  
 بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت منستات میں سے  
 ہے فقیر ہی مولانا سے موصوف کا ہر دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہار اللہ قَلْبُکَ فِی  
 قُلُوبِ الْاَکْبَرِ اِرْوَدُکِی شَمْلَکَ فِی مَعْلِ الْاَحْبَادِ اور کانپور میں حضرت بدر الصالح  
 عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی علی قاضی اشرف علی صاحب دماغ  
 کانپور دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں  
 کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھو۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام  
 و المسلمین کو مقیم کر دیا کہ جنکے و عظمتیں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے غمازی  
 نمازی ہو گئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی اُستوتلا  
 ہے شہر میں ان مسجدوں میں جنہیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی ضرورت  
 نہیں دکھائی دیتی تھی اب ان مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

کہا ہوں کہ یہاں لوٹے و صوفیہ کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی بہت پرہیزگار میں ہے فقیر ہی  
مولانا موصوف کا ہر دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ کلمہ اللہ قلنک فی قلوب الانبیاء و رزکی  
عَمَلک فی عَمَلِ الْاَخْبَادِ صاحبِ بَقِ مُحَمَّدی تابعِ شریعتِ احمدی اشرف العظام  
افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی  
قاضی محمد وزیر الدین حصہ اعظم جامع مسجد دہلی دایم فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ  
فی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلیٰ درجہ کو اعظم  
ہیں آپ کا کلام نہایت پُر تاثیر ہے آپ کے خط میں لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے آپ کی ذات  
سے مذہب فقیر کو بڑی تقویت ہے۔ ہزار باندگان خدا کو فیض ہے و نہایت احکام اسلام  
سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو تہذیب  
لال چاہ کے ہے بہر حال فی زمانہ آپ بھی منتہا میں سے ہیں فقیر ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے  
شکریہ کلمہ اللہ قلنک فی قلوب الانبیاء و رزکی عَمَلک فی عَمَلِ الْاَخْبَادِ زیدہ فقیر  
جہاں اصلاح صائم ناں اعرف العرفاء فاضل الفضلاء فقیہ ہے بدل مفتی سمیل محقق صاحب  
دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش حصہ المشہور مولانا محمد سو حصار مفتی دہلی دایم فیوضہ  
جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کا بہت دشوار ہے۔ آپ  
دہلی میں اعلیٰ درجہ کے فقیہ و مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ حصہ بہ نسبت حصہ  
دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مراض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب معرفت۔ پیر کامل۔  
ہادی طریقت۔ اپنے پیغمبر فقیر ہی ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے  
بڑے رُوسا آپ کے مرید ہیں اس ناطق آپ کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہر حال فی زمانہ آپ کا  
دم بسا غنیمت ہے فقیر ہی آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ کلمہ اللہ قلنک  
فی قلوب الانبیاء و رزکی عَمَلک فی عَمَلِ الْاَخْبَادِ جامع فضائل ظاہری و  
باطنی و جمیع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و محمدین حضرت مولانا مولوی عبد الباقی







سب جل جلالہ کہا آدمی جینو جو کے برابر ہو۔ مالک نے کہا اس قدر آگ ہی اگر دنیا میں جاسکی تو ایک قطرہ پانی کا نہ برسکا اور گھاس ہی سیج نہ اگی۔ آخر جبریل نے درگاہ خدائے عز و جل کی کہ اس قدر آگ لوں حکم ہو البتہ ایک صفہ کے جبریل نے بموجب حکم ایک صفہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر پہلوں کو دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لا کر رکھ دی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پھر دوزخ میں چلی گئی اس آگ کی حرارت جو پتھروں میں پاتی گئی اسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پہیلی ہے فقیر کہتا ہے لوگو! کو چاہئے کہ اپنے گناہوں کو پہلے سمجھ لیں یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پانینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور مذہب ہونا کھانا کا تہوار ہے۔

### نماز عشا سے پہلے سونے کی برائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں ناستہ حضرت اس سے بہت خطا میں خدا کے یہاں اسکو بہت برا عذاب کا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک آگ ہے اپنی اس کا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ ہی اس بانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دنیا جہان کے بد بودار ہو جاوے اور تمام بندگان خدا اسکی بوسہ مر جاوے لیکن قیامت کو وہ پانی انکو پلایا جاوے گا جو درمیان مغرب عشا کو چلتے ہیں۔ حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے وتر بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب ہی میں عرض کرتے ہیں۔ جن شخص مغرب اور عشا کے درمیان تو اسے اس پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ رے لئے دوزخ لائق ہے۔ بیسے تو نے اللہ اور رسول کا خلاف کیا فقیر کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کو غیر ہے جو شخص اسکو پڑے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور سے <sup>مظہر</sup> کرے۔

### در بیان اہل اللہ

حکایت قصب ابیان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ قاضی صلی علیہ السلام کا منکر تھا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے ایک روز ایک کوچر میں قاضی کو قصب ابیان سامنے سے آئے تو بوسے نظر پڑے اسکے دل میں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لے جا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکھا کہ ایک کچھو کچھو اس کتاب کی لفظ جبریل ہو چکی ہے بدوں اہانت مصنف اسکی ایک حرف نہیں لکھا

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک عربی ہے جب یہ نزدیک پہنچا تو دیکھا  
 ایک عظیمہ فقیہ ہے جب قاضی پہنچے تو کہا اس قاضی کو لے قصب البیان کو حاکم کے پاس بھیجا گیا اور اسکو  
 دلا گیا قاضی نے توبہ کی اور مدید ہو گیا۔ حکایت ہے شیخ عبد اللہ یاضی ناقل میں ایک فقیر نماز  
 نہیں پڑھتا تھا۔ ایک روز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تھا کہا اٹھ جا کے ساتھ نماز پڑھ فقیر اٹھا اور نماز  
 میں مل ہو گیا قاضی نے اس کے پہلو میں تھا۔ اول رکعت میں دیکھا کہ فقیر ہنریں ایک ٹلم ہے دوسری رکعت میں  
 ایک فقیہ دیکھا تیسری رکعت میں ایک عربی دیکھا چوتھی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکھا سلام  
 پڑھ کر دیکھا وہی فقیر ہے جو چار رکعت نماز دیکھ کر تھے انکا مطلق نشان نہیں فقیہ نے قاضی کی طرف  
 دیکھ کر تسبیح کیا اور کہا کتنے تیرے ساتھ نماز پڑھی فقیر کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کار کھتے ہیں ہر وقت  
 محبت رسول اللہ میں مشغول رہے ہیں اللہ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت  
 رسول کا سبب اسکا حاصل چھٹی مجلس میں ایک بد نورانی چہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ عابد و روضہ  
 اور نوافل میں ایسا مشغول کہ دنیا و مافیہا سے کچھ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت  
 قرآن میں لگا ہوا اور انوار و اذکار کی کثرت سے فرشتے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے  
 انیت حاصل کر رہے ہیں اہ کیا عابد کہ خدا ہی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے  
 یا علیہ السلام غشقی و غشقی و غشقی و انا غشقی و غشقی ترجمہ میرے بندے میرے محمد تو عاشق اور محبوب  
 میرا اور میں عشق اور محبوب تیرا ہوں اور رشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکھو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے  
 ذکر میں ایسا محبوب ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ دور و دراز سے ہزار ہا عابد در دولت پر حاضر ہیں  
 وہ عابد کسیکو دولت کے نفلوں کے ادار کرنے کی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے ارشاد کرتا ہے کہ خدا  
 سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا منہ ہے۔ اصل توبہ ہے کہ تھوڑی سی بات میں لسان بٹا  
 کر جب سے نہ تیرے غمزدار رہے ہاتھ پیچھا کہ خداوند امین تیرا بندہ گنہگار ہوں بس دل دی ہو گیا۔ کیلئے کہ  
 اسوقت ایک وحافی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے  
 بنی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا سفر فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتھ دعا کا مانگنا۔ اسلام

میں لازم اور قرار دیا گیا ناز چھکانے کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا کرتے تھے اور سب بنیاد اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو عرش الہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا بیچ ایک اسطیاریا بطور ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسلئے اس کے بعد اکثر بندہ کا مقصود خدا سے تعلق عطا فرماتا ہے حکایت ہے کہ ایک شخص حضرت جنید رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محل میں نہایت بدچلن ہوتا ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں اگر آپ ہمارے تشریف لے لیں تو اسکو سمجھائیں غرض کہ آپ تشریف لے گئے اور اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محل سے کسی اور جگہ چلا جا اسنے عرض کیا حضرت میں کراہ دار نہیں ہوں میں جاؤنگا۔ اپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اسنے عرض کیا وہ پانچویں میرا ایک لڑکھ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اسکا گنہگار ہوں میں ہی عرض معروض کرونگا۔ لکھا کہ حضرت جنید نے وقت معمولی اپنے پر خباب باری میں اس کے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ ہاتھ اٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اسے جنید سمجھ اسکو نوازا لیا۔ تو سمجھا نہیں اسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا ہی جناب باری میں لکھا ہے اسوقت اسکو سمجھنے پنا کر لیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ سچ کو حضرت جنید اس کے مکان پر تشریف لے گئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل و عیال باہر نکلا اور حضرت جنید کے آگے گیا اور عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال و اطفال میرا آپ کے حوالہ آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا بندے میرا واسطہ کچھ اور ہی عہدہ تیجہ کر لیا گیا ہے۔ میں کل کام کا نرہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پہلے تھے اب اللہ ہو گیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونما اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہمدیث بنا کے اوج کے ساتھ اسکی جناب کی پائی میں جا بایاں باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانہ اللہ کے بندے ایسے نیک و نیکوار اور صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑ گڑاتے اور دعا کرتے ہیں یہی نیک نام نہاں بطور یاد آئی اپنی کتاب میں مع کرنا ہوں کہ بقار ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب مدد و الا نقاب بدر الصالحین وقار الامرائش شیخ باغ علی حصہ اکبر سنہ ۱۰۸۰

اور کانونہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحبہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات مابہر کات میں عطا فرمائی ہیں ان کی بظہر جبری ہو چکی ہے

بدول اجازت مضاف اسمیں سے کیوں نہیں لکھا

ہیں میں بیان نہیں کر سکتا نہ قلم طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن خوبی کو جو میزان قلمیں وزن کرتا  
ہو تو ایک ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوة - دیندار امین - دیندار  
دل - بڑے فیاض - سخی - باذل - شیر شہم - حامی سلام - عالی خاندان - بزرگ زادہ - عادل -  
رحمدل - خدا ترس - عالی نہت - شریف نواز - درویش - علمدار - فضلدار - خوش عقیدہ - مسکین  
متواضع - بامروت آدمی ہیں - بڑا و آپکا چچو - عدل آپکا مسنف حقیقی کو پسند ہے - ہر آدمی  
و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے - ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا ماح نامن خلق پاک بڑا وسیع اور  
کنا درہ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے - یہ حضرت امیر ابن امیر ہیں - مستفیض  
مسکینوں کے لئے آسیر ہیں - فی زمانہ آپکا دم با عنایت ہے فقیر بھی شخص صاحب صوف کا ہے  
دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ **كَلَّمَكَ اللَّهُ فَلَئِمَّا فِي فُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ ذِكْرِ عَمَلَاتِ**  
**فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الْعَرْضِ** وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت  
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنی قربان ہونا ہے حکماء  
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں مشغول ہوئی یہاں تک جناب باری میں جہنم متفرق ہو گئی کہ کیا  
کر سکا اگر کاسات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک نزع نے اگر اسکی دونوں آنکھیں جو رخ  
سے نکال دیں تو نیکیوں سے بہرہ منقول نماز میں مشغول ہی ذرا جنبش نہ کی و میں یہ خیال تھا کہ نماز میں  
نہو لے کا تلف ہو جا تو کچھ پر واہ نہیں لے گی حالت میں چنانچہ سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش اؤنی ہے اس عالی ہستی اور استقلال  
پر و اقامہ الصلوة و اقامہ الزکوۃ کھنڈا جھنڈا عند ربکم ولا خوف علیکم و لا  
کم و تمیز تو میں ترجمہ اور قایم کہا نماز کو اور دی زکوۃ واسطے انکے ہے تو اب انکا نزدیک پرگار  
انکے سے اور نہیں اور پر انکو اور نہ وہ ٹھکریں ہونگے - فرمایا اے عورت خدا نے تجھ کو تیرے پاس رحمت  
نما کر بھیجا تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض  
کیا آپ کی محبت - فرمایا خدا تجھے عنایت کرے اور کہا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

کی زیارت۔ ارشاد ہوا یہ حاضر میں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے۔ عرض کیا صحابہ کرام کی ہی زیارت چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا۔ اور بھی کچھ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر۔ فرمایا منظور سبحان اللہ کیا سرکلہ رحمت اللعالمین ہے شہر خنی تبہا نہیں پیدا نہ نجدہ سا پر گزہ پیدا نہ سرشا با عنایت ہوشیاری کی دعا چھو کہ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیلئے کچھ نہ کہا جسکے لئے میں حمت ہو کر آیا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کو اُنکے اولاد کی محبت کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ انکو بنیا کر گیا کہہا ہے کہ جب عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں عاکی کیا اللہ بلنیل جناب سید المرسلین کو بنیائی عطا کر۔ راوی لکھتا ہے کہ جب اُنکے دھیلوں کو شمشان میں رکھا گیا کی سجدہ دعا اللہ تعالیٰ نے اُنکو بنیائی عطا فرمائی فقیر کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ گزے ہو کام نہاتی ہے۔ یہاں صلوات ہو کر۔ تب میں اپنی جنت کے قابل ہو گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَحْيٰىمُ يٰمُؤْمِنُوْنَ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ وَاَعَدَّ لَكُمْ اَجْرًا کَثِیْرًا** ترجمہ تمہارا خدا یا دعا اُنکے دن کہ قبروں میں اُٹھیں گے یا وقت دخول جنت ملاقات کریں گے اُس سلام۔ یعنی فرشتہ کہیں گے یہ کھڑے ہو مبارک ہو القصہ عابد حالی حوصلہ اپنے خریدان خاص کے مطلع کر رہا ہے کہ کالات انسانی گویا اسی دو فقروں میں منحصر ہے **اول حَبَّ الدُّنْیَا** اُس کُل خطیبتہ یعنی محبت دنیا کی اصل تمام خطیبات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلیں رنخ ہو اور اُس عالم باقی سے غفلت آوے تو پہ کیا بری نہیں ہو سکتی ہے فقرہ **دوم تَرَک الدُّنْیَا** اُس کُل حَسَنۃ یعنی دنیا کا اصل کل حسات کی تھیل ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے آنا راہ میں ایک میدان وسیع خطرناک میں ایک راہبہ یا مرید کو زور کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور اُسکے پاس کچھ روپے سوچو اُنکی وجہ سے دور راہبہ پر کھڑا ہو کر دلیں چنے لگا کہ دونوں راہ میں سے کون سی راہ اسن واماں کی ہوگی جولوٹ کہہ سوتے ہیں کچھ گھبرا کر چشم باطن سے معلوم ہو گیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور خوف تلف ہو جانے کو یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھ تیری نعل میں ہے اُسکو بغل سے نکال کر ہیکل کے

بہشت و نعم و فرح نہ کسی ثواب کے طالب نہ تھا نہ قطعاً عشق ذات میں مستغرق اور محو رضا و سوا  
 میں سرور شیت تھی کجام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش ہے میں شعر باغ و بہشت و سایہ طوبی و قصر  
 باخاک کو سے دور رہ کر نعم فقیر کہتا ہے اللہ و رسول کی الہی طاعت سب لاکھوں سے تو شہر آخرت  
 حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب بچ ہے عجب ہے جب ہم تنہا بیٹھ کر آج سے سو برس تک کا گذشتہ  
 زمانہ خیال میں لے آئیں اس عہد کے نامور اکمال اہل لال یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوسری نگاہ  
 کو سنا کر کہہ دیتے تاریخ و احوال ایک ہواں سا اٹھتا ہے اور یہ عالم دیکھو کہ روایں کی توجہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں  
 اچھلنے کے جینوں اور شرہ زوروں اور دولت مندوں اور شیوں امیروں غیروں میں بھی ایک ہی باقی نہیں  
 کہ جسے اس عہد کا حال چوتھے ہر رات کو اس کا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سنا ہوا ہر کہیں سے آواز نہیں ملتی بازار  
 اور شہر اُجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلو عجزت نہیں مٹی کی مٹی محبت اچھی نہیں۔ سبحان اللہ۔  
 صحبت فقر کا فیض فائدہ عجیب نفع خیر اور فائدہ مند جبکہ خدا جہاں آفرین بلند اقبال اور خوش طالع  
 پیدا کرتا ہے اس کے دل فقیر کی محبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ آذَانُكَ يَحْكُمُ مَعَ اللَّهِ فَيُجْلِسْ  
 مَعَ الْفَقِيرِ تَرْجُمُ جَوْشَنُ ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے پس چاہیے کہ بیٹھے ساتھ فقیر  
 حضرت عباسؓ سے نقل ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں  
 فرمایا اَلَّذِينَ اِذَا رَاَهُمْ ذَكَرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جن کو کوئی دیکھے حق تعالیٰ یاد آوے۔

### در بیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت بہت نامور  
 ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام ایک فرق باریک بجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن خریف  
 کا خلاصہ ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانوں کے کتاب و مسلمانوں کے  
 اور مشق تو خلیا ہی کی اس قدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کہہ کر خیال نہیں رہتا ہے الغرض یہ فیض  
 محضی آخر کو ایک غافل پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازده امام کو پہنچانے لیا ہے اولیاء اللہ اس  
 کا شہر آشوبانی سے سیراب ہو کر محبت قول و المعروف میں بگاڑ لکھ کر تصدیق کر چکے ہیں کہ یہ

کے پیارے سے زمین کو ہی کچھ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے۔ کاملین اور اہل اللہ جو اہل حق محمدی ہیں  
گدے ہیں انکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ اس بار میں ہی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام  
میں موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے عزت سجادہ نشین ردولی  
شریف حضرت عالم جناب شیخ المشائخ بدر الصالحی اراکو قار الصوفیہ کرام  
حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولی جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ  
فردات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ آپ حاجی حرمین رضین  
عارف باللہ۔ سراج الصوفیہ۔ فرزند ان چشتیہ صابریہ۔ عابد۔ زاہد۔ ذاکر۔ شاعر۔ مترجم  
شیخ۔ سخی۔ حیر شہم۔ دریا معرفت۔ باذل۔ فیاض صاحب مروت۔ فقیہ اور علما کی عزت میں سبکدوش  
دشگیر بیکان۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سمجھداری سخن سنج۔ بخنداں۔ آپکی سیلی سبیلانی میں  
سید عرفان کو حیرتی جلی جاتی ہیں۔ آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علما کو بہت فیض ہے  
جو شخص فقر یا علما میں سے قدم بوی کیوں طے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں  
حسب اہل وقت بوقت حضرت سلوک ہو جاتے ہیں۔ دامن اخلاق پکا بڑا وسیع اور کشادہ۔ ہمیشہ سے  
طبیعت بر تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر اونے واطے کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ وہہر آپ کے لطف  
کرم کا مایہ۔ حضرت شیخ المشائخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب قسطنطنیہ ردولی قدس  
سیدہ آپ کے جد امجد ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں کی تربیت اسلام۔ فی زمانہ انکا  
بہت غنیمت ہے فقیر ہی حضرت شیخ المشائخ کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکریہ طہمیں اللہ علیہ السلام  
فی قلوبنا لا یزال یرونا فی عَمَلِکَ لَاحِظِیَ الْعَرَضِ وہ عابد اپنے مریدوں کو تعلیم و علم  
فرما رہا تھا قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یُؤْکَلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُہٗ ترجمہ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ  
پر توکل کرتا ہے اُسکے واسطے اللہ اس کے حدیث فرما یا رسول خدا نے کہ میری امت میں ستر  
ہزار آدمی جیسا بخت میں آویں گے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو ستر  
اور داغ اور فال پر کار بند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر ہیروسہ رکھتے ہیں تب عکاسہ نے اُنکو  
اس کتاب کی نظر پڑی ہوگی ہے عرض بدول اجازت منصف امیں ہے ایک حق پتھر کل سکتا









پہنچے کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار سب کی شفاعت اور ہماری بے شمار حاصل ہوویں نظر رحمت ان سب کو شامل ہے مگر اس موقع ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان ل میں ہو سجان ائمہ ایمان اللہ تعالیٰ انسان کو غایت فرمایا ہے اصل توبہ ہے کہ دار و مدار دو جہان کا اسی پر ہے

## در بیان فضائل ایمان

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَيْرٍ دَلَّ مِنْ الْجَنَّةِ نَافِثَةً فَخَرَجُوا مِنْهَا فَخَرَجُوا قَدْ امْتَشَحُوا وَأَمَّا الَّذِينَ فِي النَّارِ الْحَيَوَةُ فَيَتَبَوَّنَ كَمَا يَتَبَوَّنَ الْحَبَّةُ فِي حَمَلٍ السَّيْلِ لَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفَرًا عَمَلَتْ وَيَتَبَوَّنَ (متفق علیہ) ترجمہ اور روایت ہے ابی سعید خدری کہ کہا فرمایا ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہو گئے بہشتی بہشت میں روزی روزی میں فرمایا ویکہ اللہ تعالیٰ یعنی انبیاء کو یا اور ضعیف کو یا ملا کہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص کچھ دلیلیں اور انہ رانی کے ایمان پہنچا کہ وہ روزی سے حکایت نقل ہے کہ مولانا شاہ علیہ خیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں جیسا جو دلی کے بڑے کشتہ گز اور شاہ صبا سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ ایک نذرانی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیوں کافی ہو گا میرے خیال میں حدیث نہیں آتی۔ وہ محمد صبا کہ جو تمام انبیاء کا سرور اور اسکا یہ ارشاد ہے کہ مولانا میرے قیاس میں بات نہیں آتی کہ ایک نذرانی ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کو ساتھ بھی ہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے۔ میں کیا بلکہ کسی قسم کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں۔ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا فرمایا کہ آپ کے ہاں کچھ گلاب ہی موجود ہے عرض کیا بہت ہے۔ فرمایا ایک تل اس میں منگواؤ۔ صبا نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک تل طلب کر کر حاضر کی آپ نے فرمایا کچھ گرم پانی بھی منگواؤ۔ وہ بھی آیا۔ آپ نے میں صبا سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرا دو اسے بوجھ فرماتے شاہ صبا کے عمل کیا۔ شاہ صبا نے فرمایا کہ تم اپنے

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کر کے میرے پاس لے آؤ چنانچہ بعد صبح کر کے وہ بوتل مولانا صاحب کو پیش کی گئی آپ نے صاحب فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کیا یا اسے غسل کیا کیوں نہ نہیں اپنے زور و جہد سے صاف کر لیا ہو مگر اس کی خوشبو گئی اس وقت مولانا صاحب فرمایا کہ تم نے اپنے سوال کا جواب پایا صاحب نے عرض کیا اپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب فرمایا کہ صبح تم خود کہتے ہو کہ گلاب بہم نے زمین پر گر دیا اور بوتل کو خوب صاف کر دیا مگر خوشبو گئی اس وقت شاہ صاحب فرمایا کہ وہ گلاب جو زمین پر گر دیا تھا وہ سچا روح کے ہے اور بوتل بجا حکم دی کے ہے اس طرح ایمان آدمی کے ساتھ قبر میں ہی جاتا ہے اور علیین میں ہی پہنچا رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اس کے سمجھنے کے لئے عقل سلیم کو ہونی چاہیے۔ لہذا کہ صاحب نے اپنی ٹوٹی مولانا کو پاؤں پر رکھ دی اور عرض کیا کہ اچھا دم با غنیمت ہے اسی تذکرہ میں لکھا کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبدالغیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان ایک شے کا نام ہے عرض کیا کہ کھٹکا کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت حسن علی جو اللہ حضرت علی کریم اللہ وجہات کرتے ہیں زبان بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تھا کہ اس کی بدکاری شہر اکبر میں تین تین دن کے وقت سزا دی جاتی تین وصیتیں کیں اول یہ کہ میری ماں میرے مرنے کے بعد میرے گلے میں سٹی لکڑی کا روپو نظر مکان گھسیٹنا اور باوازن بند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پہنچا دے ایسا نہیں لیل ہوگا دوسرے آدھی رات کو دفن کر دینا کوئی میرے جنازہ دیکھ گیا صحت ملائی کہ لگاتار تیس دن ایسا ایک سفید بال جنازہ کے ساتھ قبر میں رکھ دینا شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب میری نجات کرے بیت دلم میدہ وقت وقت ایل میدہ کہ حق شرم وارد زمرے سفید۔ پھر انتقال کیا بعد غم و الم کے مال نے کفن دفن کا سامان کر کے چاہا تھا کہ وصیت اول ادا کرے چنانچہ غنیمت سے آواز آئی کہ اسے بڑسیا اس کام آئے سمجھے اسکو سخت دیا۔ فرمایا شاہ صاحب نے کہ کھٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اسکو سخت دیا۔ ایسے کہ وہ خدا سے ڈرنا فقیر کہتا ہے کہ ایسا کھٹکا اگر ہم تکو اللہ رسول کا رہے

تو یہ یہ احکام اسلام کا سیکو ضائع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت ایک فقہ عورتوں کا محکوب یاد آگیا جو قابل بیان ہے انکی ایک بات سب سے بڑے عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر انکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اسے خاوند سے کہتی ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب انکی نہتہ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نہتہ نہتہ ہی ہوگئی اسواسطے کہ نہتہ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں عرض میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر یہ ہے کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہو گیا ہے ہم کس کام کے رہے تو ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا یہی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم سیکو گالی دیں یا فریبیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے چنانچہ امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ خطبہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکر سے ملے ابوبکر نے پوچھا کیا حال ہے اُسے کہا میں تو منافق ہو گیا ابوبکر نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اُسے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گہری تپتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں مانی ہے اُسکو بول جاتے ہیں ابوبکر نے کہا میری یہی حال ہے تب وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ خطبہ اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں ہو جو میرا ہوتا ہے اور یاد الہی میں ہو تو ملا کہ تم سے گلی کوچوں میں و برون مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کہی کہی ہو اگر تپتی ہے سبحان اللہ ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت صحابہ کی یہ کیفیت رستی تھی ان لوگوں کا یہی پہل رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین سے تعظیم و تکریم و رعا کا سا پانا بڑا کر لیا۔ اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر یہ کیفیت تارسی ہو جاتی ہے۔ یہ خوب بیان ایمان کی ہیں۔ الحمد للہ فی زمانہ یہی ایسے جیسے ایمان اور دیندار ترقی امر کے صالحین میں موجود ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے البتہ گو ناکارستان میں جو نابعث برکت ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ الصلحیہ اور قار الحکما کریم اللہ صاحبہ اللہ رب العالمین



نہ چاہتا کہ کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان کو ذہنی بیاں کسی بی بیوں کے شاید کہ وہ ہوں بہتر ہے  
 حدیث شریف میں آئے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی طرف نظر حرات سے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بہت ہنگامی  
 میں اس وقت جبریل علیہ السلام تشریف لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے تعالیٰ بعد درود و سلام کے  
 فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں یہ بلا  
 کہو تو عائشہ ایسا بنا تو ہے چنانچہ سرور کائنات فی ازواج مطہرہ کو بہت سہجایا اور اس آیت کا حفظ فرما  
 وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَلْحَمُ الْأَشْوَقُ ۚ هَكَذَا هِيَ بَيِّنَاتٌ وَمِنْ  
 لَدُنْكَ يُبَيِّنُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ترجمہ اورست عیب لگاؤ آپس میں ہے کہ اورست  
 بدنام کرو ساتھ برکتیہ کو برنام ہے بدکاری پچھلے بیان کے اور جس نے تو بہ کی بے لگہ وہ میں ظالم  
 حکایت لطیف فقیر ایک شخص میں بہت لوگ جمع ہو گئے ایک آدمی اس میں بہت جیسیم و فرہنگ اس شخص میں  
 ایک شخص نے قریب کر کہا کہ میری کچھ عرض اُسے کہا فرمائی عرض کیا اگر آپ خفا نہ ہوں تو میں گناہ  
 کروں کہا حضرت کا ردیاد و طبع چمکتے ہیں۔ ایک لانی دوسرے ہیکے۔ امانی کام اچھا ہوتا اور  
 ہیکے کا کام اچھا نہیں تا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہیکے میں سے ہوتے ہیں۔ کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے  
 جیسا کہ خود نے بنادیا موجود ہوں قدم قدرت سیر پاتہ میں تھے لیکن سیر بنا خواہے کی بڑی شان ہے  
 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ترجمہ پس بہت برکت والا اللہ بہتر پیدا کرنے والا نہ ہوگا غیب  
 آواز آئی کہ شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ کہا ہے اس وقت اس پر وقت طاری ہوئی بعد بہت ناوم ہوا  
 اور شخص نے تو بہ کی فقیر کہتا ہے کہ روگہ باری ذات باری کو منراوار ہے ہم سب کے سب عبد خفیف  
 میں سب کو خاتمہ کا شک ہی کہیں بات پر تکرر ہے۔ حکایت ایک بزرگ کا وقت جا کھنی قرینہ است  
 کبھی سنت کوئی مسئلہ پوچھا انکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس درواہ کو پچانوسے جس سے ٹھونکتا تھا  
 وہ میرے اس گھر میں کہو لا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھ کھولا جاوے گا یا شقاوت کے  
 ساتھ۔ اسے بہا میو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پھر آئیں ان کے سر کو حقیر جانتا بڑی نادانی ہے۔ اور  
 کہیں وہ عابد اپنے سرمدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کرے۔

## مذمت غیبت

كما قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضا الا بحب احذرو ان ياكل لحم اخيه ميتا فهو لحمه افرحتموه طر حمله لے لو گو جو ایمان لا ہو جو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت غیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی ذمہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا تو کہتا کوئی تم میں اس بات کو کہہاؤ گوشت اپنی بہائی مرچو کا پس تم گوارا نہ کرو گے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم ہی اس بات کو پسند نہ کرے گی) حدیث الی شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ میرے مان پاپ پر قربان ہو یا رسول اللہ میں مضائقہ روزہ ہی رکھتا ہوں اور چنگا نہ ساز بھی پرستا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا روزہ و حج و عمرہ نہیں کرتا کبھی نہ ہوں یا رسول اللہ فدائے قیامت کو کے ساتھ ہونگا اپنے منکر فرمایا تو میرے ساتھ ہو گا۔ بشرطیکہ کپٹ اور سکر دلو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کی طرف نظر حقارت کرنے سے انکھ نہ کھاکہ تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہو گا میں اپنی اس شبلی پر سچے خیررز کا ہوں اگر ایسا نہ کرے گا تو جھکوز پائیکا فاعتبروا یا اولی الابصار پس عقیقہ اس سے حیرت پکڑو اور بخور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا خواب ایک بزرگ نے آ کر بتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی محکوم چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی بہر ایک سخت بند ہو گئی ایک فخر ایک بزرگ جامع ازہر کی چہیت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محبوب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا ولا يغتب بعضكم بعضا میرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم ان سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا منہ چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے تو بکر او تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بداری ان کو اطلاع



دی انہوں نے اس فصل سے توبہ کی فقیر کہتا ہے یہ بہت بڑا مرض ہے امیں یک جہان  
مستقلہ عقدہ نکو چاہیے جہان تک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اس سے  
بہت خفا ہے مسئلہ حبیط غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے ہی ہوتی ہے مثلاً اگر کسی کا نام  
لیکھ لیا گیا کہ نہ ہند کرے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کا نام ہے یا انہوں کا اشارہ کرے اور شکنجے ہو گیا  
یا سو ہو گیا اس طرح کہ جو وہ مطلع ہو تو براہ غیبت ہو جاوے گی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بہائی مسلمان  
کی غیبت سے دوسرے کو روکے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک  
تہوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو بچا وہ یہ انعام حاصل کرے۔ کہیں وہ عابد اپنے مرید کو دیکھتا ہے

### فضائل ادب

ادب ہی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوقی  
صوت النبی ولا یجھروا الذی بالقول کجھیر بعضکم لبعض ان تحیطوا اعمالکم وانتم  
لا تشعرون ترجمہ اے لوگو جو ایمان لاگے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے  
اور مت آواز بلند کرو ساتھ اس کے بچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے  
ایسا نہ کہ کہوئے جائیں عمل تمہارا اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ فائدہ یہاں پر اللہ جل جلالہ نے  
صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم تمہارے نبی کے روبرو جھک کر بولو۔ ورنہ تمہارا عمل چھین لیا جائے گا  
سبحان اللہ تمہارے نبی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ ضیاء ارشاد  
فرمایا ان تحیطوا اعمالکم وانتم لا تشعرون فقیر کہتا ہے کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریفہ  
کو فحیط کون لوگ ہیں جنکی شان قطعاً جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرماتا ہے  
یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الہم کو اس وقت تمام مومنین مجھے جانتے ہیں اس وقت تو اس کے  
مخاطب صحابہ کرام تھے جبکہ انکو واسطے خطاب یہ تھا کہ تم اگر تمہارے رسول سے کسی معاملہ میں شکی ہو کرو گے  
ان تحیطوا اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پہر ہم کون پچھا کریں کہ حضرت پریشانی کریں یہ مقام  
قابل خود ہے کہ تمہارے رسول خدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا ہی نصیب کی کیا حمایت کر رہا ہے



یہی مناسبت ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں یہی میں ہماری سعادت و دلیل ہے ورنہ حسرت  
 لیجائیگی اور پچھائیگی بلکہ یہ اعمال محلے کے مار ہو جائیگی ہر وقت اس کی حسرت میں جلیں اور ہاتھ لٹکیے  
 گئے آئے ہیں کہ کام کو کیا کر چلے۔ لکھا ہے کہ بسوقت حضرت ابو بکر صدیقؓ جناب ابوبکرؓ  
 کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تھے تو اپنے منہ میں لنگرنی ال لیتے تھے جبکہ حضرتؓ کہیں ہرگز نہیں  
 کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی۔ حضرت فرماتے یا حبیبنا یا صدیقنا یہ کیا حال ہے۔ تمہاری زبان میں  
 معلوم ہوئی ہے۔ آپ اب یہ یہ کو عرض کرنے کے اندر فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواکم  
 اکثر تک۔ عجزت عقل و عجزت کامقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں یہ گستاخاں  
 کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الہی سمجھو سناؤ گے تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے یہ بولے ہو  
 اپنی حکومت اور نوکرت کے گھنڈ پر بولتے تھے۔ مگر اللہ کے آگے کسی کا زور کیا چل سکتا ہے دنیا یا دنیا  
 کے ایجنٹوں کی جو کوئی بھی جرتی کرتا ہے اپنے لئے کو پاتا ہے چہ جائے کہ اللہ کے پیروں کی جرتی کریں اور اپنے  
 ملک سے نکال دیئے کی دہکائی میں اسلئے فَاَوْحٰی الْکَیْمُ رَبُّنَا لَنُفْلَکَنَّ بِالْظَّالِمِیْنَ ہ رب انہی  
 طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور زمین میں تمہیں نکال دے گا کہ تمہیں اسکا وار  
 تمہیں کیا جاوے گا۔ چنانچہ ایسی ہوا کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہو اور آخرت میں اب شدید میں  
 گرفتار ہو گئے کہ لہو اور پیپ پوئیکے اور صفے سے نہ آا سکیں گے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آدینگے  
 مرنے نہ پانویں گے۔ یہ عزت اس مقام پر پہنچ گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاروں میں ہی ایسی ہی طاقتیں  
 پیدا ہونی چلی جاتی ہیں۔ خبردار اسے است محمد یہ خباب سید العالمین کی مخالفت نہ کرنا البتہ کہ ہر  
 جہی یہی حال ہو گا۔ اچھے لوگ تو اس سول پر جان مال کے فدا میں انکے دل میں بنی عربی کا اثر آدینگے  
 اور انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں سطح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الدِّیْنَ لَیَقْضُوْنَ اَقْضُوا  
 حُجَّتَ رَسُوْلٍ لِّلّٰہِ اَوَّلَکَ الدِّیْنِ اَفْحَنَ اللّٰہُ فُلُوْکَ مَا کُمْ لَلشَّوْخَطِ لَہُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ  
 اَجْرٌ عَظِیْمٌ ہ ترجمہ تحقیق جو لوگ بت کرنے میں امانی کو نزدیک سولہ کے یہ لوگ ہیں جو  
 آنا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پر سیر گاری کے واسطے انکو بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال  
 ہے۔ ان کی غلط جبری ہو چکی ہے۔



سرست نشہ سخمذاتی نظر باز شاہد کلمہ دانی محتوای محیط تدقیق اشنا سے بحر تحقیق افصح انصحاء  
ابلیغ البلاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروا قلموئے بلا خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ ورد لیل  
ناظم بے بدل غزل بدہ شعر اچھاں مداح بول انقلاب نشی **محمد قبال حسین صبا عاشق تخلص**  
دہلوی فکیل و متمہاج یکا نیز متعینہ زید نیسی اجپو نہ مقیم کوہ آلو۔ آپکو کمالات کا اندازہ طرف خیال  
بیرو۔ اور احاطہ شمار سے افزون یعنی تازہ سے قال الفاظ میں جان لانا اور انفاس عیسیٰ کے معانی پر پور  
کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورہ انازک سے خود سے دلبر اں نجل اور بضائین  
پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان مفصل سودا کو آپ کو رشک سخن سے جنوں۔ اور میر آپکے کلام بلا  
سے سرنگوں۔ ملاحظہ کلام سعدی آپکو خوان فیض کی نکھو اور شیرینی زبان نظر شیراز آپکے مقال  
سے روزینہ دار جو جو خوبیاں شرارے سلف میں صلحا رخصت کیلے ساتھ محقق تہنقہ ہد نامہ  
حضرت کی ذات بابرکات میں جو دیں آپ شاعر و آثار بر نظیر از تلامذہ ارشد شرا اچھاں حضرت  
سبحانہ و لدیر المکاف اہل سدا اللہ فالصاحب بہادر مرحوم۔ آپکا کلام نعر فارسی اردو دونوں میں  
لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دو اوین فارسی وارد و مع مشنوی بفضل اللہ چینی شروع  
ہو گئے ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علما نواز۔ عہاں نواز۔ اور دو پروہیں۔ آپ صادق الوعدہ۔  
حیرت مندی عابدہ قرائض۔ آپکا کلام سینہ عرفان گہر یا ہوا چلا جاتا ہے آپکو عاشقہ مضمون میں تصوف  
اور معرفت بہری ہوی ہوئی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں میں ہی ایک الہی کتاب میں ج  
کتاب **بوخل** فلک گرد است از کو محمد محمد قمر علی خست اردو محمد جہاں پر کند از نا فطیں پشمیم  
چین کیسے محمد بہشت از بہر آں شد کہ مجیدہ نہ کند و طلاق برو محمد جہاں بود شرمندہ اندر خلد طوبے  
ز سر و قد جہو کے محمد نسیم ارد حیات جاودانی پگر آید از سر کوے محمد جہاں بود تا حشر باز شوق وید  
اگر بنید دے سو محمد جہاں ز اعجازش بشد شوق روز روشن پ قمر چوں دیدنیر دے محمد جہاں از اں  
بوند گل را از سر شوق نہ کہ دارد کو از خو کے محمد جہاں محوم ز شوق نام پاکش پ کہ ہر  
سو آید کہ کو محمد جہاں از اں موج دریا زد و لیکن نہ نیامد تا بنو محمد جہاں از اں نازد بخود عنبر کہ بوسے  
اس کتاب کی بلکہ جس کی ہو چکی ہے محمد جہاں از اں مصفا حسین محمد جہاں از اں حسین محمد جہاں از اں حسین

تحمید از خلق نیکو سے محمدؐ بود در نزد او فردی نیکو دیدہ مشکو سے محمدؐ امید بن بود آخر کہ  
روز کے پیشوم خاک در کو سے محمدؐ از انش بر فلک خیرست ہر دم بہ شد عاشق شاگو سے محمدؐ  
بہر کیف اپکا ہونا فی زمانہ غنیت ہے۔ میں نے نہایت فخر و خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر  
میں درج کیا ہے اسلئے کہ حکمو فخر ہوا اور نام نامی کو بقار ہے اور فقیر تہ دل سے منشی صاحب صوف  
شکر ادا کرتا ہے **كَلَّمَ اللَّهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْبُودِ وَ زَكَّيْكَ عَمَلًا فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ**

### در بیان اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كما قال الله تعالى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ  
اور جو کہ کہہ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کہ پہنچ کرے تمکو اس سے پس باز رہو تفسیر جو رسول تمکو حکم  
کرے اسکو قبول کرو فقیر کہتا ہے کہ اسے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کستہ تاکید  
فرمائی ہے اور ہم اسکا عکس کر رہے ہیں **حدیث** عجب ابوبکر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم **يُنَبِّئُ الرَّجُلَ مِنْ شَرِّ مَا يَكُونُ فِي صَلَاتِهِ ثَلَاثُ شَيْءٍ الْكُفْرُ تَرْكُ الصَّلَاةِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ**  
والترمذی صحیح ابن ماجہ ترجمہ فرمایا فقیر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ میان بندہ کے اور در میان شرک  
اور کفر کے ترک نماز سے فائدہ امام نبویؐ نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اسکو کفر سے روکتی ہے  
وہ چیز کہ ہے نماز کو ترک بنین کیا تہا پس جب نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو در میان اس کے اور در میان کفر کے  
تہی تھائی بلکہ وہ شخص نہیں اخل ہو گیا **حدیث** عن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يقول **الْعَمَلُ الَّذِي يَبْنِيهِ وَيُنْهِيهِمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ** رواه احمد و ابو داود و الترمذی  
والنسائی وابن ماجہ و ابن حبان الحاکم فی المستدرک ابی سائید صحیح ترجمہ کہا بريدہ کہ سنا میں نے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ علیہ سلام کا جو در میان ہمارا اور مینا نفوں کے ہے نماز ہے پر جس نے  
ترک کیا اسکو وہ کافر ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے الصلوۃ کافروں میں اخل ہے معلوم ہوا  
کہ نماز ایسی چیز ہے کہ اسی سے زینت زینت اسلام ہے اس کے چھوڑنے سے اسلام ہاتھ سے جاتا ہے۔

**سبحان اللہ** اسی نماز کو چھوڑ کر کہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمایا ہے۔

## در بیان فضائل نماز

حضرت ابو ذر جمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سوچا اصلی اللہ علیہ  
 علیہ السلام کیسے پڑھتا اور پڑھتا تھا۔ جناب خلیفہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک سخت کو جو بلایا تو اس کے  
 تمام پیر پڑھے وہ کیا ابو ذر کوئی اللہ کیوں نماز پڑھتا ہے نماز اس کے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے کہ  
 اس سخت کے پڑھنے کے حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایسا تکم بہت خفا ہوا اور یہ حکایت  
 کہ اسکو شیر کے آواز والد و جب اسکو شیر کے راستے کہہ کیا تو شیر کا پیٹ لگا حاضرین جلوسہ حاکم نے یہ حال  
 اس سے دیکھا کیا یہ سبب شیر پھیرا گیا تھا کہ اس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو بہت دیدی  
 حاضرین جلوسہ حاکم جان مال سے خدا ہو گئے اور اسے ظلم سے توبہ کی حکایت ایک بزرگ تک  
 نماز تھا ہو گئی اسے اپنے نفس سے خفا ہو کر کہہ کہ تجھ کو کچ شیر سے ہلاک کر اوٹکا اسواٹے کہ تو نے  
 اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں بھگن کو چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے اسی  
 طرف یہ بزرگ بھاگے۔ شیر ہی اسے ڈر کر بھاگا۔ اسی حالت میں بزرگ تھک کر بیٹھ کر ٹھیکہ لے کر  
 جو غلبہ کیا تو سوچے۔ عالم ریاضین کیا دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں  
 اور ارشاد فرمایا میں کہ جسکی نماز حالت سوجھ میں تھا ہو گا تو اسکو پھر پڑھے۔ کیا تم کو یقین  
 ہے کہ شیر کو ہلاک کرنے ہرگز نہیں۔ اسلئے یہ تم کو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری اطاعت ہو۔ نماز  
 اور دو ہتھ انداز کے یہاں قبول ہو گیا۔ جاؤ ایسا نہ کرو قضا اللہ کہم الرسول فخذوه واللہ شفی  
 زانا ہی ایسے ایسے مومنین ویدارستی صاحب امرا صالحین جلیل اللہ میں سے موجود ہیں کہ اسکو  
 ہر وقت اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے دیدار و نگاہ ہونا فی زمانہ باعث برکت ہے میں  
 بھی ایک نہایت فرخند نام نامی بنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نہائی کو بقا ہے چنانچہ صاحب  
 خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی  
 جناب مدوح الاقطاب بدر الصلحاء و فخر الامام محمد نامدار خاں صاحب بہادر ممبر  
 ریاست میٹا۔ جو خوباں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

اس کا بیان ہے کہ اس نے نماز پڑھ کر اس کو بشارت دی کہ تم کو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری اطاعت ہو۔ نماز اور دو ہتھ انداز کے یہاں قبول ہو گیا۔ جاؤ ایسا نہ کرو قضا اللہ کہم الرسول فخذوه واللہ شفی زانا ہی ایسے ایسے مومنین ویدارستی صاحب امرا صالحین جلیل اللہ میں سے موجود ہیں کہ اسکو ہر وقت اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے دیدار و نگاہ ہونا فی زمانہ باعث برکت ہے میں بھی ایک نہایت فرخند نام نامی بنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نہائی کو بقا ہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب مدوح الاقطاب بدر الصلحاء و فخر الامام محمد نامدار خاں صاحب بہادر ممبر ریاست میٹا۔ جو خوباں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

بیان میں کر سکتا ہوں۔ آپ اعلیٰ درجے کے دیندار متقی تھے۔ پانچ سو و صلوٰۃ - عابد ستر سال  
 روح و تقویٰ اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر بقت لگے ہیں۔ دوست بروہہ شریف نے  
 حدیث میں بچہ دل - عالی خاندان - باذل - فیاض - امین - دیاندار - دیادل - شہرہ داد گسٹری اور  
 رسیا پروری ہر طرف گیتی میں بلند ہے۔ عدل و انصاف آپ کا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر آدمی کو  
 کہ یافت نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و ہر آپ کے لطف و کرم کا ملاح ہے۔ دامن خلاق آپ کا بڑا وسیع اور کشادہ  
 ارکان مروت آپ پر قائم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے  
 کہ دروازے میں مہمان کی نسل پتلا میں پسیمیں کسی طرح کی نا اتفاقی نہیں ہوتی ہے بڑے بڑے اراکین  
 گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپ کی ہی اخلاق کا باعث ہے۔ آپ بھری منسا ہیں۔ علماء کے بڑے  
 قدر دان ہیں اصل تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رفیع بیت اسلام ہے۔ آپ ہندوستان میں نعمات میں سے  
 ہیں فقیر ہی خالص محبوب الاوصا کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر ہو طہر اللہ قَلْبُكَ فِی قُلُوبِ  
 الْأَعْمَالِ وَ دُكْنُ عَمَلِكَ فِی عَمَلِ الْأَعْيَادِ - وَمَا تَهْنَكُمُ فَاَنْتَهُوْا اے یہی منے میں کہ جس بات  
 رسول منع کرے اس سے باز رہو حضرت عنک مَعَاذُ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرِکَ بِاللّٰهِ تُشْرِکَ اَنْ تَدْعُوْا اَوْ تَزُوْرَ تَرْجِعْ رَدِّتْ ہر معاوضی اللہ عنہ  
 کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است شریک کر تو ساتھ اللہ کے  
 کسی شے کو اگر تیرے قتل کیا جا تو یا جلایا جا تو۔ شرک کیا برا ہے کہ مر جانا اور جل جانا اس سے بہتر ہے اس لئے  
 کہ میں تیرا میری تکلیف ہے اور شرک کئے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ  
 کے لئے ہم ہوتی ہے حکایت حضرت بابرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب سوال کیا کسی شخص نے آپ کو خواب میں  
 دیکھا عرض کیا کہ بابرید جنت میں سے کیا معاملہ گذر آیا یا جب میں اس را پائدا کو چھوڑا سر کا دلا  
 سے ارشاد ہوا کہ بابرید کیا لا عزم کیا خدا یا توحید۔ ارشاد ہوا الیہ اللہ ہی یاد ہے شرمسنگ اور  
 خجالت پیش کی اصل یہ ہے کہ ایک بات میں نے دوہ پیا تھا شکم میں تھا قاروہ ہوا ہنسا میری زبان نکلا کہ  
 دووہ نہر کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اس کا طعن ہوا جب  
 اس کلمہ کی ملاحظہ ہوئی ہو چکی ہے ایسے بدول اعانت مصنف اسمیں اگر قریب نہیں نکلتا





واپس چلے آئے اور سند حکومت آگے اسیر المؤمنین کے والدی اور سب قصہ بیان کر کے کہا کہ  
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعت کو  
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کر دیا۔ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ان کے ملنے والے سب جان اللہ نور  
علی نور تھے جن کو کوئی ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھ کر کتاب اللہ  
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دیا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دنیاوی عالمی ہمت فی زمانہ موجود  
ہیں کہ ان حضرات کی حالی ہی پر ہزار آفریں کر باجوہ و عہدہ کا جلیل القدر کے ہر وقت انکو رہنا جوئی  
اللہ عز و جل کا خیال ہوتا کہ ایسے عالمی ہمت کا نام میں اپنی تقدیر نہایت فخر سے بوج کر رہوں اسلئے کہ میری  
کتاب کہ فخر ہو اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ چار دہائی عمر اور لائق دولت حضرت عالی جناب  
صاحب خلق محمدی تابع شریعت محمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ غامد  
جہاں منشی غلام محمد علی الدین صاحب پٹی انکسیر سبزی منڈی ملی خلف الرشید حضرت عالی جناب  
سرفراز خان صاحب مرحوم و متوفی ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے انکی ذات باریکات میں عطا  
فرمائی ہیں اگر ایک شے اُس میں لکھوں تو کیا اسکان جس خوبی کو جو میزان فکر میں نہ کرتا ہوں تو ایک  
ایک برتتا ہوں۔ آپ بڑے دنیا دار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ خیر شہم۔ امین۔  
مستواضیع۔ مسکین پرورد۔ پیر و بزرگوار۔ شریف نواز۔ دوست پرورد۔ عادل انکھ میں یا و شرم  
بہت۔ شریف عالی خاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ علمدار صلحا کے قدردان۔ اپکا دامن خلاق بڑا  
وسیع اور کشادہ۔ شریفیوں اور حاجتمندوں کی بری فرائد دلی سے مہلک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے  
اب قرآن حفظ فرما کر دیا کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپا بلیرن میر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسوں  
جی رونق اسلام فقیر ہی بنا فاضل کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ حکم اللہ علیک  
فی ثلوث لا یزال و درک عکاک فی عمل الاختیار الغرض وہاں جہاں کو احکام الہی سے  
مطاع کر رہا ہے وہاں کوئی وہ شان محمد رسول اللہ صلعم ہر ساتویں مجلس میں ایک بار بھی نہ  
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الہی کے بموجب لوگ جگہ سے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اس فاضل کے فیصلہ



بیشے خوش ہوئے ہیں اور تمام روئے نہیں کے قاضی اور نصف دیاں پر حاضر ہیں اور اس قاضی کے فیصلوں کی نقل کرے ہیں اور دہانت نامہ بنا رہے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے انہوں نے مجلس میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوہ نکال دیا اسکی زبان سے خوش نثار ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے قائل کے کتاب اللہ اور سنت سے نکال کر بیان کر رہا ہے اور روئے نہیں کے مفتی اسکے گرد گرد جمع ہوئے ہیں اور اسکے حکام نقل کر رہے ہیں مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے انہوں نے مجلس میں ایک محتسب سند حکومت بیٹھا ہوا ہے اور خطا و انکسے روبرو کھڑے ہوتے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجر و کوا اسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر صدارتی کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسی کی نسبت حکم جانی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت وہ کون ہے وہ اعظم حکام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے نہیں کے قیصر اور بادشاہ حضرت بابرک میں نہیں اور دست بستہ عرض کر رہے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک حکیم حاضر ہیں اور تمام روئے نہیں کے حکیم حضرت بابرک میں حاضر ہیں حکیم حافظ انکے مرض و نکو مطلب جانی سے مشفق رہا ہے کیونکہ نہایت تفتیش ہو رہی ہے کیونکہ اخلاق کے بارے میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے نہیں کے قاری اسکے سامنے حاضر ہیں عجیب قاری ہے ساتوں قرآتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں بہار اشتاق بیٹھے ہوئے عرض معروض کر رہے واللہ ایسا قاری کون نہیں کیا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

## بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بہاؤیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اظہار و خیا رستا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن سوچتے یہ خیال غور جاتا تھا۔

۴

عین یاد دللا ہوں۔ اسی پر خیال کرنا کہ عمار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی میرا بن۔ حدیث حضرت نے

دو جی نہ مالک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو ایسے یا نہیں فرمایا کہ  
خدا نے ایک ایک عاکے واسطے ایک بنی کو حکم دیا تھا کہ ایک ایک عاتہاری خواہ کسی مضمون کی مہوتم نہادی شاہ  
میں کہ ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہو گئی عا اور بدر عاتج علیہ السلام کی کفار کے بارہ میں بدو عا تو  
وَقَالَ نُوحٌ ذَرِكُنْ لَكَ دَعْوَى الْكَافِرِينَ ذَكَرًا هَٰذَا إِنَّكَ إِن تَذَرَهُمْ لَيُضِلَّوْا عِبَادَكَ  
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فِجَارًا أَكْثًا هَٰمْ مَجْجَمٌ اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑا اور پرزہ کی کافروں  
سے بچو اور تحقیق تو اگر چھوڑ دیا انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو اور جنہ کے مگر بکار کفر کیوا  
وَصَلَّىٰ غَيْرَ غَيْرِي فَرَلَوْا إِلَيْكَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَوْنًا وَلَا مَوْنَيْنِ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا  
تَرَىٰ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَادُلًا هَٰمْ مَجْجَمٌ آپ ورد گار میر بخش مجھو اور واسطے مانا پ میر کے اور واسطے  
اُس شخص کے کہ داخل ہو گھر میر میں بیان لا کر اور واسطے سب بیان لاؤ بلوک اور اسیان والیوں کے  
اور دست زیادہ دیکھا لوگوں کو ملا کر۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میر نے یہی حکم تھا کہ تم دعا  
اور بر عا کرو میں قبول کرنا فقیر کہتا ہے آپ صاحب کو خوب معلوم ہے کہ وہ عا حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خدا سے نہیں مانگی حضرت امت کے لیے آپ نے رکھی۔ کیونکہ انکو اس قدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ  
بنا ہوا اٹھائے برے برے صحابہ جلیل اللہ شہید رہے اور آپ کے دستان مبارک ہی شہید ہو گئے یہاں  
ایک نکات لطیف ہے جسکا کہنا سنا سب معلوم ہوا نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے  
عرض کیا کہ بعد اگلی وفات کے جو میر مبارک ایک کاکو دیا جاو آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور  
حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کو فرم گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص اسی عرفہ  
میں تھا ہے اور شترانی کرا ہے شاید ہے کہ وہی ہو دو ذیل حضرت تشریف لیکر دیکھا کہ اویس نمازیں شغل میں  
اور فرشتہ مقرر ہے کہ وہ شوئی نگہبانی کرتا ہے اور اس طرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ  
افسوس حضرت فرانس یوان کو اپنا پسر ہی ہوا کہ نہ یا حضرت علی کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجھ سے  
زیادہ کوئی تھی ہوگا اسی کے میں مادر رسول اللہ ہوں اور بہانی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمر کو  
یہ خیال ہوا کہ میں ہی اصحاب جلیل القدر میں ہوں اسی کے حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے



اور میں نے فرقہ نہیں لیا۔ فرمایا احوال کے بموجب اب بی بی مجھے گورسجان الدنیا عشاق رسول اللہ  
 تھے کہ انھوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ الحمد للہ فی زمانہ پہلی بی بی یوسف میں نے یہ باتانی اسلام و امر اکابرین  
 میرے مابین بہت کراں حضرت کی علی بنی پر پڑا اور تین گراں وجود و جبرہ یا علی بن ابی طالب پر وقت انکو خا  
 جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ایسے عالی بہت کا نام نہا میں بی بی یوسف میں کیا یہاں نہ غرض سے  
 وچ کرنا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فہم نہ ہوا اور نام نہا کی کوئی اسے نہ جانتا نہ حضرت نہ یہاں نہ اسلئے کہ  
 القاب نہ نام نہ اسلئے کہ میری کتاب کو فہم نہ ہوا اور نام نہا کی کوئی اسے نہ جانتا نہ حضرت نہ یہاں نہ اسلئے کہ  
 علی علی فرمائی میں میری کتاب کہ بیان کرے جس خوبی کو جو وزن کو کیا ہوں تو ایک سے ایک کو  
 برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار عالمی اسلام۔ پابند صوم و صنوۃ۔ بڑے فیاض۔ ازل۔ حشر  
 ستوانع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج سکین پرور۔ عادل۔ انکھ میں جیاد شرم بہت۔ خدا ترس۔  
 سخی۔ نیک نام۔ بڑا عمدہ۔ شریفوں اور حاجت مندوں بڑی فراخ دلی سے سہاوت ہوتی ہیں۔ اسلام  
 کی ترقی کا انکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں۔ اس اخلاق انکا بڑا راز  
 اور کثرت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر ہی ایسے ممدوح الاوصاف  
 دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قلوب الابرار و رکت عملات  
 فی عمل الاحباب العرش منور علیہ سلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکیا  
 نہیں ہو سکتا۔ بدن پر و گئے کھڑے ہوتے ہیں اور کلبو سنے کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعائ کی اسکی  
 لہو رکھی۔ اسے استغدیہ آپ کے تحت بگر شہیدان کر لایا یعنی سید شہداء جناب امام حسین علیہ السلام  
 اور ہر ایسوں کو کر لایا کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہو گیا۔ کسا دل لایا جائے  
 وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کا بیج باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ ساکھ ہی عجیب و  
 غریب ہوا ہے۔ بہ فاضل کہ مختصر طور پر بیان شہادت و مصائب امام علیہ السلام بیان کرنا ہے  
 کہ ناظرین دیکھیں حضرت امام حسین علیہ السلام و جگر گوشہ رسول امام کا صبر کدربکا  
 صبر تھا۔ کیوں نہ ہو آخر کس نام کے آپ نواسے ہیں۔

## بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

ہو سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ کس وقت و کس مقام پر ہوا ہے۔  
 وہ دن ان روز غر غر اور وہ روز یوم عید اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرا کربلا اور وہ دیار دیار  
 فرات تھا حضرت اس حکایت میں سات اہل قابل غرور و انصاف ہیں اول یہ کہ جناب الحسن علیہ السلام نے  
 تو تھیں اس کی عبا کی واسطے رہا پانی انہوں نے انہوں کو ہی حضرت اسی دن ہی صحرا میں اسی فرات کو  
 گھاسے کہ کچھ پانیوں میں گھوڑا رکھتے تھے پانی بند رہا پانی کی یہ لپائی کہ ایک قطرہ میسر نہ تھا پانی  
 کی وہ شدت کہ کچھ کباب ہوا جاتا تھا بار بار نام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان ہونٹوں پر پھرتے تھے  
 فاقوں کی وہ ارباب کہ کام تمام ہوا جاتا تھا تھارت اقباب کی وہ گرمی کہ رگستان کربلا کا یہ حال تھا کہ  
 مثل برادہ آہستہ آہستہ تھما رہا تھا پڑھ لکھائے داغ پر داغ اٹھائے علی کبریا فرزند جلالی نام سامیہ بیچا  
 عباس سپاہی ان سب کو لکھو جو سامیہ اڑیاں رگڑتے دیکھا شعر شاہ کہتے تھے نہ ہو لگا کہیں اگر کا  
 داغ نہ اسکو ہانگتا وہی جو صبا اولاد پتیر مارا سلق اصغر پر تو سرور کہا نہ دل تڑا اسے حریف تہر ہے یا  
 فولاد ہے پستی کوثر سے کوثر پر کہا شیر نے نہ کیا مڑا ہے آپ خیر کی ایک یاد کہتے تھے عباس  
 شانوں کا تو کچھ بھی غم نہیں نہ بگیا اگر آپ تو محنت مری برباد ہو دوسرا اس پر کہ وہ ماہی باوجود  
 حیلوں پر بھی لپکے اور حسن خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے بے آپ دار نری سب حفاظت تمام  
 اپنے شکم میں لپکتے رکھا مگر وہاں انسانوں پر جو خود آب و دانہ سیر کرتے تھے اور اپنے بنی کے نواسے  
 آپ و طعام بند کیا اور غرض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکھا تھیں اس پر کہ جناب  
 یونس علیہ السلام کے جسم طہر پر درخت گدو کا سایہ ہوا تھا کہ وہ جناب بنی اسرائیل نے بغایت تمام سیر کرتے تھے  
 مگر یونس حضرت مظلوم کربلا کی لاش مقدس جالبین تھیں کہ بلا پر بے گور کھن جریاں پڑی رہی اور یہاں  
 بجز آفتاب لٹتا ہے اور کہیں کمان نہ تھا شعر بے دغ و کھن ہے جو یہ اللہ کے پیارے واللہ گرا جاتا ہوں  
 میں شرم کے مار نہ بکھرے ہوئے یہاں ہوں محمد کے میرا سے یہ صحرا میں کوئی ہے کوئی دیر کا کنا کہ  
 ان ہوں کو قتل سے اٹھا لینے دو محکو پڑی میں ستاروں کو چہا پیٹنے دو محکو پڑی اہلیت اطہار کے  
 اس کتاب کی مدد پر میری ہو چکی ہے

۲ شاہ کہتے تھے دیکھا فاقہ کو لاش ایک ایک کی پتیر پتیر اور یہ بیٹا اور یہ داماد ہے

پاس ہی کوئی چادر تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتی تھی بی بیایاں خود ایسی محتاج و ناتھیں کہ بالوں سے اپنے منہ چھپاتی تھیں۔ بی بیوں کے سر سے اعداد و ایں چھین لیں۔ رنگی بالوں کی چھین منہ چھپانے کے لئے چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک کیا تو جناب یونس علیہ السلام تحمل تمارت آفتاب کے ہوئے بتیرہ روز گراہا الہی میں جنے فرج کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جس وقت ابلیس نے جناب اصریت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں جبرائیل کا حقیقہ مل ہوں کہ آفتاب چرخ جہانم اول اس پر آگاہ ہو اور رخ اسکا جانب میں کر دیا گیا اور سرد درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جائے اسوقت اگر تیرہ احسن راہ رضائیں ثابت قدم رہے اور خبر نہ کر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے تب میں جانوں کہ حسینؑ تیرہ صابر و شاکر ہے بس حکم جناب باری موعظان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب میں کر دیا حدت بتیرہ روز سے زیادہ ہو گئی دریا جوش کھٹنے لگا جانورال دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار ہو گئی اسوقت حضرت نے منہ پر مکر بند کیا کہو کہ گرجہ میل سے یہ حال حضرت کا دیکھا گیا فوراً حاضر ہو کر سطر طہر پر اپنے پر و نکا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی باقی جانب بالانگاہ کی دیکھا کہ خادمہ میرینہ روح الامیں بیروں سے سایہ لئے بالابو اسنادہ میں حضرت نے فرمایا شاعر اسوقت حکم فرمایا کون و مکان کا ہے پہلے جاو جبرائیل یہ وقت امتحان کا ہے فی الحقیقت حضرت جو صبر جناب علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیاء سے ظہور سے میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن ہی پایا جاتا ہے۔ رسول ہوا کہ قیامت کی دن جناب سید المرسلین جناب باری مدعی ضل کر نیکی کہ یا الہ العالمین مجھ کو ذرا میران عدل پر پہنچ کہ میں ہاں جا کر دیکھوں کہ صبر بہائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند خلیفہ کا حکم ہو گا کہ اجابا جاؤ تو حضور میران عدل پر شریف لیجاؤ نیکی تو صبر امام علیؑ کا زیادہ ایوب یا نیکی اسلئے کہ حضرت امام حسینؑ سے کوئی کلمہ نہ کیا اور اضطرابی کا نہیں در ہوا برخلاف حضرت ایوبؑ کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لا گھٹا تھا اللہ تعالیٰ وایوب اذ نادى رَبَّكَ اِنِّیْ مُسْتَفِیٌّ الصُّرُّ وَانْتَ اَکْثَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝ ترجمہ اور ایوبؑ کو جسوقت پکارا تجھ پر ہے کہ کو یہ کہ مجھ کو تنہی ہے مصرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے تم کہو ایوبؑ میں سے اسلئے حضرت فرما دیا کہ میں ان قیامت کی جناب باری میں عرض کروں گا کہ مجھ کو میران

چنانچہ تاکمین صبر الایوب و صبر امام حسین کیوں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کفر و کفر تو کفار و کفار  
رسول اللہ پر دیکھا کہ آپ پر سیکڑے تھے تو فرمایا: ہوس خدایا! خداوندی تو تو! اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ  
چھٹا تھا: یوسفؑ اور اس کا بھائی لوطؑ مشہور ہے فراق میں کچھ ہوا: انا حال ہوا: دو بیویاں ہوا: کیا سب  
باج پا کمال: یوسفؑ کا گناہ علی گیسوا تو نہ ہوا، شاہدہ سجنہ کا گناہ گناہ گناہ کیا، لانا لیس کا کچھ  
کی شکر کیا: سولہ چرسین کو گندہ سے جو بیاس میں: طافہ رہتی کھانہ کی ہاں رقی شمس میں: شکر  
خدا تہا لب پاشا: اندوہ ریاس میں: اللہ سے صبر فرق نہ تھا کچھ دوس میں: سب گھر لانا دیا تھا  
فقط اپنی بات پر: سولہ تاتیر سے قدم کے نبات پر: (یوسفؑ سنایا) ہوا: کچھ بی بی صبر: اک بان  
لاکھ دیکھ کر دل ہزار جیرے ٹرے نہ مثل برق شمس مثال ابرہہ غریب یقین ہا توں سنگہودی پس  
کی قبر دیکھا جو منہ سے دودھ اگلے نسخیر کو: اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو: پانچواں ہے  
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو بڑی کوی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے  
مگر افسوس جناب سید الشہداء جب پست ذوالجنح سے زمین پر تشریف لگا تو تشریف لے حضرت کے گلو خشک  
کو آب خجور سے سیر کیا: ۵ فصیح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذہب کو: پنج کرنا شہد لب پیئر کا کچا  
۵ دیکھا شہ کی سیکنا ہی پر شہادت روز خشر: خجور قائل زبان بکھر خدا کے سنے: شجر بر  
سنگ تراشے کہ بڑو سنگ جاں را۔ اول دہد: اے: بڑو لعل خشک گلوئے شہ والا قریب خدا  
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونسؑ میں پر گئے تو کوئی زخم نہ لگا: پر نہ تھا فقط احتمال اور ضعف  
تھا اُس سے ہی حضرت یونسؑ پانی مگر جب جناب سید الشہداء اُس میں پر گئے تو ایک ہزار نو سو  
اکھا وں زخم ہمارے پر تھے بعض روایت میں ایک لاکھ زخم تھے جب کہ بیان حکایت جو میں نبی  
میں گنرا اور اس قدر خون بہا کہ گیا تھا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ کو غش نہ آئی  
نہ کہوں۔ ساقوال امر یہ کہ حضرت یونسؑ کو انکی قوم اُس جگہ سے بغزت و احترام لیگی اور  
ایمان لائی افسوس یہ است محمدیہ یہ کلمہ کو غرت کے بلکہ کفری لیت ہی سر امام نیزہ پر چڑھا کر بطور مدیہ  
پیش لیکے شجر حرم میں عدد اسکو نیزہ آہ و محمد کے زانو پر جو سر سے: اور کچھ لڑکے اور عورتیں جو  
اس کی بلفظ جبری پوچھتی تھیں



باقی رہی تھیں انکے شانوں میں رسیاں باندھ کے سر پر نہ ستران بیکجا واپر شہر بشہر پہرہ دیتے  
 نہ ان شام میں مقید کیا۔ مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیے کہ اولاد ختم المرسلین کی کیا کیا تکلیفیں  
 ختم کیا گئیں واسطے اٹھائیں گرم پناہ جان مال کی کئی کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے۔

الحمد للہ فی زمانہ ابھی ایسے مومنین دیندار اولاد علی آل نبی نیز مہمان اہلبیت امرک صالحین ہیں  
 سو جو وہیں کہ جگہ نام نہی میں ایک غم سے بچ کتاب کتراہوں اور اپنا امداد اعمال حسنت سے بہتر ہوں  
 اگلے گراگئے نام کو بقار ہے چنانچہ حضرت عالیجناب علی القاب بد الصلحا صدر الامراہد  
 سندھی شیخ الاسلام و المسلمین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید محمد کاظم

صاحب ام فیوض۔ آپ بڑے اعلیٰ درجہ متقی و پرہیزگار مومنین دیندار ہیں۔ اور روح و تقویٰ  
 اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں۔ پابند صوم و صلوات۔ تہجد گزار۔ اشراق و چاشت  
 کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے۔ آپکو سراج المومنین ہی کہا جاتا تو صحیح ہے۔ خدا ترس۔

رحمدل۔ متین۔ امین۔ عابد۔ مزارع۔ بڑے دریا دل۔ حیرت خیز۔ بڑے فیاض۔ آنکھ میں  
 حیا و شرم بہت ہے۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشرین۔ آپکا وعظ سینہ  
 عرفان کو پیر تاج لاجا ہے۔ تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اہل تشیع

ابو اسماعیل علیہم السلام ولایت کے قابل ہوتے تو انجانب ضروری کے خطاب سے یاد کرتے اور میر ہم  
 مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہوا بہت مشکل ہے۔ آپ  
 علماء کے بڑے قدردان ہیں۔ باذل اعلیٰ درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سوز و زینت سلام

آپ میرین امیرین فقیرین سید صاحب کادل سے شکر۔ اور اگر اسے شکر یہ ہے طہار اللہ قلبا  
 فی قلوبہ لا یلا بد و ذکرک فی عمل الابخیار حضرت عالیجناب علی القاب  
 صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب بد الصلحا روقار الامر اخذ لیب گلستان دولت

اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال جامع کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیر وان زماں سنیدی  
 اولاد علی آل نبی خاں بہادر خلیفہ سید محمد حسین صاحب بہار و شیرازی ریاست



پیشا لہم اقبالہ۔ جو جو خیریاں اللہ تعالیٰ نے ذات ابرکات میر علی افرامی میں نہیں بھیجیں اگر ایک شمع کھولیں کیا اسکاں جس خوبی کو میران فکر میں زن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ کو کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزون معانی تازہ سحر قابلہ لفظ غریب علی بن ابی طالب عیسیٰ معانی پرمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت علی کا نام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوبے و برائی محل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپ کا کلام بلا نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔

آپ کی شیریں بانی میں لطف کلام جاری ہو دیکھ آپ کی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پیشا لہ کے لوگوں کو کیا کچھ فخر ہو گا آپ کی دستاگری اور علما پروری نے نام نوشیرواں شادایا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ خاتم جہاں کمال سے پہلادیا ابرمیاں آپ کی گوہر باری عرق آلودہ الفضل ہے اور دیا آپ کے جوہر سے مالا مال۔ آپ بڑے دیلمدار ہوں۔ پابند صوم و صلوات۔ حیرتیں بی متواضع منکسر المزاج۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ خدا ترس۔ انکھ میں حیا و شہرہم ہے۔ علما کے بڑے قدر دان بڑے حامی سلام۔ بڑا و عمدہ۔ حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے فقیر ہی بنی جب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر یہ صلوات اللہ علیہ

مَلَبْتُكَ يَا ذَوْبَ الْعَبْرَةِ ذِكْرِي عَمَلَكِ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ حضرت عالمینا محبوب

الاولاد و قافلہ کلام صانع محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکلام اشرف النظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی میر علی صاحب ہار شش ج

حاکم صدر عدل ریاست پیشا لہ۔ آپ کی خوبینکو تحریر میں لانا اب دریا کو بیاض سے ناپنا ہے حضرت کے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا شبنم چرانا ہے آپ کی رفعت شان اسکاں سے ہم پہلو آپ کی سائی تبریز قدر کے ساتھ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں بڑے فیاض۔ آپ کی سخاوت و قصہ خاتم کو طے کر دیا۔ آپ کی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفو سستی سے شادایا آپ کی عنایت جبر ہوا گو مالا مال کردے بائیں ہم اوصاف دامن مطلق وسیع اور کشادہ مروت اور تواضع حکم زیادہ ہر ادب و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ وہاں کے لطف کرم کا ملاح۔ ہر کاں مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو

یہ ہے کہ مخلوق مجسم ہیں۔ علما کو ساتھ بڑی عزت سمیٹیشک تھے ہیں۔ مزاج میں تحقیق بہت سی۔ باندہ  
صوم و صلوة۔ بڑے پندار و عزم۔ بڑے صفا گو۔ مزاج میں انضام و تقصیب نہیں بہر کیف ایک آدم  
ہے فقیر ہیچ صاحب کا شکر یہ اور اگر اسے شکر یہ ملے گا کہ اللہ قلذک فی قلوب الابرار و رزق  
عَمَلُکَ فی غَلِّ الْاَخْطِیَار۔ القصصہ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اس قدر تکلیف ہوئی اور  
اپنے استسکی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا۔ اور آپ کی آل پر اس قدر سختی پہنچی کہ ایک ن میں باغ محمدی  
برباد ہو گیا۔ حالانکہ اس طرح کی خبر تھی۔ مگر وہ دعاء مانگی۔ اگر مانگتے تو فوراً قبول ہوتی۔ اور یہ تمام تکلیفیں  
باقی رہتیں مگر حضرت فر وہ دعاء مانگی۔ آپ صاحب کو معلوم ہے کیوں مانگی۔ اس وقت کہ حضرت نے جانا کہ میں  
دعائے مانگوں کا خدا نخواستہ میری امت کا گندہ جنم پر ہو گیا یا اسی میری امت کا گندہ جنم میں ہو گیا  
میں اس روز کو اس طرح رکھی تھی۔ اب وقت ہی یا اسی تو قبول فرما تاکہ میری امت رونق سے آراؤں  
وہ دعائیں قبول ہو گئی سبحان اللہ پھر پھر تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو  
کیسا کر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہو کہ (یعنی دعا) پھر وہ دعا اپنے کام میں نہ آئے لیکہ  
صرف امت کی محبت و انگیز تھی۔ محبت ہو تو ایسا ہو تحقیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو  
ایسا ہو محمد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اس وقت طلب کروں گا جو وقت کہ میری امت کنا رہ و فرج کے قریب پہنچی  
اے لوگو مقام عزت کی کزیدہ پلینے ایک ہی فعل بڑا کیا تھا کہ حضور کے لئے بگڑ کر شہید کیا۔ مسلمانوں  
میں ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام ائمہ نہ بجالانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسین نے جنت  
زید کیوں نہیں کی اور جان میدی سبحان اللہ عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اس وجہ کی کہ وہ  
مخالفت رسول اللہ میں تھا اور حضرت کے احکام کو نہیں ماننا تھا فسق و فجور میں رہتا تھا۔ بے نمان  
شیر غبار تھا تا بین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا حکم تھا کہ ساتھ رسول  
نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تبار سے تو وہ سلوک کیا ہے کہیں وہ دعا اس وقت طلب کروں گا کہ جب میری امت  
کنا رہ و فرج پہنچی سبحان اللہ ہر جو تو ایسا ہو۔ یہاں سو کیا غضب کرتے ہو یہ فائدہ تو اب تک ہم تم  
س چاہتی کہ تم میں چاہو ہم تم میں چاہیں حضور خدا و عودین کے منکر ہمار رسول اللہ نے ناقص و ناقص  
اس کتاب کی بظیفہ و بکری ہو چکی ہے

دین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے دامن کو تم چاہو تمہارے بائیں کو مسخر کم میں مہر ہے نہ دلاسا  
 نہ دہری پس کسی سر پر تکیوں کی بجائے خدا کرے : اب تمہارا محاورہ بیان کرتا ہوں اجماعی تم ہی تو کہا کرتے  
 ہو اب اجماعی جہاں کا پسینہ گر گیا معین گراؤنگا۔ اب یہ تو کہیے آدمی ہو یا جانور مقتضاً محبت تو یہ کہ کر ذرا  
 گریبان میں ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جبکہ آپ سے اس سے جو کہا جائے۔ رکے آپ سے اس سے رک جائے  
 اچے زکوٰۃ رسول اللہ سے کس قدر جبکہ تم ہی تو ذرا اچھکو شر ما وغیرہ کرو کہ ہم تم کو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دنیا  
 الیسی طور شدہ ہو یا سکوا پارس ہی کہا جاوے تو بچا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لگا باوجودیکہ حضرت کو  
 کفار سے اس قدر تکلیف ہوئی اور آپ کا باغ برباد ہو گیا یعنی آپ کی آل شہید ہو گئی کسی کی تکلیف ہوئی میدان  
 کر بلا میں حضرت امام زین العابدین نقل کیا کہ میں نے منورہ میں چلا جاتا تھا اس وقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا  
 کہ میاں اس بکرے کو ذبح کرنا ہے کہ چرانا پانی ہی کہا پلا دیا ہے تو اپنے اس وقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ  
 : میاں وقت ذبح دانا پانی ہی دیا جاتا ہے انہوں نے عرض کیا : واہ امام صبا کیا اسی طرح ذبح کیا جاتا ہے  
 اپنے فرمایا کہ میاں سیر ابا جان تو مسجد عیال و اطفال میدان کر بلا میں ہے اب ذرا ذبح ہو گئے۔ اس سے  
 زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی کہ پھر خیال نہیں ہے کہ اٹھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے اور بانی اسلام کو نبی  
 کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہے ہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی شان  
 ہے اشعار وہ کوئی تہنیت جیسے عرش سے آئی کفار کے لشکر و غفر کسے ہے پائی یہ سرکس سے ہوئی خیر  
 خندق کی لڑائی نہ کسی شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی : راج ہو اویں کس شہر و دیار کہہ بے پڑتا ہے کلا  
 دے اللہ کے گھر سے : اضمام پرستی کو زبوں کر دیا کسے : سرلات اور غرے کا نگوں کر دیا کسے : ہلاک  
 کے رقبہ کو فروں کر دیا کسے : شہر و ناکا جگر خوف سے خوں کر دیا کسے : باطل کے سوا حق کا کچھ نام کیا  
 تھا : یہ دین یہ ایمان یہ اسلام کہاں تھا : یہ فیض اسی گھر سے ہوا خلق میں جاری : لازم ہے عداوت  
 تمہیں یا شکر گزاری : نازل نہ کہیں ہو غضب نیر دباری : چلتی ہے تو رکتی نہیں عمار ہماری : افسوس  
 افسوس آست محمدیہ ہمارا کار و بار دنیا میں کسی چیز میں ناخوشیہ : ناخوشیہ تو نمازیں خلاف ہے تو سنت  
 کا ہے بیلا اب کچھ سکتا ہے جو اٹھا رسول اللہ کریں اور انکو حضرت نے چاہیں **خواب** ایک بزرگ  
 نے اپنی بلفظ خبری ہو چکی ہے

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں سو لکھ اصلیہ اللہ علیہ وسلم کی محکوزیارت ہوئی حضور نے میرٹن جو م لیا  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرٹن جو م نے کے قابل ہو۔ آپ نے فرمایا میرٹن جو م نے ہی  
لائق ہے۔ اور تجھ سے محبت کرتا ہے اور تجھ پر محبت سے دروہ سجتا ہے تو قابل ہی کے ہے کہ تیرا میرٹن جو م کا جو  
آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہو گیا۔ مجھ کو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد  
آئی کہ بیان اُنکا یہاں پر کیا جاتا ہے حکایت لطیف نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست کرتا  
تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جو اہرات کا تروادیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکر  
لوٹنے کے پر پورے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجھ کو آپ کی محبت ہی سے  
فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسی عا کو کسی سچ و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمار  
لئے رکھیں کہ وقت و دفع کے طلب کریں ہم کو کچھ بھی خیال نہیں حضرت نے ہم کو بہت پامال مجھے کچھ خیال  
نکلیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ چاہوالے حضرت کے اسوقت ہی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت ہی مطہم  
سنت رسولؐ ایسے لیے مومن دیندار امرا کھالیں میں سے موجود ہیں کہ خطا جان و مال اللہ اور رسول کے  
واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکھا ہے اُنکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی  
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقار ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصالحا رمدی  
اللقاب صدر الامرا شیخ امیر الدین حبیب تحصیلدار اجالہ دام اقبالہ جو جو خیال اللہ تعالیٰ  
ذات بابرکات عظیم فرمائی ہیں بیان اُنکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند موصوم و صلوة۔ عالی مہبت  
عابد۔ مترافع فیاض سخی۔ حامی اسلام۔ سکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل۔ آپ نہایت  
ستواضع۔ منکسر المزاج ہیں انکے میں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق پکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے  
آپ شریفوں اور جاہلندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ آپ علماء کے بڑے قدر دان ہیں  
اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے فقیر بہی خیر صاحب موصوف کا دل سے تشکر۔ ادا  
کرتا ہے شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فی قلوبہ انہما زاد و ذکر عَمَلَتْ فِی عَمَلِ الْاَخْيَارِ  
لکھا ہے کہ جبوقت امت محمدیہ کے گنہگار و کمو پیش خاب باری کیا جاوے گا اُنکے ہاتھ پاؤں نوح  
اس کتاب کی بلفظ حضرت بڑی ہو چکی ہے سجدہ بدون اجازت مصنف اس کی کو ہرگز نکال سکتا

سبحو و بحمکو یا بگو کہ کیا اللہ نے تیرا خلاف کیا نہ ہے تیرے منت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لاکے  
 اور وہ سرنگوں ہوگا اور خیال کو نیک کرے اعضا تو تیرے حکم میں ہلکے اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اس طرح پر گویا  
 ہو گئے اور ہمارے حبیب باری میں ظاہر کر گئے تو ہم کہیں خلاف اللہ اور رسول کا نہ کرتے تباہ ہو یہ کیا خوف  
 کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا شہر یار ہے پر وہ و فریاد دل میں اڑے کہ زلزل فریاد  
 میدانم کہے فریاد رس : اور وہاں فرشتہ کر سن کا تین ہی حاضر ہو گئے اور جناب باری میں ان  
 گنہگاروں کی فریاد پیش کر گئے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچی کہ ان کی امت  
 کے گنہگاروں کا یہ حال ہے۔ یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت و دست سولانا مولوی  
 احمد خاں نادری برکاتی آل رسول بانی بریلوی مدظلہ اللہ تعالیٰ کے جوبڑے عاشق رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اس کے پڑھنے سے نہایت فحظوظ ہونگی اور معلوم کریں گے  
 کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور سولانا موصوف کہہ ہی حق میں خاکریں گے انہوں  
 نے کس محبت سے نصیب کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں ہی ایسے عاشق رسول اللہ سوجھ بڑے  
**قصیدہ** پیش حق مرزہ شفاعت کا ساتھ جائیگے : آپ روتے جائیگے ہلکے ہونے جائیگے  
 کشکان گری محشر کو وہ جان سچ : آج دامن کی ہوا دیکھ جاتا جائیگے : دل نکلیا نیکی جا آہ کہ ان کو ملے  
 ہے پیاروں کو دیا بہت جائیگے : کچھ نہیں بچے تیرے راج وہ دل گروہ : نعمت خدا ہے قدس میں تیرے جائیگے  
 گل ٹھیک آج : ہائے نسیم فیس : خون روتے آئیں گے ہم سکر جائیگے : ہاں جلوہ صبر ز و نسیمیں دل آج  
 تہی نہ ہو چکی کہ وہ جلوہ دکھاتا جائیگے : کچھ غبار تھا جگہ خدا ہے کہ وہ : ابرو بوس کا عالم دکھاتا جائیگے  
 کیا و عین ہی پر خزانہ دامن محبوب کو : جرم کہتے جائیگے اور جہاں جائیگے : لودہ : سکر کرم زمین کی طرف  
 خرس عسایاں یہ اب بھلی گرا جائیگے : آنکہ کہو لغزو و دیکھو وہ گرا آؤ پچھلے دل نقش عم کو تباہ جائیگے  
 سوختہ جان و نہ وہ جوش عفت ہیر : اب کوڑے لگیں کی بھاتا جائیگے : پا کو باں پلے گدنگی تری واز  
 و بے سلم کی صدا بر وجہ آتا جائیگے : آفتاب نکلی چھلکا جلیہ و کو حرا : صبر جوش بلا سے جلیلا تر جائیگے  
 حشر کٹا اے ہم بدلاش بولہ کی ہوگا مثل تارین کہ قلعہ کرتے جائیگے : خاک ہو جائیں عد و جلا کہ مگر تو جھٹلا  
 اس کا ہلکے بلفظ و شہری ہو چکی ہے دم

وہ میں جب تک دم ہے نہ کرانکا سنائے جائیگے۔ عرض کرانا کاشین ہی گنہ گاروں کی فرادیں پشیر  
 کوئی گئے اور آپ اس کے نیچے چپا جو نیچے سر جھکائے جو خفا باری میں عرض کر نیچے کہ یہ لوگ بہت منیف  
 اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالعیب انکو تو نے توفیق کیوں دی تھی جیسکہ میرے نام حکیم سید یا تھا وہ  
 وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ترجمہ و صبر کرنا ہے صبر تر یا کر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کر نیچے یا الہی  
 تو نے تو انکی شکایت مجھ سے کی تیرے بندوں نے یہ بدانت توڑ ڈالے انکی شکایت میں کس طرح کروں  
 یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں تیری ہوں۔ بر د باری فرما۔ یا اللہ تو تو حضور الصمیم ہے اور ستا العظیم  
 حلیم ہے تیرے حکم نے میری است کو خوف کر دیا۔ اگر تو اس کے گناہوں پر انکو عورت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں  
 کرتے۔ اب تو معافی چاہتا ہوں۔ انکی سوائی نہ تو تیرا مجھ سے وعدہ یَوْمَ لَا غِنَیَ لَی اللہ الذین الذین  
 اٰمَنُوا مَعًا ترجمہ اُن دن کہ نہ رو کر گناہ اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائیں ساتھ اس کے حکم ہوگا  
 ہم نے معاف کیا۔ وہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے۔ لکھا ہے کہ ہمارا حضرت سید المرسلین صلعم شب  
 سراج میں شریف لیکے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب خدا نے  
 مجھ پر پیدا کیا ہے اُنیوقت سے مجھے نیتاکی اپنے دیدار کا رہا ہے کہ کوئی نہا چہ ہمارا کہ جسکی قسم خدا کہا ہے  
 وَالْفَتْحُ وَاللَّيْلُ اِذَا سَجَّ شَعْرُ مَنْ وَهَّ كَرَّ اللہ ہی مال حسیرہ جبکہ شان میں آپ دکھا بیٹا اور  
 عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھ میں آرام فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ بدون است کو مجھ کو  
 نہیں اسواسطہ کہ شاید میری است کو لوگ کم بہت اور جو میں کہیں۔ کیا رفیق است ہیں۔ تمام انبیاء و رسل  
 قیامت نفسی نفسی پکار نیچے اور آپ بلا خوف و خطراتی امتی فرما نیچے۔ پر جنت نے عرض کیا مجھ کو سیکو صحابہ  
 نبخندہ و اپنے فرمایا۔ میں نے تجھے بلال نبخندہ عرض کیا یا رسول اللہ انکو اسجکہ بلال کیونکر یاد کیا۔ فرمایا کہ انکی  
 جو توجھی اور انہاں ستا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال عجبی کہ آپ نے فرمایا میں نے تو نبخندہ یا مگر شاید وہ  
 تجھے قبول نہ کرے عرض کیا وہ اپنے جمال پر نازاں فرمایا کیوں نہیں قیامت کو دن اللہ تعالیٰ بلال کی  
 سیاہی تجھے رونق دیکھا جب قبولیت کا باعث ہوگی۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخصا رونق  
 حور و اور غلاموں اور رز کوں کے سیاہی بلال سے دکھایا جبہ جمال مقبول ہوگا۔ حضور نے بلال اکیرف  
 اس کی بلال نظر نہ کرنا چاہی ہے

مستوحج ہو اور فرمایا اے بلال! اس جگہ تکو کون سی چیز لائی ہو جس کی بارشول اللہ میں وغیرہ ہوں  
اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھتا ہوں اسلئے میری ہاں آتا ہوا۔ یہاں سے نماز کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو  
بلال کی باعث دعا قبول ہوئی کیا بعید ہے کہ ہر ایک ہی اللہ کے بہت سے مہمان تبت فاروسے۔ پس  
فقیر ضرور نامہ اعلیٰ پر لکھے آقا شقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاننا یا بیتا کہ ذکر و اذان تھا کہ  
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمانا ہے۔

### فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكْتُبُوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْهُ اَعْلٰیكُمْ وَسَلَّمَ  
تسبیح ۵۵ ترجمہ فرمایا اللہ جل جلالہ سے ایمان والو درود و سلام کہ پورا اور نبی علیہ السلام  
کر کر ان پر ہم ہی درود بھیجتے ہیں اور ہر فرشتہ ہی درود بھیجتے ہیں۔ پس چاہنا چاہیے کہ درود اللہ کا کیا  
ہر صحت نازل کرنا اور امت محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اور اسکے۔ اور درود ہم  
لوگوں کا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک  
سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی باقی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا  
بنات خاص درود پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور باری تعالیٰ کے است  
کرمات فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔

بہت بڑا ہے نواہت کو لائق اور جہاں ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سبب محبت ہو گئے درود پھر  
اوتھن تعالیٰ نے اپنا درود پھر اس کے پہلے بیان کیا تا صلوة ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو یہ صلوة ملائکہ کا  
درود پھر ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ ہے کہ کلام عربیوں واسطے تاکید اور تحقیق کے  
مہر ہے تاکہ فراموشی اس کے فرشتہ بھی مثل نبی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں  
اور اللہ جل شانہ سے پناہ پاتے ہیں ان کو یہی حقیقت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے  
اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کو اس  
آیت پاک میں نبی کریم کے یاد فرمایا اور نام پاک اپکا نہ لیا یعنی نہ کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی  
درود ان کا بہت مستند و معین ہے اور اللہ تعالیٰ کے

یا ایہا بنی ادریا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور غیر خطاب ایک اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور بنو مکر  
یا در فرمایا ہے یا اہم المسکن انت وزوجات الجنۃ ویا نوح اھبط بسلام من عند ربک  
و یا ابراہیم اخرج من عندنا و یا موسیٰ فی اصفیٰ علی الناس و یا داؤد انا  
جعلناک خلیفۃ فی الارض و یا ذکرنا ینبئہم لکتاب بطلہ و یا یحییٰ خذ الکتب  
بشورۃ لعلہ بنی بنی ذکر یغنی و یا لوط انا رسول ربک - اور جو کہیں صراحتہ غیر خطاب  
اسم مبارک ایک قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روئے محبت اور پیار اور اگاہی امت کے ہے  
جس میں وہاں کہ آپ رسول اللہ میں اور اپنے عقائد کریں حدیث فرمایا رسول خدا علیہ السلام  
نے بنو کوئی بچہ ایک بار دہو پچتا ہے قصداً اس پر س بار در دہو پچتا ہے یعنی اس کے دس جہنم نازل کرتا ہے  
اور تو کو حکم دیتا ہے کہ اس سے بچ کر صبیحہ رسول اللہ علیہ السلام پر در دہو پچا ہے تم جلی کا گناہ  
تین دن تک نکھو نہ فرستے ان کے گناہ تین دن تک نہیں لکھتے ہیں فقیر کہتا ہے آپ پر در دہو شریف پچا ہوا  
سعاد دارین حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر در دہو شریف پچتا ہے آپ سے محبت زیادہ  
کرتے ہیں بلکہ اکثر در دہو ان کا اپنے حالت خواب میں منہ چوم لیا خواب ایک بزرگ روا کرتے ہیں  
کہ میں نے یہ عالم دیا میں میرے منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ پر منہ تولاقتی چومنے کے نہ تھا  
فرمایا اپنے پر منہ لاتی چومنے کے ہے اس واسطے کہ مجھ پر در دہو شریف پڑتا ہے - اور بعض کو آپ نے اپنے  
گلے سے لگایا ہے - ایک بزرگ روا کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین سے جھکواپے گلے سے خوب  
تلاپا اور فرمایا کہ میں تیرا در دہو خدا کے یہاں مل ہو گیا ہے جھکونا نے تیرے پاس رحمت بنا کر پچا ہے  
کہ اس کو تو اپنے سے لگا - فلاں بندہ ہمارا جھکوا بہت دوست کہتا ہے میں اسے لیا ہوں اور پچھو گلے لگاتا ہوں  
اور پہلی پنجو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے ملو  
میں اس واسطے لگایا کہ جھکواں فرخ کی نہ لگے گی سبحان اللہ آپ پر در دہو پچنے سے کیا کیا خدا رحمت  
نازل کرتا ہے فقیر کہتا ہے جو آپ پر در دہو شریف محبت سے پچتا ہے آپ کو وقت مرگ مدد دیتے  
ہیں دنیا میں لگی رسوائی ہونے دیتے حکایت عجیب ایک مسلمان ثقہ مدین نے بیان کیا



کرسم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک میرزا میرزا بادشاہی میرزا میرزا اور مرگیا  
اسکی تجزیہ و کھن کی واسطے بتلاش سبب اور آدمی کے دو روز کپڑوں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں  
آئی پریشان ہو اُس میت کے بائیں پس کیا حیرت میں بیٹھا فکر کرتا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو  
چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں نے غرض ہو اجمہر دیکھا اُسے  
تو پانچ شخص تھے ایک گئے اور اُسکے پیچھے جا کر اس اور بزرگوں کی گریٹھے حال پوچھا میں نے سبیل اور  
بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی پکسی عرض کی بزرگ نے اُن چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے  
گور و کفن کا سرجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سبیلان درست آئے اور گور و کفن کروا دیا پھر وہ  
واپس کرے میں ہی چلا پیچھے کے اُن چاروں میں سے ایک پوچھا کہ وہ آگے جو تھے بزرگ ہیں  
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم انکو چاروں خلفاء راشدین ہیں  
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا اشعار تو تنبیوں میں حمت لقب پائیوا  
مراد میں غریبوں کی بر لائیوا : مصیبت میں غریبوں کے کام آئیوا : وہ اپنے پر اسے کا غم کہا نیوالا :  
فقیروں کا ملجا صنیفوں کا ماوے : یتیموں کا والی غلاموں کا مولانا : خطا کار سے درگزر کریں والا : بلائیں  
کے دلیں گھر کریں والا : مفاسد کا زبر و زبر کریں والا : قابل کو شیر و شکر کریں والا : میں نے باعث  
تشریف زمانی کا استفسار کیا فرمایا یہ سیت مام باخلاص مجاہد دروہ بجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت  
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مام دروہ اسکا ہمارا پس بچتا تھا آج نہ بچا تقیش حال کیا  
سلوہ ہوا کہ مرگیا مگر ایسے نق و نق بیاباں میں مراڑا ہے کہ گور و کفن اُسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اسکی  
اصل حقت رسائی کا خیال آیا اور اُسکا یہ گور و کفن کا کام بنادیا۔ پھر نگے سر شریف لائیلی جہر پوچی  
فرمایا کہ انیسریم اللہ کے دروہ شریف بڑا کرتا تھا جب سے نسیم اللہ کا تلج نہیں رکھا تو یہ سبب ہو  
اسکا۔ یہ فرما کر میری نظروں غائب ہو گئیں **سبحان اللہ** دل سے دل کو تارے۔ شعر نبض  
کا نبض صلد ہے تو ضرور : مہر سے مہر و محبت ہوگی : وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اسکو  
اسے جمل بے پایاں میں نوازیہ۔ الحمد للہ فی زمانہ ایسے ایسے دیدار اللہ کے تھے امر کا حاکمین  
اس کتاب کی بظہر شہری ہو چکی ہے۔

میں کہ جنگی بہت پر رزار آفرین کے انکو ہر وقت چلتے پھرتے بیٹھے لیے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسی ہی متون کا نام میں بھی اپنی تفسیریں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا ہے چنانچہ  
**عالم جناب محلی نقاب بدر اعلیٰ اصدرا لام اصحاب خلق محمدی تابع شریعت محمدی**  
**افضل الکرام شرف العظام ملک تیز خروشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاقوال مرفذ الاحمال**  
**نوش افضال نواب فیض احمد خاں صاحب سلف الرشید حضرت نواب محمد مخف خاں صاحب**

یہ ماور و ملوی حاکم رافضیہ کو کونسل ٹوٹنے ام اقبال۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ ذات باریکات پر  
 میں ان میں سے اگر ایک شہرہ لکھوں تو کیا امکان حسن خوبی کو جو میزان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے بڑا  
 پایا ایک بزرگ و نیر۔ پابند صوم و صلوة۔ فخر۔ بادل۔ عظیم الشان چشم۔ ستین امیں۔ کم گو۔ تہذیب  
 علم و متوانع و منکر لہذا۔ نرم طبیعت۔ دوت نوز نہیں۔ جو ان کا سبب ہی نہیں کو کہنا چاہیے۔ اعلیٰ درجہ  
 خلیق میں اس علاقہ کا ایک بڑی وسیع اور کشادہ۔ طبیعت ہمیشہ سے بتوانع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر  
 کہ وہ ہر آپ کے لطف و کرم کا علاج۔ اصل تو یہ ہے ایسوں کی زینت اسلام فقیر ہی نواب محمد روح کا  
 دل سے شکر ادا کرنا ہے شکر یہ ہے **طَمَّأَ اللَّهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَكْبَادِ وَ دَرَكِي عَمَلَكَ**  
**فِي عَمَلِ الْآخِيَارِ۔**

### بیان تاثیر درود شریف

**حدیث** فرمایا خباب بن ولید اصلہ علیہ السلام نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ  
 اسکو مومن مان میں کہتا ہے ہر بیات اور ہر نیک کہ زہر بھلی سہرا نہیں کہنا حکایت ابو ذر اصحابی کی  
 نوڈی ملو درو سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس در تیک ہر دیا لیکن تجھ میں ہر نے تاثیر نہ کی۔ پوچھا ابو ذر  
 کہ تو مجھ کو نہ کس دیتی تھی عرض کیا اے دیتی تھی کہ تم مجھ کو تو میری بات پاؤں آپ نے فرمایا میں نے اللہ کی دعا  
 سچو کر ادا کیا اسوقت اس نے ہڈی نہی عرض کیا کہ آپ یہ تو فرما سے کہ نہ رہے آپ کیوں اتر کیا فرمایا آپ نے  
 کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑھتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجھ پر محبت سے درود شریف  
 پڑھتا ہے اسکو کوئی چیز اثر نہ کرے گی عرض کیا کہ سارے درود پڑا کرتے ہو فرمایا آپ نے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى**

تفسیر کریم

تھیں وہی الیٰ علیٰ علیہ السلام کے دستگیر نویدی نے عرض کیا کہ میرے لئے یہی جارت ہے فرمایا  
 تو یہی میں ہی ہوں۔ ورنہ پکار سجان اللہ صاب کو حضور ہے۔ کیا محبت تھی اور حق تعالیٰ  
 نے اپنے حبیب کے لئے نام مبارک میں یہی کیا اثر رکھا ہے حکایت لطیف نقل ہے کہ امیر النخل نے  
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی بولی میں کچھ عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لئے شہد جمع کیا ہے  
 آپ صحابی کو میرے ہر حسین قسم انگو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کہ یہ امیر النخل ہے  
 اپنی بولی میں سوقت یہ بیان کیا کہ انگو شہد یادہ مرغوب است اسلئے ہم نے آپ کے لئے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت  
 علی کو اپنے نخل کے ہمراہ کر دیا جسے علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں  
 بہت دین ہوں کہ جن نخل سے میں شہد لایا ہوں اس نخل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں  
 اور معلوم ہوتا اسکا کہ سب کے اپنے فرمایا علی تم سے امیر النخل ہے نہ دیا کیا راوی کہتا کہ اسی نخل میں نخل  
 بھی حاضر ہوا اپنے امیر النخل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ حال ہے اسکا جواب دے امیر النخل نے جواب دیا یا رسول اللہ  
 بیشک میں نخل کے درخت تلخ نہیں۔ مگر حق ہے کہ آپ پر اور انکی آل پر درود جو حق و حقیقت شیریں ہے کہ تم  
 اللہ اللہ کیا نام مبارک ہے حکایت ایک بزرگ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے  
 مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کو دعویٰ ہو اور پیغمبر سے خلفائے کرام کا عطا ہوا کوئی کلمات تو کہہ  
 نا کہ تم ہار دین کی قسم معلوم ہو فرمایا جو کہہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ ہا ہا ہا کی شیشی ہے آپ نے فرمایا کہ  
 آپ پر اس کے لئے کہہ دیا تو ہم جانتے کہ یہ دین حق ہے اپنے فرمایا بیت اچھا وہ شیشی کہا ہے انہوں نے  
 پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھ کر بعدہ درود شریف با آواز بلند پڑھا اور  
 انکو درود بزرگ ہا ہا ہا کی شیشی کی اور انکے پاس کھڑے رہا شان خدا کی کہ نہ ہرے کچھ اثر نکلیا  
 قسم کہ خدا شاہد ہیں فقیر کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی کوئی ایسا  
 خاص نام ہے کہ جسطرح عالم غفری میں درود کا اثر محسوس ہوتا ہے جتنا کہ یہ درود شریف ہی ہے جسکے  
 پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اندر ہر کا اثر ہونا وغیرہ نویدی میں سوال سب او کا  
 ہم درود پڑھتے ہیں ہم کو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

عادتاً پڑھتے ہیں جو اب خواہ دو یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجماع شرط  
ارتقاء موانع و مکر تریاق کے اثر میں دانی مند کو شک نہیں مگر خطبے کی ایک ہی شرط فوت ہو جاتی ہے  
یا کوئی مانع حاصل ہو جاتا ہے پہلا تاثیر نہیں تا اسطرح سے خلوصیت راست گوئی صدق مقال خوش عقیدگی  
ابطال الہی غیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں یا کار یا اور خیالات فاسدہ بدعتیہ کی تو اہانت شیطانی ان  
پہیزوں کے لئے مانع ہے پر ہم ان چیزوں سے کس طرح کیفیت حاصل کریں اس وقت میں سکایا اسکے حبیب  
و صل نہیں ہو سکتا سوال نمبر کیونکر سکھان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم محبوب  
حقیقی گایا اسکے حبیبے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال با کمال ہمارا نصیب ہو اور سعادت غلطی سے  
اس دوسری طرف اس بحر ذخا میں سینکڑوں بہک کر مر گئے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہو گئیں  
دین طاعتی فروش ہزار ہا کہ پیدائند تختہ برکنار **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے  
اس کل کو متل کر دیا اور اپنی طرف متبادر نہ سہل کر دیا کہ جو کوئی ہمارا حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
تخفہ درود خوش کرے یا وہ ہلکے خوش کرے یا بھاری شریف لکھیں یا ان میں سے کسی سے بھی پاس اور خوشی  
مسلم ہو تو ہی چہ مبارک پر لکھیں یا تحقیق آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اس کا تحقیق رہتا ہے  
فرماتا ہے کیا نہیں سن کر تھی جگہ یہاں تحقیق نہ درود چہ تمہارے کوئی امت تیری میں مگر کہ سلام پہنچوں کیا  
میرے پاس را در سلام بھیجے کوئی امت تیری میں مگر کہ سلام پہنچوں میں ہر دین با سب جان اللہ کیا  
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے کو خوش کرتا ہے ہم اس کو اسطرح برنوازتے ہیں الحمد للہ فی زمانہ ایسے  
ایسے بندگان اللہ کے دنیا رستی اور برسر گار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود ہمہ ہما  
جلیل اللہ کے انکو ہر روز اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال انگیز رہتا ہے اور ایسے محبوب محل اللہ کے ہر وقت  
انکی زبان دود شریف سے ترستی ہے ان امر ا صاحبین کا نام نامی میں ہی ایک بڑے فخر سے اپنی  
تفسیر میں بچ کر تا ہوں کہ نام نامی پانچ حضرت عالی جناب عند گلیبستان دولت کو قبال بلیل بوستان  
حشمت و اجلال عالم کرم سکند دومان ستم صفت نوشیروان زمان حضرت بدر الصالح و قاسم الامرا  
**شیخ نمبر ۱۸** صاحب دین اعظم سیالکوٹ دام اقبال و اجلالہ ان کی خبریوں کا حال تحریر میں  
اس کا نام لکھنا چاہتا ہوں

اب دریا کو چمانہ سے پانی ہے آپ کے کمالات کا بیان جو اقلیم کرنا آفتاب شہنشاہ چڑھا ہے آپ کی رفعت شان  
 آسمان گہم پہلے اور آپ کی سنانی بہتر تقدیر کے ہم باز ہے۔ آپ کی سخاوت نے قہر عالم کو گھل کر دیا آپ کی مروت  
 نے نام رستم کا صفحہ شہنشی سے مٹا دیا بابا بہرہ و صدا و امن اخلاق پکا پڑا وسیع اور کشادہ طبیعت ہمیشہ سے شہنشاہ  
 و فخر کرم امام ہے۔ آپ بڑے اعلیٰ درجہ و نیکو و نیکو رہتی۔ پابند صوم و صلہ۔ حامی سلام۔ بڑے فیاض نازل  
 محیر معنی۔ حیرت ممتواضع بینکس المراج۔ شریف نواز۔ سکین و۔ عادل منصف۔ آنکھیں جاوید و شرم  
 بہت ہے۔ خداترین متین۔ کلم گو۔ قراض عابد۔ عاشق رسول اللہ۔ صادق و وعدہ۔ بڑا و سحر۔ قدر  
 علما۔ عالی معنی و روح وقت و زمانہ میں۔ شریفوں اور حاجت مندوں بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتی ہیں  
 سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا خوار و نفع و سلامتی فقیر ہی میں مدوح الاوصاف کا دل سے شکر ادا کرتا ہے۔  
 شکر ہے علیہ السلام **اللہ قَلْبُكَ فِي قُلُوبِ الْإِبْرَاءِ وَكَوْنُكَ فِي عِلِّ الْخِيَارِ**۔ اے طالبان  
 راہ نجات و آجونیہ گان آیات تم ہی زبان سے یوں کہو **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ**  
**وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** میرا معنی و شریف کو الفاظ رنگ معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى**  
**مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ** معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لوگو تو تمہاری روح کی خلقت  
 اور کثافت اور بہتیت دور ہو جاوے گی فقیر کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ حبیب کو صفائی بہنیر  
 اس تک سالی بہنیر اصل بالذات روح کی صفائی مقصود شہر جاوے تجھ کو اوصول نعم و دلکو خالی  
 غیر سے کہ قلم ہے بجا مانہ و آذر کا شانہ مانہ کہے نیست بجز درد تو در خانہ مانہ۔

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روزیہ ہے ایسا گھر و فوج ہے

حدیث فرمایا **ذَكَرَهُ عِنْدَهُ وَكَرِهَ قَتْلَ عَلَى نَمَاتٍ دَخَلَ النَّارَ تَرْجُمَةً حَتَّى تَرْتَبِعَ**  
 ذکر ہو اور وہ میرے روز پر ہے اور اسی حالت میں مر جاوے پس اہل ہو گا و فوج میں اور بعض روایت  
 میں ایسا ہی آیا ہے **فَقَدْ جَفَانِي بِتَقْيِئِ رُؤْيِي نَهْمٍ لَمْ يَأْكُلْ حَكَايَتِ مَا لَيْتَ يَنْتَارِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ**  
 ایک پڑوسی کے پاس وہ اس وقت استراحت میں تھا اسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی..... مالک نے  
 اس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا دو ہزار آگ کے پیر سامنے موجود ہیں مجھے اپنی زبردستی چھڑایا  
 اس کتاب کی لفظ جبر ہی ہو چکی ہے جاہلو بدون اجازت نصف اس کو کفر نہیں نکال

جانتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بدل کیا تھا کہ جبکہ مواخذہ میں سچے یہ سزا دی جانی تھی کہ  
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں رو نہیں بھجارتا تھا اسلئے یہ خدا کا رجا  
و شفی ذکر عندہ فلم یصل علی مرتحمہ یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں کے سامنے نہ ہو  
ہوں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے حکایت نقل ہے کہ ایک شخص گیا اور اسکی بہتر جگہ قبر کوئی  
گئی ہر ایک قبر میں پ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں کما عمل بد ہوں  
تم لوگ کہانتا تھے میں کچھ لوگوں کے کیا یہ کیا بدل کیا کرتا تھا۔ کہا جو وقت کوئی اسکے رو  
حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھجارتا تھا اسلئے اس پر خدا نے جے مسلط کیا ہے میں کو خدا  
رو کا نام لے کر کیا کرتے ہو لوگوں ناچار ہوا کہ اسی قبر میں دفن کیا حدیث ابو جحیل  
من ذکرہ عندہ فلم یصل علی مرتحمہ یعنی بڑا بھیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک  
اسکے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور یہی فرمایا ہے فلم یصل علی فانی برہی من مرتحمہ  
یعنی جسے مجھ پر درود نہ بھجائے میں ہی الذرہ ہوں مجھے اس کچھ کام نہیں حکایت نقل ہے  
کہ ایک شخص کو بہتر جگہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نہ کیا یعنی قبر سے باہر پسکدیا یعنی آزار  
آئی کہ یہ سزا کہیں نام سے بخل رکھتا تھا قبر کیا اسکو جانور نہ قبول نہ کر گیا تم ہی اسکو ایسے ہی  
پسکد و عیاد اب اللہ فقیر کہتا ہے کہ جس میں حق تعالیٰ کا نام مینر کو درود پڑھنے کی ہدایت  
فرمائے کہ سب بہنوی دنیا اور اولہ آخرت اسی میں ہمارا غفلت کرنا سعاد دارین محمد صلی اللہ  
فرمایا حضرت نے کہ بعض لوگ میری امت میں بہشت کے جاہلکار ستہ بھول جائینگے صحابہ عرض کیا  
وہ کون گویا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہو گئے جو میرا نام سننے سے اور مجھ پر درود نہیں بھیجتے ہیں ان  
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارا رسول اللہ کی کیا شان و ماعلینا الا بالادع محبت کرنے والو  
نے حضور ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زمانہ  
بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی مقامی پر ہزارا فریج کہ باوجود عہدہ کا جلیل القدر کے کہ  
انکو اللہ رسول کی رہنمائی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجتے رہتے  
بدول اجازت صنف اربعہ ایک طرف نمونہ

میں درجہ وقت نام آتا ہے تو قربان ہو جاتے ہیں انکو فضل الناس ہی کہا جا تو درست ہے  
 انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب  
 صاحب بیق محمدی تاج شریعت احمدی فضل الکرام شرف العظام دہلی انکسیر شمس الدین خان  
 صاحب لونی توحید سونی بیت دہم اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات  
 عطا فرمائی ہیں نکایاں دشوار ہے۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوة۔ دیندار۔ حیرت شہم نیکنام  
 متواضع۔ منکسر المزاج۔ شریف نواز۔ عالی خاندان۔ مسکین پرور۔ مادل۔ انکسیر میں حیات و شہرت  
 ہے بڑے فیاض۔ مخیر۔ خداترس۔ رحمدل۔ قد دان علما صادق لود۔ عین۔ حساب  
 و جاہت و وقار۔ برتاؤ انکا نہایت عمدہ۔ آپ بڑے درجہ کے خلیق۔ دامن اخلاق انکا  
 بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آمادہ ہے بہ کیف انکا دم غایت  
 الیونکا ہونا فی زمانہ رفق اسلام ہے فقیر ہی خان صاحب مدح کا دل سے شکر ادا کرتا  
 شکر یہ ہے **طَمَّأَ اللَّهُ قُلُوبَنَا فِي قُلُوبِ الْبَرِّ وَ زَكَّى عَمَلَنَا فِي سَمَاءِ الْاَخْيَارِ**  
**بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم**

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ایسا ثبات کا ہے چنانچہ  
 حوا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **لَا يُؤْمِنُ اِنَّهُ لَوْ كُنْتَ الْوَنَ احَبَّ اِلَيْكَ مِنْ**  
**نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَوَالِدَيْهِ وَالتَّامِرِ اَجْمَعِينَ** ترجمہ یعنی میں تم سے کہیں مل نہیں ہوتا مجھ  
 سے کہیں عزیز تر کہیں محبوب تر زیادہ اپنا مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث کہہ رہا  
 کہ ایک مجاہد نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کب پورا اسلامان ہوں گا  
 فرمایا جو وقت تو دوست رکھو اللہ کو اتنا مس کیا کہ جس چیز سے پہچانی جاو دوستی اللہ کی فرمایا جتنی  
 دوست رکھو اللہ کو رسول کو جتنی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک لوگ کہ محبت رسول میں  
 قوی ہیں یا نہیں ہیں لگا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان ہی ضعیف ہے پھر  
 بار فرمایا **اَلَا اِيْمَانُ لِمَنْ اَحْبَبْتَهُ** کہ یعنی ہرگز انکو ایمان کا مل نہ دینگے جسکو رسول کے ساتھ



محبت ہوگی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلوں میں سما گئی تھی حکایت لطیف نقل ہے کہ ایک عورت مدنی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدارِ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز حضور کو بپاتی تو دلوں کی طرح چہرہ پر لکھا ایک نرہ عورت جو ان کی کو حضور کو نہ پایا ایک صاحبی اُرتھ سے یہ وہ تھا آجہو کہا کہ اسے عورت تو ہمارے وہ تھا کہ کو کڑی کہتی ہے اسے کہا ہاں۔ اس صاحبی نے کہا اے ایمان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اسے چہرہ لکھ کے آنا ورنہ اسے عورت کے اہم وقت اسے چہرہ لکھ کر دیا اور کہ ہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان مال نقدی سحر و غش و عورت اگر گئی اور اٹھا تو یہ کیفیت بیان کی کہ مجھے خیانت ہوئی ہے مجھے فرمایا اسکا سناؤ نہ کہ کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اسے دگر دیں اگر جا خیانت نہ کر دیکھا اس لئے کہ کی بندگی اس کے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ تیرے سبب کی محبت میں جان فدا ہونی میں اللہ نے اسکو اگل سے منظور رکھا تھوڑی دیر کے بعد آگاہ ہوا کہ خیال کیا کہ وہ یہو اسکا سحر محبت سے تھاپا چھوٹا تو میں مجھ دیکھا تو عورت کو صحت و علم پایا بڑی خوشی سے کہونے والا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ سال عرض کیا حضرت شاکر اور فرمایا میرے محبوب پر اللہ نے دوزخ کو چھپی سلم کر دیا یہ تو کیا آگ ہے سبحان اللہ کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان عشاق سوال لے کر صلی اللہ علیہ وسلم

پیش فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے تشاقق الحسن و نفیر من صلی اللہ علیہ وسلم و الحوی علی القرآن حافظ اللسان و مطعم الجبین و مکسب العزیزان  
ترجمہ یعنی البتہ جنتہ اشتیاق کہتی ہے ایچ تحفہ و نکاح اول جو کہ کن در و بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
ترجمہ یہ یعنی خلوص منی سے لکھا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا آدمی کو  
دراختہ ہوتا ہے کہ کیا اور کہ نہیں لئے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ جو شخص حضور کی عدالت محترم  
نہا نہ ہو، نہ اس کا لہجہ کا، نہ وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا نہ خدا سے گویا ہو حضرت کی خواستہ  
پیش فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے تشاقق الحسن و نفیر من صلی اللہ علیہ وسلم و الحوی علی القرآن حافظ اللسان و مطعم الجبین و مکسب العزیزان  
ترجمہ یعنی البتہ جنتہ اشتیاق کہتی ہے ایچ تحفہ و نکاح اول جو کہ کن در و بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
ترجمہ یہ یعنی خلوص منی سے لکھا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا آدمی کو  
دراختہ ہوتا ہے کہ کیا اور کہ نہیں لئے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ جو شخص حضور کی عدالت محترم





صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے یہی حیران ہیں فقیر کہتا ہے کہ اپنے  
 بہاؤ کو گور کی تنگی اور عذاب کو چھان چوچھو عیاذ باللہ سن لک مرده کو قبر میں لٹا کر سنیکڑوں میں  
 گاٹا کر دیتے ہیں مردہ بچار اسکے بارے میں مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب تک واقارب بعد تجزیہ و تکلیف کے  
 وہ اس لئے تہ تیغ و دروغ فرشتے کا نام نہ کرے کہ انکی کربھی تکلیف ناک صورت ہوتی ہے اور گرز و  
 پس لیکر قبر میں اسلئے سوال جواب کے لئے نہیں نہایت غصہ پوچھتے ہیں کہ رب تیرا کیا  
 دین تھا تو اسکی امت اسے اوشہ اپنے حضرت کی دکھائی دیتی ہے اور کہتے ہیں اے حق میں کیا کہتا ہے  
 سبحان اللہ اگر مردہ ایمان لے تو کہتا ہے یہی تو میرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی تو  
 غنیمت اور است ہیں اور قبر میں اٹھ کر خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوجاتا ہوں اور اگر مردہ دنیا سے  
 بے ایمان رہا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی تو وہ اسوقت شرمساری سے  
 دریا نماست میں ڈوب جاتا ہے اور سو کرتا ہے یَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ مَعَ الرِّسُولِ  
 سَبِيْلًا ۚ يَوْمَئِذٍ يُكَلِّمُ الْبَنِيَّ لَمْ يَتَّخِذْ فَلَا نَافِلًا ۚ ۵ اسوقت اسکو حکم عذاب قبر ملتا  
 ہوا نہیں ملے دھچکتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں دھر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گو دانہ ہونوکی  
 راہ میں پھٹا کر اٹا ہے افسوس اسخیز روزہ زندگی نا پائدار پر ایسے سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 محبت کی یہ عذاب پڑ لیا فاعتبرو ایا اولی الا بصار فقیر کہتا ہے بہاؤ و شہرت اور  
 افسوس سنات کا سر کہ جتنی موت پہنچتی ہے اور ملک الموت اگر گلا رہا ہوا اسوقت بندہ ہٹکا جاتا  
 خاموش رہ جاتا ہوں اور تمام عزیز واقارب بلکہ سارا جہاں اسکی نظر میں تیرہ و تار یک معلوم ہوتا ہے  
 گردن ہٹوڑا سا رکھتا اور خطر خرت و پیش ہے مثل دور دراز نہ دلیق برزخ میں تو شہ جہاں جاتا  
 وہاں کسی سے جان پہچان نہ رہا نہ عکس نہ کوئی ساختی اسوقت مرده کہتا ہے کہ کیا ہو ہمارا والدین  
 اور کہاں گئے وہ بہائی بیٹے جیکے وہ دنیا میں ملے کی زلت و خواری اٹھائی مائے عجب طرح کا محضر  
 و احتیروا مصیبا۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ ملک الموت یہ تو میرا عاشق و زلم  
 اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑھی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قضا

فرمایا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں کہتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل دور سختی ہے  
 قبض روح ہوتی ہے طبعانی سے رہتا ہے کہ جب بیت کو غسل دیتے ہیں تب کہہ تے ہیں کہ اگر مردہ نہ ہو  
 میرے عزیز و عزیز بدن کہ زور نہ دے وہ میرے بدن میں باکلی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جو بیت کہہ رہا ہے  
 میں نے کہتا ہے یہ میرے عزیز و عزیز ہے زور کہنے نہ پڑنا و میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی بجاں کنی سے ہے  
 ہر میں جب مردہ کا مہر چھپاتے ہیں اور لیوا بیکہ نقد کرتے ہیں وہ پیارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے  
 کہ میرے عزیز تم لوگوں کو میں نے تمام عمر سزاؤں مکرو فریب کہا کہا کر کھلایا اور رفت عمر عزیزانی  
 تمہاری قوت بسر کی اب میں سے رخصت ہوا ہوں مجھے قیامت ملاقات ہوگی سو تائب حسرت  
 کا شقام ہو کہ یہاں نفسی نفسی کا شعلہ ہوتا ہے اور دہر جو رومال اسباب بیکہ قفل لگاتی ہے  
 دیکھو یہ کیا مقام عبرت ہے کہ جیسا سارا اکایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اسکے ساتھ ایک  
 حصہ ہی نہیں باقی اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسول خدا کی جاتی ہے۔ مقصود  
 ہمارا انادیا میں ہے کہ محبت خدا اور رسول پیدا کریں یہ کام آئیگے حکایت نقل ہے کہ حضرت  
 حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اکٹھا  
 چلے جاتے ہیں انکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ شیخ فضل بل براہری نہیں ہے  
 انہیں نے کہا کیوں نہیں پہر میں نے کہا اسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں انہوں نے کہا یہ شخص  
 نہایت درجہ کا گنہگار تھا فسق و فجور اسکا تھا حیات میں شہرت پا گیا تھا اسلئے لوگوں نے اس  
 نفرت کی جب آپ نے پہننا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہو آپ نے جنازہ اٹھالیا اور جنازہ باری  
 اسکے لئے دعا کرنی شروع کی یا آلہی یہ تیری لونڈی کا جنازہ ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو  
 بخش دے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں گئے اور پھر قبر پر اپنے ہی کہوی پسینہ جو آیا اسکی قبر پر لٹے  
 اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا پسینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے پسینے میں ہی  
 مشرف ہوا ہوں میرے پسینے قبر میں لگے تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اسکو بخش دے ایسے سو خیال  
 کر کے اپنے اپنے جنازہ کی نماز پڑھی اور اسکو قبر میں کہا اور فرمایا بسم اللہ وبالله علی ملت  
 رسول بدون اجازت مصنف سید ایک حرف نہیں لکھا



کیں کہ جب کہ یہ بیان ہندیں سکتا اچھو مذکر فی زنا تابی الیہ الیہ دینار مومنین عشاق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحاب کین جلیل القدر سے سوچ و پس کہ جنگی عالی ہستی پر ہزار آفرین ہے  
میں ہی اٹا نام نامی نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کر کے اپنے مالک کمال کہ سنات سے پڑ کرنا ہوں  
کہ ظالم کی کو ہشت بقدر ہے۔ پانی خضر علی جناب مہوج الاقارب بدر الصلحا وقار الامرا حامی

دین مین شمس الدین حبیب ہار ریس یہ مقصد سنہل ام اقبالہ۔ ہوم خوبیاں اللہ  
تعالیٰ نے ذات بابر کا تعلق نامی میں انہیں اگر ایک شہر لکھو تو کہا اسکاں خوش فی لوجہ  
وزن کیا تو ایک سے لکھ بڑا پڑا۔ زین بیل کی دیناری ماٹا اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے۔ ہار  
بڑے دینار اعلیٰ علیہ السلام متقی۔ ہون۔ بڑے پابند صوم و صلوة۔ عابد۔ متواضع۔ عاشق رسول  
تلاوت۔ قرآن مجید۔ وادارہ زندقہ میں کہ ہوتے ہیں حضرت۔ چاشت۔ اشراق۔ تہجد۔ لکھ کر تے  
ہیں۔ حیرت میں دریا کھرت۔ باذل۔ خیانت۔ کوئی مائل انکو دروازہ سے خالی نہیں ہاں۔ بڑے دوست  
شریف نواز۔ دشمن کیریاں۔ سخی سیکین پرو۔ آپ بڑے سخور۔ اور سخن سنج۔ اور خندان۔  
آپ شہر ہوں اور جہنم دل بڑی فاعل نبی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آپکا بڑا وعدہ۔ قدر دان علما

فقر ہیں۔ آپ حضرت عالی جناب بدر الصلحا وقار العلما و مولانا محمد و سامو لوی محمد قاسم علیہ السلام  
کے مرید ہیں۔ آپ بڑے جمل۔ خداترس۔ متواضع۔ مشک الزہج۔ نیک نام۔ لکھ میں حیار و شرم  
بہت سہرا دینے والے کیریف نظر فلانج ہر کہ ہوم اکمل لطف و کرم کا ماح۔ واسل خلاق آپکا  
بڑا وسیع و کشادہ ہے فی زنا تابی سنہل کیا آپ ہندوستان میں منتہات سے ہیں اصل پر رسول  
ہی زینت اسلام فقیر ہی ہوں مودع الاوصاف کا دل سے شکر ہے اور کرتا ہے شکر ہے  
طہم اللہ قلبک فی قلوب الکبراد و ذکر علیک فی عمل الاخبار۔

### اہل محبت کی اس میں گفتگو اور تحقیق

سید شہنشاہ عیسیٰ صادق سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غرض  
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ترین نزدیک میر جان میری سی اہل میر سے اور زندقہ میں  
ہوں یا ابی اللہ بڑی ہو چکی ہے۔

سے میں گہر پہنچا ہوں سپاہی کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہاں تک کہ آنا ہو میں کی خصوصیت  
اور دیکھتا ہوں انکو اور جب کرتا ہوں میں تپائی کو اور موت انکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ یہ جنت اعلیٰ  
میں نیچے سا بیسیو الو نورم کے گرد داخل ہوا بہشت میں میں ہی تو درنا ہوں اس کہ نہیں کہیں کا انکو  
اس کا جواب دے نہیں دیا سنا تک اتری یہ آیہ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ  
أَقْبَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَوَدَّةً لِلْبَشَرِ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدِينَ وَالصَّالِحِينَ وَحَسْرَةُ أُولَٰئِكَ فِی  
مَرْحَمَةٍ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اٹھائی اللہ کی اور رسول کی پس ساتھ ہے ان لوگوں کے ہو گئے انعام کیا اللہ نے  
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں شہید ہیں صالحین ہیں مرید ہیں چھ رفیق ہیں فقیر کہتا ہے اس شخص کو  
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہاں تک ہم لوگوں کی زبان پر بھی شخص کی ات کے پڑنے سے اور اس صفت کے  
سے سے سجاں اللہ و سجدہ سجاں اللہ و سجدہ جاری ہو گیا۔ محبت سے ان لوگوں کو ایسے لوگوں کی  
خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ یہ اپنے محبوب کو  
محبوب پہنچاتی ہے۔ جاسیو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہر کوئی جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیکھی۔ اللھم احسننا مع النبیین خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم و شہداء و صالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی تہنیتی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں  
شعر صحبت صالح ترا صلح کند : صحبت طالح ترا طالع کند : صحابہ کرام صحبت انبیاء علیہم السلام اور تربیت  
انکی سے اس جہان کو پیچھے کہ خطاب صدیق پاکے حبیب کہ صحابہ میں بوبکہ صدیق اور تہذیب اور تہذیب  
اور انکو بعد ہزار صدیق گزرے کہ شیکہ فیض و انوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم ایسا  
ہے یہ طرہ مستقیم اول دنیا کو عطا ہوا بعد گوارا نکار تو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہید ہوا پر اور انکا  
صالحین پر پس محبت کرنا انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صلحا باعث و دخل جنت کا ہے جو صحبت  
چاہیں صلحا کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کر گیا اپنی ملاح سے نامور اور ہر گاہ عیب اگر اس کی  
واضح ہو عن ابن مسعود قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله  
كيف تقول في رجل احب ما لم يلحق بهم فقال المروء مع من احب۔ فقيل له يا رسول الله  
انما احب ما لم يلحق بهم۔ ترجمہ





حضرت علی بن ابی طالب بدر الصالحی شیخ فخر الدین صاحب سودا گروام صاحب

شیخ صاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے۔ حضرت کا دراصل ہلالی، بڑا وسیع، آواز کراہ، سب سے طبیعت

ہمیشہ سے تواضع و تکریم آوارہ ہے۔ جو سال مرگوارہ پر گیا محمد و مہینہ کیا۔ آپ کے ذہن کو غیر قابل

اچھے لوگوں بہت صحبت ہے۔ قتار فضل و صلہ و اتقار فقر پر جاں شایہیں۔ مال کی کوئی حقیقت

ہے۔ اچھے جلسہ میں کثرت ذکر صالحین رہتا ہے۔ یہ خصائص و مناقب رسول اللہ ہیں۔ سودا گروام میں ہوتی

ایسا ہونا معتقات سے ہے۔ اگر والد ہی بڑے نیک نام ہیں فقیر بھی خصائص کی دل سے شکر ادا

کرتا ہے یا اللہ انکا حشر ہی نیک لوگوں کے ساتھ کیجو۔ آمین۔ عن الحسن بن علی بن فضال قال یا رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ منی الشاعہ قال ویاک وما اعدت لہا قال ما اعدت

لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انک مع احببت قال انک مع احببت اللہ ورسولہ

فرجہ و شعی بعد الاسلام و فرجہ ہما (متفق علیہ) ترجمہ میرا بیت ہے حضرت اس سے

کہ تحقیق ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے تجھ کو

کیا بتا کیا تو نے قیامت کیلئے کمال صلاح سے اسکو دریافت کرنا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت

کب ہی ہوگی اس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں اس کے لئے کچھ مگر دوست رکھنا ہوں میں اور رسول کو

فرمایا حضرت نے تو اس کے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے۔ اس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی غشی

پوچھ نہیں کیا یہ مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے چھو اسلام کے جیسے کہ انجش ہو ساتھ اس کے کہ اس

حدیث کو بخاری نے روایت کیا۔ یہ ایک مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے

اس وقت ہی اللہ کے بندے دیندار اختیار و ابرار امر صالحین اور ولما جلیل المقدس موجود ہیں کہ اللہ

رسول کی محبت و ازواج علیہ السلام کہ بجا اور احکام اسلام میں آپ نفس کی خواہشوں کو بقابلہ اللہ

رسول بالکل مشا دیا ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں ہی انکا نام نامی ایک

بڑی خوشی اور فخر ہے اپنی کتاب میں صبح کرتا ہوں چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب صدر الامر

بدر الصالحی امیر مسلمین و مذہب گستان دولت و اقبال ملل بوستان حشر و اجلاں حاکم کرم



سکندر و زوال رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیاں صاحب بہادر**  
 رئیس اعظم کراں دہلم جلالت الہی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں۔ آپ نہایت دیندار پابند عوم و صلوة  
 آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند ہوشی بے قصہ عاتق کا جہان کے دل سے بہلا دیا  
 اہل دنیاں آپ کی گہوار سی عرق آلود انفعال سے اور دیا آپ کے جود و کرم سے مالا مال ہے۔ آپ  
 بڑے دھڑے عادل اور مصنف عدل و انصاف آپ کا مصنف حقیقی کو پسند ہے آپ کی عدالت  
 گسٹری اور عیا پروری نام نوشیرواں مشاویا۔ آپ علی ہمد کے متقی و پرہیزگار۔ مستشرق  
 و عشاق رحل اللہ بڑے فیاض دل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فرخ دلی سے سلوک  
 ہوتے ہیں۔ انہوں میں حیا و شرم بہت ہے۔ آپ کو دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہو۔ علماء کو آپ  
 قدر دان ہیں مصالحتیں آپ ہی طرح سے پیش آتے ہیں دامن خلاق آپ کا بڑا وسیع اور کشادہ  
 ہے طبیعت ہمیشہ سے متواضع و کمزیر کمادہ ہے فی زمانہ نواب صاحب صوف کا دم بہت غنیمت ہے  
 سچ تو یہ ہے ایوں ہی رب ربینت اسلام ہے فقیر ہی نیل عظم کادل سے شکریہ ادا کرتا ہے  
 شکریہ یہ ہے **طہر اللہ قلوبک فی قلوبک بکدار و ذکرک فی عجلت فی عجلت الاخیار**۔  
**حکایت لطیف** نقل ہوا کہ حضرت امام مالک کی رعایت کرتے ہیں کہ یہ پیر گل علی درجہ  
 کو عاشق سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب لہذا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں  
 آپ کا دل بھر کے محدث تھے اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نرنگ تابعین میں ہیں اور  
 مدینہ میں آپ کا دل میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپ کے گہوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں  
 بجا ریوں کے ہوتی تھیں۔ باوجودیکہ آپ ہرچ فرض تھا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے  
 اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ کے جواب  
 میں فرمایا کرتے کہ میں کی بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں  
 لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جبکہ آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مر گیا تو  
 پھر میں اپنے محبوب مدینہ کہاں پاؤں گا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اس قدر محبت تھی  
 اس کتاب کی بلغظ و بڑی ہوشی ہے لکھا بدون اجازت مصنف اس میں کوئی ترمیم نہ کرے گا

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس بات کا خیال من ہو کہ توجہ کر کے یہاں ہی آجا ویگا اور تیرے ہی درمیان میں  
 اور تیرے ساتھ ہوگا امام صاحب اللہ شاہ حضور کے مکہ شریف میں شریفیت لاکھا جبکہ اپنی اعلیٰ میں داخل ہوئے اور آپ نے  
 اللہ تعالیٰ نے ارزا بند کرکھا اور ولیدین ال ایک شاید یر میراج اور یہ کہنا جناب اسی مقبول ہوا ہا نہیں غریب آواز  
 آئی کہ بعد امام صاحب جو شخص مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہوا اسکا حج کیونکر قبول کریں آپکا  
 حج قبول اور اللہ ہم لیک ہم تمہاری سُن مجھے ہیں فقیر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کیا خاطر ہی  
 جو اللہ کے پیار بند کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی لکھا ہے کہ یر بزرگ بین س مدینہ منورہ میں پاریزہ پہرے اس خیال سے کہ یر رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 رعایت کیا تھا کہ میرے رسول خدا یہاں پہرے ہونگے ہمیں یہاں جو نیاں پہنکر پہرے یا اللہ حکو ہی العیبت  
 رسول خدا کی عطا کردہ الحمد للہ اس وقت ہی اسی محبت ہو کر اصرار کا چین اور زور سا عظام ابراہیم سے سوجو ہیں کہ  
 بچنے لگیں یا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو وقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان  
 مال و نام پاک پر فدا ہے۔ میں ہی بڑے فخر سے نام حاجی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ  
 نام حاجی کو بتا رہے ہیں **چنانچہ** حضرت عالیجناب جیسا خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام شرف  
 العظام ملک تیرے شرف و بزرگوں بدر الصلحہ و عدد الامرا منشی **محمد رام** صاحب تحفہ ادرچاند پور ضلع بجنو خلف  
 الرشید جناب محلہ القابٹی پی محمد سلطان خان صاحب درجہ مضمونہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات یا  
 برکات میں عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شکر لکھو تو کیا اسکا جیسے حسن خوبی کو جو میزان حکم میں زن کیا تو  
 نوایک ایک بڑے بڑے کیا۔ آپ بڑے نیک نام۔ پابند صوم و صلوة۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔  
 بڑے فیاض۔ جو سائل دروازہ پر کیا خالی نہ گیا۔ باذل۔ سخی متواضع منکر مزاج مسکین پرور۔ آنکھ  
 میں نیا و شرم بہت ہی۔ نیکجنت۔ دوست پرست۔ حیر چشم۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں  
 نو جوان خلق مجسم خوش رو۔ شریفوں اور جاہتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ علماء  
 اس کتاب کی بلقظہ و عبرتی ہو چکی ہے



اكون احب الي من نفسه وماله وولده والناس اجمعين بعد اسك حضرت نے فرمایا  
 اسے راج میں تیرے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت ہو کر نے سے پہلے جبکہ بہت دور کہیں وہ سرسبز نجات پاؤں گے اور نہ  
 تیرا باپ ہی میں مقیم ہو جاوے گا اسے راج اگر تمام جہان میں جگہ دور کہتا تو خداوند نے کو ہرگز نہ پیدا کرتا کہ  
 راج مجھ سے اب محبت پیدا کرو نہ حسرت لیجا بیگنا فقیر کہتا ہے بہاؤ رسول اللہ کی محبت دل سے  
 پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا۔ الحمد للہ اس وقت ہی اللہ کے بند مومن دربارہ ار صالحین ہیں  
 اعلیٰ درجہ کے رومار موجود ہیں کہ جبکہ درزات اللہ سے ہی ترنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم عطا کر جبکہ نام نامی میں بڑے غر سے بیج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقار ہے چنانچہ حضرت  
 علیہ السلام بدر الصلح امر صدر العلماء گلدستہ صدیقہ دولت بلیل چشمت مہر سپہ جاہ و شرف  
 ماہ برج عظمت کو کب چرخ اجلال خوشید گردون قبال عالی مرتبہ والا شان لو اب ستم علیہ السلام  
 صاحب بہادر میں اعظم کرنال دام اقبال۔ آپ کی خوبیوں کا حال عمر میں لانا اب دریا کو پیٹا  
 سے مانپنا ہے۔ آپ کی کمالات کا بیان حج القلم کرنا آفتاب کی منہ چرنا ہے۔ آپ کی رفعت شان آسمان سے  
 ہم پہلو اور آپ کی سائی تیر تقدیر کے ساتھ ہم باز ہے۔ آپ کی سخاوت و فقیہ عاتم کو طے کر دیا اور  
 آپ کی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفو سستی سے مشا دیا باہنہ و فضا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے  
 مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے۔ آپ علو درجہ کے دیدار۔ عاشق رسول اللہ۔ حامی اسلام پائند  
 صمیم صلوة۔ بازل۔ صاحبیت۔ ذی علم۔ چاشت اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ کوئی  
 سائل آپ کے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہی۔ بڑے شریف نواز دستگیر یکبیاں یمنیں ہیں۔ ہر  
 اونے واعظ کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کردہ مہر آپ کے لطف و کرم کا ملاح ہے۔ ارکان مروت آپ پر  
 ختم ہیں۔ آپ کا دم فی زمانہ تاب غنیمت ہے۔ آپ کی ذات سے اسلام کو رونق سے فقیر ہی نو انصاف  
 موشیہ کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر ہے کہ اللہ قلبک فی قلوبک لک بشارت و ذکر علی عکاک  
 فی عمل لاخیار۔ منشی احمد علی صاحب صاحب حاصل وراپ کے کارکن ہیں یہ حضرت ہی بڑے  
 دیندار اور امین آدمی میں کلمہ خیر کہنے سے مدد نہ نہیں کرتے ایسے لائق آدمیوں کا ملنا اس قدر



چلا کر دیا کہ قریب پہنچنے کے ہوا اللہ سبحانہ کو سچ لکھی اور لڑنے لگی اس کے رنج کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت زین العابدینؑ نے اتر کر اس پر ناپا ہاتھ مبارک رکھ دیا تب ہستون اسطرح سکبان لینے لگا جیسے تاپو اچھالنے کو درمیان میں ٹکریاں لینے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جبکہ قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اگر میں کو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسطرح میرا ذوق محبت میں نہ رہا کرتا۔ اسے لوگو عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور اس قدر محبت ہو انجھ مسلمانوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر غفلت ہو۔

### اشعار سنت شہاد

ہنہو جبکہ محبت اگلی لکڑی سے بڑے تر ہے  
خروے آدھی ہو کر لوٹس سے سنگ بہتر ہے  
وہی پورا سماں ہو گیا قول سیمبر ہے  
درو مصطفیٰ کا بھی زباں کو ورد اکثر ہے  
سدا منہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر شہد ہے  
یہ عشق مصطفیٰ کے درد کی پہچان اکثر ہے  
کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب تر ہے  
بنی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے۔  
جنہیں ہے عشق تیری ذات کا صاحب پیوستہ  
حضور صاحب ابوبکر عثمان و حمید  
ملے وہاں جنت اعلیٰ جو وہ فردوس النور ہے

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حبت سیمبر ہے  
رولاو جب کہ لکڑی کو سیمبر کا جدا ہونا  
جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو  
بنی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں اس سے  
یہ ہے حب سیمبر کی علامت اور سن لینا  
گرس آسٹوبی کے ذکر میں دل تڑپ جاوے  
خلاف سنت نبویؐ پھوڑے رسم دنیا کی  
پیساری الفتن چھوٹی نہیں کچھ کام آؤگی  
بائیں انہیں الہی کے ملا اپنی عنایت سے  
بنی کی آل کا صدقہ سبھی اصحاب کا انکی  
خداوند پر و محشر سے خداوند اچھا محکو ۛ

اس وقت بھی ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرا صالحین امرو ساجلیل القدر میں سے محبوب ہیں کہ جیسو نام نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اُقتبہ و درود شریف بھیجا شروع کرتے ہیں اگر لکھے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نہی انکر حلد اٹھ بیٹھیں میں میں ہی شہر فخر سے انکا نام نہی انہی اس کتاب کی بلفظہ برتری پہنچی ہے

آپ نے یہ فرمایا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب محلے القاب مسند آرا وغرہ  
جلال جلوہ افرا۔ یہ پورا باتش مکتہ و اقبال غرہ ظاندان شرف و دودمان بخشی ولی محمد صاحب  
بہادر خف الشیشی بدر الدین صاحب بہادر رحمہ و خفہ سابق بخشی ریاست تابرہ دام اقبالہ اللہ تعالیٰ  
نے آپ کو جو محمد پیکر کیا ہے آپ کے دھجے کے دیندار اور محب ہو کر اصل اللہ علیہ وسلم میں ادا نماز  
پانچ وقت میں کر سکتے ہیں بحر خلق۔ بیکلام۔ جوان صالح۔ نیک مزاج۔ حیرت من۔ فیاض متواضع  
ہیں کوئی سائل درہ ازہ سے محروم نہیں رہتا۔ امین۔ متین۔ بامروت آدمی ہیں دامن خلاق  
آپ کا بڑا وسیع اور کثرت ہمیشہ طبیعت ہے اضع ذکر ہم آگاہ ہے۔ ہر آدمی کے کثیر نظر فلاح  
ہے ہر آدمی کے وسیع و کرم کا علاج ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بدو  
عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس بات محنت لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے بہادر صاحب  
بہادر ہی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہ ہو آپ میرا بن امیر بن امیر ہیں۔ نامدار خلق اور بہت  
میں انتخاب۔ علم مروت میں جواب فی زمانہ بخشی صاحب منو کا دم غنیمت ہے فقیر بھی بخشی صاحب  
کادل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا بھی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن لیل ہوں۔ رواۃ  
ہو ابراہیم بن جبید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور  
رسول کی محبت جم جاتی ہے اس کو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اس نام کے نشہ میں مسرور رہتا  
و حقیقت یہ عبادت خدا کے تعالیٰ کی وہ امانت ہو کہ جس کا انا عرضنا الا مانت علی السموات  
والارض والجبال فابین ان یحملھا واشقق منها و حملھا الانسان اناہ کان ظالما  
جھولہ ۵ میں اشارہ ہو سو یہ بوجہ بہاری بغیر کسی سہارے کہ نہیں اٹھ سکتا پس تنہا اور ماندگی  
رفع کرنے کے لئے بیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اس کے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و مافیہا  
سے غافل ہو کر حق عبادت میں متفرق ہو جاوے اور اس پر تنہا اور در ماندگی نہ آئے ہر چند پیر  
دل نما تو اس شدم ہر گاہ یاد کو تو کر دم جو اٹھم۔ دیکھئے جب کہ کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب  
اس کے محبوب کا نام لیکر کوئی اس سے کہے ہی بہاری کام کو کہتا ہے تو اس کے لئے میں اگر کس خوشی سے



کرتا ہے اور جب فی انکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہہ کر تیرے قربان۔ کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہے مجھ کو کچھ تو نام سننے ہی سے دل بھرا ہوتا ہے جو جا بیکر وصال و شہادہ جمال ہو جسے جو میرے سامنے تیرا کسی نام لیا: دل تندرہ کو میں نے تھام تھام لیا۔ اور نہ محبت کے پتھیر کی بات نہیں عشق مجازی میں کچھ دیکھ کر سب کو پہچان لیا۔ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے بیخود ہو کر تیغ کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھاکر تیری عربی کے عاشقوں کا حال ہوگا کہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا آپ اچھے اور بے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے انکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام نے کلمات اذان کے کہے جیسے کہ اب کہہ جاتے ہیں جسوقت کہ اشہدان محمد رسول اللہ پڑھتے نام پاگ پکڑا شکر آدم علیہ السلام کو عجیب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب اُنکا دور ہوا حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن سیر ہننا مونکو بہشت میں تائین کا حکم ہوگا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کریں گے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام یا عجل جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمایا گا کہ اے لوگو میں نے اپنے پروردگار سے کہہ کر اُسکو دوزخ میں بھیج دیا گا جسکا نام محمد یا احمد ہوگا۔ حدیث میں اراد ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَذْهَبُ النَّارَ أَحَدًا مِنْ كَفَّارَتِي أَدْرَأَ الْإِلَاحَ وَقَدْ يَسْتَحْضِرُهُمْ مِنْ صُورَتِي  
صُورَتِ الشَّيَاطِينِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ بَنِي آدَمَ عَلَى صُورَتِي أَنَّمَا تَرَجُمُهُ بَعْضُ مَوْتِ تَعَالَى

بنی آدم میں جس کا ذکر جہنم میں لیا گا تو اسکی اصلی صورت بدل دیا گا شیطان کی صورت کی طرف اسوے کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا میری نام کی صورت پر یعنی منظور ہوگا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ میں داخل نہ ہووے اسواسطے کہ فرکی صورت شیطان کی صورت بنا کر دوزخ میں داخل فرمایا گا اے لوگو تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا گروہ ہے کہ جہاں دین حکمت کی روشنی پہلی ہماری قوم وہ جسے تعلیم دیتے سارے جہاں روشن کر دیا بلاشبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اسکی اولاد میں سے ہیں جو نر آسمان کا فرشتہ



تہا نہ خدا کا اکوٹا بیٹا بلکہ آسمن کا غریب بچہ اور عبد اللہ کا یتیم فرزند مگر کیا غریب جس نے دین علم کی دولت جہان کو مال مال کر دیا اور ایسا یتیم جس نے سلاطین و سلاطین کا غرور توڑ دیا **ع** عدم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا بنو عربیش را اٹھا جبکہ تیری آمد کا ہزار وحی فداک یا رسول اللہ (جوارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تھا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک سی ہی گزرنے نہ بانی تھی کہ اسلام چار دہائی میں پھیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ و افریقہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہر جمعہ کے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بھیجی علیہ السلام پر سلام بھیجنا۔

### بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوئی جب یہ آیت تشریف لایا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہہ رہے ہو کہ ہم اور عرض کیا ہم نے کہ بھیجا تاہم نے سلام کر لیا آپکا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑھیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اللہم صل علی محمد و علی اہل محمد كما صلیت علی ابراہیم و علی اہل ابراہیم اِنَّکَ حمیدٌ مجیدٌ و بارک علی محمد كما بارکت علی ابراہیم و علی اہل ابراہیم اِنَّکَ حمیدٌ مجیدٌ ہم بڑے فخر کے ساتھ مقام پر دل سے شکر ادا کرتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ نے اس نبی کو ہی کے درود پڑھنے میں لایا اور جیسا کہ اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اور نبی عربی کے اور سلام بھیجی علیہ السلام پر سلام بھیجنا **حدیث شریف** لا اکر وینہی خبر اصحابہ پاس اس خوشی معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا اپنے تحقیق میرے پاس آئے جبریل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کہ کیا ہمیں خوش کرتی تھو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تیری امت تیری میں مگر سلام بھیجوں میں تیرے دس بار نقل کیا اس حدیث کو کسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سحان اللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزائی باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیا مشتاق کیا تھا **حدیث** اس حدیث کی ایک روایت بھی ہے کہ

ابن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف پہنچوں پس  
 کہ قدر کر لیا واسطے درود آپ کے اس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کی واسطے مقرر کیا ہے فرمایا  
 جس قدر چاہو وہ درود میں ف کرو ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتھائی حضرت وقت درود نہیں سے  
 آگے درود میں ف کروں فرمایا جس قدر چاہو تو لیکن یاد رکھنا تیرے لئے بہتر ہے ہر عرض کیا دو تہائی  
 کروں فرمایا جس قدر چاہو تو اگر دو تہائی سے زیادہ کر لیا تیرے لئے بہتر ہوگا تب نہو اس عرض کیا  
 جصلت لك صلواتی کلما یعنی کیا میں نے آپ کے درود کی واسطے کل وقت - فرمایا آپ نے من کا ان  
 للہ کان اللہ نہ ترجمہ جو اللہ کے کام میں اللہ اسکو کافی ہے صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی  
 اپنا کل کل وقت حضرت کے درود شریف کی واسطے مقرر کر دیا۔ احمد لہ اس وقت بھی اللہ کے  
 نیکیاں مبرا مومنین میں سے کہ ان حضرات کی عالی تہی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ کا جلیل القدر  
 انکو ہر وقت رضا جوئی اللہ تعالیٰ کا خیال امنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف انکی زبان پر ہے  
 چنانچہ حضرت عالیجناب تاج الامراء بدر الصالح امیر محمد علی صاحب سیرت شریف پوئیں  
 ضلع منہر گڑھ علاقہ ریاست پٹنہ۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ سید سندی۔ بڑے فیاض  
 فروتن۔ اتقا شعار۔ حیرت شہم دیدار دل۔ امین۔ باذل۔ بیدار مغر۔ لیاقت میں اتنا ظہیر نہیں کہتے  
 میں۔ سائل کو خالی جواب نہا نہیں جانتے۔ بڑے سکین پروردگار کو نوازہ خلیق۔ متواضع۔ باترقت  
 آدمی میں۔ شریفوں اور حاجت مندوں کے ساتھ بڑی فلاح دلی سے مسلوک ہوتے ہیں علم ادب و ادب  
 بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں۔ جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں جو دیں یہ جانبہ  
 اندیش اور فریادرس میں۔ اعشاق رسول اللہ ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی اسلام کی زینت  
 زینت ہے فقیر ہی میر صاحب موصوف کا دل سے شکوہ او کرتا ہے شکوہ ہے۔ یا الہی انکو دو جہاں  
 میں سرخرو کر دیکھو حشر اچھا ابرار و اخیار انہ اشاعرہ معصومین سے کر لیں۔ نقل ہے کہ شیخ  
 شبلی رحمہ اللہ ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ طواف کرتا تھا اور درود پہنچاتا تھا ہر ایک سناسک  
 میں نظر آیا درود پڑھتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اگر مرد جوان شاید کہ تونے دعاؤں کو یاد نہیں  
 اس کتاب کی مغلطہ جبری ہو چکی ہے کیا ہو بدون اجابت مصنف اس میں سے ایسے کلمے نکال سکے

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد میں لکھیں جو کہیں مجھے درود پڑ  
 پایا کسی غامض صغیر یا میں نے کہا کہ تو کبھی فلا نے سال میں میں نے باپ کو ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ  
 ہم بعد ازین پنج میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مر گیا جبکہ اُسکے بدن سے چادر اٹھائی اور دیکھا تو  
 سر میرا بالکل مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرا بالکل سیاہ ہو گیا تھا یہ حال دیکھ کر میں بہت  
 ڈرا اور بار شرم کے میں سے خون کی سکتا تھا۔ سبھی فکریں کہ میرا باپ بزرگوار انور پر کہو کہو تھا مجھ کو اُس  
 حالت میں منہ بھونکی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرہ لا بزرگ سفید کپڑے پہنے  
 ہو کر میرے پاس آیا اور میرا باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کر کے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا  
 تو میرے بالکل منہ مثل جاکھ روشن ہو گیا اور تمام بدن خوبصورت ہو گیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگانے میں  
 بزرگ عالی ہمت کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر  
 ہمارے بھیجا ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچایا فرمایا میں شفاعت کروں گا انہنگار و نکاہوں اور نام  
 میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سن کر اس وقت میں نے اپنا سر آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو  
 یہ خبر کیونکر ہوئی فرمایا کہ تیرا باپ ہر رات کو تین بار درود مجھ پر پڑھتا تھا ابھی رات کو وہ درود میرے  
 پاس آیا میں نے اس فرشتے سے کہ جو مجھ پر اس درود پہنچاتا ہے..... دریافت کیا کہ فلاں  
 بن فلاں آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ مہر گیا اور حال اسکا ایسا ہو رہا ہے  
 یہ سن کر میں نے نہ سکا کہ میرے راحت ساں کا یہ حال ہے بل سنے آیا وہ شخص کہتا ہے.....  
 کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام خلقت شہر کی ہیکر مکان کے دروازہ  
 کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تم کو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مر گیا ہے  
 کہا انہوں نے کہ ہم آسمان سے سنا اُسی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اس کے خبا  
 کی نماز پڑھے کہا اے شیخ کبھی نہ روقت نبی عربی پر درود نہ پڑھوں۔ کہا شیخ شبلی نے میں  
 بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دنیا دار العیقا  
 ایسے ہیں جو ان کے لیے کمال کی صحبت نے انہیں ایسا اتر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول  
 اس کتاب کی منتظر رہیں گے

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سترق ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب مغزرات شیخ مولانا بخش صاحب شیخ الشکر سولہ اقامت نارول دام اقبالہ شیخ صاحب بڑے ملنار۔ محبت مولانا۔  
 نیک نیت۔ مہماں نواز متقی۔ عقیدہ نصیر۔ پابند نوافل مسنون تلاوت قرآن مجید۔ اور از سر سفر  
 ترک پوتہ میں حضرت علی درجہ کو حلیق اور خیر آدمی ہیں۔ آپ کو علمی اہلیت بھی ماثا اللہ بہت اچھے  
 اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں اسے لوگوں کا ہونا یا میں فی زمانہ غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب  
 دل سے شکر ادا کرتا ہے یا الہی کی عطر طویل ہو اور آپ کے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین حدیث فرمایا  
 حضرت کی کہ جو کوئی فراغت کرے مجھ پر درود بھیجا گویا اس نے فراغت کی کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے  
 انگور اسے جنت کا نرملیکا فرشتے کہنے لگے افسوس اسے شخص ترے پر کرتے دنیا میں ایسے بنی عربی صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا البتہ پہنچے درود شریف کی تو اس وقت جنت کی محروم ہے سبحان اللہ  
 کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ حکماء بندہ بہت ہو سکتا ہے کہا سبواب بنی عربی پر درود بھیجا اگر جنت جاتے  
 ہو شہرہ جنت جسکی شہرت ہو نقشہ ہے ترے گہ کا وہ طوبے جہاں چہرے ستوں ہے تیری جگہ  
 روایت ہے کہ آسمان میں یک دیا ہو اسکو دریا سے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اسکے ایک در  
 ہے اسکو دخت تسمیات کہتے ہیں اور اس دخت پر ایک بانو ہے اسکا نام مرغ صلوٰۃ ہے اسکے ہتھار ہیں  
 جو کہی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اس وقت وہ مرغ دریا میں طوطا لگتا ہے پھر اس دخت  
 پر آ بیٹھتا ہے اور اپنے چہارتا ہے ہر قطرہ سے اسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد  
 ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ نو اب ان سبکا اس پر درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے نقل کیا ہے  
 شیخ ابو موسیٰ خزیر نے کہ ہم ایک جماعے کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر ناگہاں ہوا مخالف چلتی شریع ہوئی  
 کہ نوبت ملاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ و زاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا  
 مجھ نیند آگئی خواب میں کہیا کہ رسول اللہ شریف لا اور فرمایا ابو موسیٰ اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود  
 تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی  
 بند ہو گئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے اللہ صلی علی سیدنا محمد  
 اس کا بھی لفظ نہ بڑی ہو چکی ہے

صلوۃ تعینا ہما من جمیع الالهوال والافات ولقضی لئامنا جمیع الحاجات  
 وتطہرنا ہما من جمیع الشیئات وترفعنا ہما عندک اعلی الدجات ویشکنا  
 بہا اقصى الغایات من جمیع الخیرات فی الخیات وبکد المیات انک علی کل قلوب  
 حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جو کہ دن اسی بار پڑھے  
 جاتے ہیں اسکے گناہ اسی برس کے حدیث فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانچ  
 دنرات جو کہ دن کبھی محتاج نہ ہوگا اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو کوئی جو کہ رات حضرت پر  
 ہزار بار درود پڑھے وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ یہاں پر دو جلد قسم کے  
 درود لکھتا ہوں جو جس سے محبت ہو پڑھے اسکو اس سے فائدہ ہوگا اللہم صل علی محمد  
 وعلی آل محمد وبارک وسلم یہ عام درود سب لوگوں کی زبان پر اور یہ درود واسطے  
 زیادتی مال کے اکٹھے حکم رکھتا ہے اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین  
 والمؤمنات والمسلمین والمسلمات بعد جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اسکے عمل قبول  
 ہو کر آسمان کو چڑھتے ہیں اور اس میں تہا ہے سب بلا اور آفت سے محفوظ قطع الطریق اور  
 چوروں کو خوف سے اور زیارت رسول خدا ہوتی ہے نقل ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے  
 پاس گیا اور عرض کیا کہ ایک ت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسول خدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض  
 کروں تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال پاک کو دیکھوں : اور اس میں منور کے وہاں انوار کو دیکھوں  
 قسمت سے ایک ت یہ دولت نصیب تھی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے  
 دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھ پر قرض ہو گیا ہے او میں اسکے ادھر قادر نہیں ہوں  
 عذاب قیامت سے سخت خوف ہے اپنے فرمایا تو محمود بکتلیس کے پاس جاوہ تیرا قرضہ ادا کر دیکھا میں نے عرض  
 کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کرے گا فرمایا حضور نے کہ تو اس طرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار دینار درود پڑھنے والے  
 صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے یہ قرضہ ادا کر جائے یہ قصہ سنا سلطان رویا دیا کہ  
 کرتو نے مجھ کو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اس طرح سے کہنا اسنے علاوہ قرض کے اور  
 اس کتاب کی تلفظ جبری ہو چکی ہے

بدول اجازت مضافہ اس میں ایک دفعہ پڑھا

کچھ

کہ دیا اسکے مال کو دیا سبحان اللہ مجتہد اسکو کہتے ہیں ایک اس طریق سے ہی آپ پر درود شریف  
 بھیجا جاتا ہے اللہم صل علی محمدؐ اذواجه المہمات المؤمنین وذراریہ واکھلت کما  
 صلیت علی ابیہیم انک حمید مجید اللہم صل علی محمدؐ وعلی ال محمدؐ ذائمتہ ید وایمہ  
 اللہم صل علی محمدؐ وعلی ال محمدؐ عبدک ورسولک النبی الامی وعلی اذواجه وذراریہ  
 عداد خلقک ورضاء نفسک وزینۃ عرشک ویداد کلماتک فقیر نے جو درود شریف  
 ہر قسم سے بہائی مسلمانوں کی حاجت روائی کو واسطے ہر یک رکت کیا اگرچہ کچھ دخل دینا اس میں  
 اور جلدیں تنہا درباریان خاص کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھا ہے کہ ہانس کا چین میں ناہی خالی حُسن  
 سے نہیں اگر قبول فرماؤ تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی  
 سیدنا واولادنا محمدؐ وعلیٰ شفیعینا من جمیع الامم وکریمہ یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار  
 اور اولاد ہمارے ایسا درود کہ شفا دیوے ہلکے بکھڑے ہو تو فیض بھلا کل الامراض اور یوری پوری  
 دے ہلکے اس درود کی رکت سے سب غنیمت ہماری وعلی الہ واصحابہ واذواجه فانفا یا موالنا  
 انک علی کل شئی قذیرؑ ا سو قہ ہی اللہ کے بندے مومنین ویداروں نہیں ایسے عالمی ہمت  
 موجود میں جو ہر وقت درود کو محبوب کہتے ہیں ہر نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں  
 کہ نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض لانا فی نسخہ امراض شفا  
 اوسط فطرت غلاطوں حکمت شیخ الزمان حکیم خیر الدین خان صاحب میں کبھی گویا  
 علاقہ سرکار پٹیار حضرت فن طلب میں کتنا سے جہاں اور استعداد حکمت میں لڑناں یہ حصہ مشہور  
 متقی۔ پابند فریض نیکی پسند و نیک ماہ۔ عالی نسب اعلیٰ خاندان خادم علماء و صلحاء و مساکین  
 بہت تفسیر اکثر حکیم صاحب کو زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ مریضوں کا اخلاق پیش آتے ہیں اور نہ مریض سے  
 بہنی رائے پرواہی نہیں ہوتی جناب کے دست شفا میں نبوت الہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی شکل میں  
 خاصیت اکیر ہے۔ آپ کی بات بابرکات سے اللہ کو بند و ملکوت بہت فیض ہے بہر حال حکیم صاحب کا دم اس  
 بہت غنیمت ہے فقیر ہی حکیم صاحب کو صوف کا دل سے شک یہ ادا کرتا ہے باقی فیض ہم دراز ہو

اور شرف و فلاح الابرار ہو۔

## در بیان آداب و دست

آداب درود شریف کا یہ ہے کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کر کے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جائے و غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار رہا ہو اسے اس غبار سے طبیعت صاف ہو جائے۔ نام تو صیقل است کہ دلہا تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری۔ اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کو وقت نیت بجا آویں فرمان الہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا اصلوا علیہ وسلموا التسلیم ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہو کہ قفل سے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر منہ چوم لیا میں نے اسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے اپنے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھ پر لازم ہو گئی۔ جنت میں جب کہ کہو نکاح جب تنگہ ساتھ اپنے لیلو نگاہ تیرا ہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کرادیں تیری شفاعت کر کے مجھ کو بنایا رہی حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف پڑھتا ہے اس کا یہ خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جا تو ہماری طرف سے اسکو خوشخبری دیکر کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہو گئی اس لئے خدا نے مجھ کو تیرے پاس حجت بنا کر بھیجا کہ تجھ کو خوشخبری دوں کہ تیرے قصین میری شفاعت جابا رہی قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہو گا۔ اُن اللہ کے بندوں کو مبارک ہو اگر اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں اُن معززوں اور عالمیہوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ اُن حضرات کا حشر ہماری رسول خدا کے ساتھ ہوا میں چنانچہ حضرت رفیع المنزل منشی شیخ وزیر علی صاحب الشکر صلح ہوئی لکڑہ عرف کرگڈ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیک نام و نیکو پند و صوم و صلوة۔ عادل جبر علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا و ماں کی یاد دی کرتی ہے پٹیالہ میں شاہ اللہ اپنے وہ دہوم و دام اور نیک منی سے عہدہ کو توالی کو انجام دیا کہ اُجنگ لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے



مہاں نواز۔ دوست پرورد۔ شریف نواز۔ بڑے خوش عقیدہ۔ علما و فضلاء کے بڑے قدر والے  
 ابوبکر بن ابی بکر ہیں اپکا دم بہر کیف غنیمت ہے۔ آئمہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں یا دش  
 یخ حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مخفوری و میر و جو کہ منشی اجنبی انبار کے تھے۔ آپ نہایت  
 نیک نام تھے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا مدح تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ان کا نام مروت آپ خیر  
 تھے۔ فقیر بھی ان کو دعا کے خیر سے یاد کرتا ہے یا الہی ان کو ہمیشہ جنت میں بخش کر کیو۔ آمین  
 اگرچہ اب داؤد شریف پر سنے کا یہ ہے کہ آپ کو اس وقت حاضر مجلس حضور میں مجھے خواہی غوی  
 اسے تو جانے کہ یہ میرا یہ حضور سید المرسلین میں پہنچا اگر ایسا نہیں تو قطعہ زبان بلانا اور تسبیح کے  
 و ذہن پر سے کیا ہوتا ہے فقیر کہتا ہے ایسے پڑے ہیں اگر خط اور لذت نہیں ہے مگر اس سے  
 کہ خالی تو تھا اب وہ بھی نہ رہا کیونکہ تسلیم امر الہی اُسے کنی کہا قال اللہ تعالیٰ یا ایہذا الذین  
 امنوا صلوا علیہم سلموا تسلیا اس وقت ہی اللہ کے بند دیندار نیک نام ایسے موجود ہیں  
 کہ جنکی زبان پر ہر وقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب فقہار الامام علیہ السلام  
 سکندریہ فریدوں تخت جناب نواب بہاؤ خان صاحب بہادر رئیس جوانا گدہ  
 کا بیٹا وارث دام فیض ہے۔ یہ حضرت بڑے سخی۔ فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا اشعار عالم  
 موجود ہیں تیرا کوئی نامی نہیں ناظر یہ روئے شام تک شام سے تا صفا ہاں بڑے اے  
 ابر کرم جس تراز پر عطا درکنوں کیا تعجب جو پیدا ہوں وہاں آپ بڑے دیندار  
 محبت رسول خدا۔ رحمدل۔ خداترس متقی پابند صوم و صلوة مسقن متواضع۔ دامن خلاق  
 اپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و مکرم آگاہ ہے۔ ہر اونے واعلیٰ  
 کی طرف نظر ملاح ہے۔ ہر کہ وہ آپ کے لطف و کرم کا مدح ہے فی زمانہ ایسوں کا ہونا زیت  
 اسلام فقیر بھی نہایت محبت شکر یہ تہل سے ادا کرتا ہے شکر یہ ہے طہر اللہ قلبک  
 و قلوب الابرار و ذکی عکاک فی عمل الاحیاد۔ بہر حال ہمارے سو خدا قابل محبت ہیں  
 فقیر کہتا ہے اگر کوئی کسی کو خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کی بظرف و شہری ہو چکی ہے



علیہ السلام سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے روایت ہے کہ شب سراج میں جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب لیا لغت سے مشرف کیا گیا جناب ہی سے خطاب آیا اور جبریل کو حکم ہوا کہ اسے جبریل ہمارے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت میں پوشیدہ کیا ہے تو کچھ رات ایک پردہ اُن پردوں کے بال کمال محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال با کمال میں یہ حبیب کی ملافتہ کریں جبریل نے حسب ارشاد رب لغت ایک پردہ جمال محمدی اٹھا دیا تو ایریا نور نما ہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا یہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا نور تار و کھ اور عالم قدس میں ایک شور بیا ہو گیا اللہ اللہ یہ جلوہ کس جمع کیا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے شہر یارب کیسیا ہے بشارت جسکی آواز سب عالم میں کی تا ہے نظر سے نہ لایا کہین کیا کس کچھ رفتار ہے کیا طرہ طرا ہے کیا رنگس بیا رہے کیا ابرو خدا رہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار پوشاک کی دیکھو پہن بعدہ خطاب یا کہ اسے محمد کہیں تو غم امت کا کہا لیگا مئے آبکی رات ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب ستاروں اور عرش و لوح و قلم کا ناپید ہو گیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جائیگے اسوقت تیری امت گناہگار کے گناہوں کی سیاہی سُنغ رکے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ اپنے یہ حال شب سراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے اُنکی زبان پر یہ مضمون جاری ہو گیا شوخ آفتابا گردیدہ ام مہربان وزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چینے دیگرے اشعار پہنچا رہا توں پردہ قدرت کے پاس حب نہ دل کا نپتا تھا خوف سے لرزاں بدن تھا سب پر گردن تھی خم زمین یہ نظر تھی بعد ادب نہ تنہا اور ہر تہا میں تو اور ذات پاک رب نے خاطر حقہ کو رسالت مآب کی پردہ سے صاف آخی صدا بورتا کی پس جان اللہ اصحاب کرام کو حضور کیا محبت تھی اب بھی فی زمانہا جنکو خدا محبت عطا کرتا ہے اور انکو دلوں سے حجاب بٹھالتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم

رکھتے ہیں اور ہر وقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی مہتمی پر  
 نزار آفرین کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا  
 خیال رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلوٰۃ راجی حرمین الشریفین منشی محمد  
 عبدالواحد صاحب منصف ضلع رستک - آپ نہایت صاحب تقویٰ و دیندار اپنی حسن  
 کار گذشتہی حکام میں نمایاں ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج با بند صوم و صلوة عادل و در دو  
 طائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں غرض انکا صف جو کچھ ہو کم ہے - دامن اخلاق انکا بڑا  
 وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے بہمان نواز ہیں علما و فقرا کے بڑے قدر دان ہیں اقم  
 کو ہی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہر کیف انکا دم غنیمت ہے فقیر ہی انکا شکر  
 تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہار اللہ قلبک فی قلوب الاجار و ذی عکاک  
 فی عمل الاحیاد - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمار رسول خدا  
 سے زیادہ کوئی رفیق شفیق ہی نہ ہو گا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تھا ہر وقت امت کی  
 کی صلاحیت اور نجاتی میں تھے رات دن کسوت نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ جاگنڈنی  
 وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو اگر بخار ہی آجاوے تو اسکی شدت میں سیکھ بھول جاتا ہو  
 اپنی جان کی پڑ جاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے نکلالت سے فرمایا جاں کندن کی  
 تکلیف جتنی ہو سکے مجھے میری امت کو بچاؤ دید میری امت کو دنیا اور امت کے واسطے دعائے  
 خیر کرتے کرتے جاں بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں ہی آدمی سبکو بھول جاتا ہے معالج کے برابر  
 اور خوشی کیا ہوگی اسوقت ہی حضرت نے اپنے ساتھ امت کو شامل کر لیا یعنی السلام  
 علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور شفاعت کا حال کہیو تو ایسا ہی حدیث آخر  
 علیہ السلام فرمایا شفاعتی لا ھل الکباۃ من امتی کما قال اللہ تعالیٰ کان بالمومن  
 و حیما ترحمہم ترحمہم اللہ تعالیٰ ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقرر کیے مومنوں پر شفیق اور مہربان  
 کہ ہرگز نہ فراموش ہوئے ہوں انکو پھر جنت اور شفقت ازل میں تھی جبکہ رسول ہی ہمیشہ شفیق و مہربان

سورہ تور میں فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَفُؤْنَا لَكَ جَنَّةٌ عَرْضُهَا عَرْضُ السَّمَاءِ وَرِجْمٌ بَكْرٌ بِكَرْعَانِيَةٍ يَرْجُمُ بِهِ كَذِبُكَ سَوَاءٌ لَكَ أَسَى سَوْرَةٍ مِثْلُ سَوْرَةٍ أَوْ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ يَنْفَعُكَ مِنْهُ لَكَ جَنَّةٌ عَرْضُهَا عَرْضُ السَّمَاءِ وَرِجْمٌ بَكْرٌ بِكَرْعَانِيَةٍ يَرْجُمُ بِهِ كَذِبُكَ سَوَاءٌ لَكَ أَسَى سَوْرَةٍ مِثْلُ سَوْرَةٍ أَوْ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ يَنْفَعُكَ مِنْهُ لَكَ جَنَّةٌ عَرْضُهَا عَرْضُ السَّمَاءِ وَرِجْمٌ بَكْرٌ بِكَرْعَانِيَةٍ يَرْجُمُ بِهِ كَذِبُكَ سَوَاءٌ لَكَ أَسَى سَوْرَةٍ مِثْلُ سَوْرَةٍ أَوْ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ يَنْفَعُكَ مِنْهُ

اسے ایمان کا جو پیر ہے کہ خیر الائم فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی اور مبارکبادی ہے کہ جو کہ ہمارا خوب ہی کام ہو گیا۔ وہ ارادہ لگئی اور ایسی سی بڑا دوا و نعمتیں طفیل بنیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گئیں انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فرمایا ہے وَكَسُوفٌ يُعْظِمُكَ رَبُّكَ فَتَوْفِئَةٍ يَوْمَ يُرْجَمُ بِهِ كَذِبُكَ سَوَاءٌ لَكَ أَسَى سَوْرَةٍ مِثْلُ سَوْرَةٍ أَوْ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ يَنْفَعُكَ مِنْهُ لَكَ جَنَّةٌ عَرْضُهَا عَرْضُ السَّمَاءِ وَرِجْمٌ بَكْرٌ بِكَرْعَانِيَةٍ يَرْجُمُ بِهِ كَذِبُكَ سَوَاءٌ لَكَ أَسَى سَوْرَةٍ مِثْلُ سَوْرَةٍ أَوْ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ يَنْفَعُكَ مِنْهُ

عطا کی انتہا خدا تعالیٰ نے ہزار رسول کی رکھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول میں اسیت کو فرمایا میں رضی اگر نہ ہو گا جنگ میرا ایک مٹی ہی دفع میں پہچاؤ گا اس آیت سے ہمارا بیچارہ ہو گیا۔

چونکہ ہم لوگ راست را کہ باز و چون توشتی ہاں پہچہ بال ان مع سوزا کہ باشد لوح کشتی ہاں پہچہ کعبہ کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھ خیال نہیں یہ حال تمام کاہنیں اس وقت اللہ کے بند و نذر ایسے ایسے عالی بہت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہستی پر ہزار آفرین کہ باوجود عہد جلیل القدر کو بروقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے اُنکی زبان پر ہر وقت درود شریف جاری چنانچہ چار مستطاب القاب کے درون کاب فائز تسانہ تم زبان زینتی محرمہ دولت اقبال جلوہ اثر اسے وسادہ مکنات و اجلال عالی خاندان صاحب غر و شان نواب سعاد و تعلیخ صاحب رئیس نال مقیم ملی امام اقبالہ سبحان اللہ سجدہ عجیب شخص پیر

کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست کہ تر کتم سر انگشت و صفحہ بشمارم پہ آپ نہایت خوش عقیدہ مینکس المزاج۔ درویش طبیعت رئیس ہیں۔ شریف نواز ادب و ال علماء و فضلا۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ اپنی رفعت شان کے آگے بلند ہی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قار و سنگدست۔ اخلاق میں تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں نہ مجسم کہوں تو

اے اسے راقم کو اس مدہ اما کہن روزگار کینہدست میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور اُنکی ہی نظر اس کتاب کی لفظہ جبری ہو چکی ہے



و نیز از بندے که اخلاق میں انکو مہربان خلق کہا جاوے تو جہاں سے مروت میں مروت مجسم لکھوں  
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں  
سے اُس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین تبع تابعین کا جس میں خلق پایا جاتا  
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت عالیجناب مدوح الخطاب بدر  
الصالح جناب صادق محمد خان صاحب نثار کا سرکار خواجہ صاحب چاچران شریف  
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے  
جو مولانا حامد الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الایمان  
پر سیرگار سزاویشیں کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلیٰ درجے متقی ہیں نماز  
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع  
شریفیوں اور جامعہ مذکور کے ساتھ بڑی فراموش دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانہ آپکا دم غنیمت  
فقیر ہی آپ کا شکوہ دل سے ادا کرتا ہے طہار اللہ قلبک فی قلوب الابرار و دوز کے  
عمالک فی غل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے جس تک ہم  
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد محروم رہینگے بعضی روایت میں یوں آتا ہے کہ حبیب انحضرت  
آئینہ و کیمیت تیرے دعا پڑھتے تھے اللہم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی و حرم و  
علی التادیا اللہ جیسے کہ اچھی کی تو نے صورت میری پس چہا کر خلق میرا اور حرام کر منہ میرا  
جنہم پر حضرت فرمایا علیہ السلام کیا یہ خیزوں میں تمہاری اچھوٹی کہا صحابہ کرام مان فرمایا  
فرمایا اچھوٹا روہ میں بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے فقیر  
کہتا ہے بہا بنیہ خلق پیکر الکو الکلام اگر کوئی کسی کو سبب معافی کے دوست رکھتا ہے  
تو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام  
نے کہ جو کوئی مجھ پر ایک فحشہ درود شریف پڑھے اسکے دو سو برس کے گناہ مٹا۔ (رحمۃ الفقیر)  
حدیث میں آتا ہے کہ ایک روز حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعت کے نیچے تشریف فرما  
تھے کہ ہمارے ہاں ایک بظہر جبری ہو چکی ہے

تو تو اس وقت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 واسطے خدا سے جو محل کے کہ جسے میرے سایہ کر نیچے پیہر کر کے سر کر کوٹھایا اپنے قسم کیا اور فرمایا کہ  
 تعالیٰ ہو العز الحکیم اسکے بعد اس بات کو تلاوت فرمایا و قعر من تشاء وتذل من تشاء  
 سبحان اللہ تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دہنتوں تکٹنے پایا افسوس ہے ان انوں پر جو حضرت سے  
 محبت نہیں کرتے۔ ہمارے حضرت قابل محبت ہیں اشعار اک شب کے آسمان رسالت آفتاب نہ تھا  
 عالتہ کے گہر شرف افزائے فرش خواب نہ حاضر ملک تھے بہر گہا بنی جناب نہ چونکی جو عالتہ تو ہوا  
 سخت اضطراب نہ بالافرش زینت عرش خدا نہ تھا۔ بیج شرف میں جلوہ شمس نہ تھا نہ نکلی جو  
 ڈھونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں نہ دیکھا کہ سقف بام یہ میں قبل زماں نہ عیان کبر و دوش سے  
 ڈھلکی سے طیلان نہ اٹھو ہو میں دست دعا کو آسمان نہ کہتے میں لکھال سمیع و علیم سے نہ کہو  
 رواں میں چشم رسول کریم سے نہ مضبوط فقر کا دعا ہے کہ اے کریم نہ حادث میں سبحان میں  
 تری ذات ہے قدیم نہ تجا کو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے نسیم نہ کہ یہی ہر اطریر زمیری امت کو  
 مستقیم نہ ہمارے حضرت کو امت کا بخت خیال رہا جو ایسے سول سے بھی خوش نہیں ہوا  
 اسکا ہی جنم اکارت گیا فرمایا علیہ السلام لا یومر احدکم حتی یكون هواء تبعاً لما  
 حببت بہ یعنی ہے پورا مومن ہوتا ایک تھا راہبانک کہ ہو خواہش اسکی تابع و اس کے  
 کے کہ لایا میں سکون یعنی دین اسلام اور شریعت کو فقیر کہتا ہے کہ جناب سول خدا ایسے ہی محبت  
 ہو کہ مقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مشادے الحمد للہ فی زمانہ اللہ کے بند  
 ایسے ایسے دنیا و مومنین امر و صالحین میں موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین  
 ہے کہ باوجود عہد اکلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال اسنگیر  
 رہتا ہے کہ مقابلہ احکام اسلام اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مشاد دیا اور محبت الہی ان پر  
 ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک رو بار میں اسکا واسطہ اسکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت علیؓ  
 محمد علیہ السلام صاحب دامن فیوضہ میں شری خوشی سے اپنے سرزد دست کا نام بی

کتاب کے ساتھ داشت لکھنا ہوں۔ اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ اگر محمد عبد الرحمان خاں صاحب کے تقسیم میں یہ سب بزرگ بستی مدینہ اور پینہ گاہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش خلاق ڈاکٹر ہیں جن کا دم دلی میں غنیمت ہے۔ انکھ میں حیا، شرم بہت ہے۔ نیک نام نیک پسند۔ نیک لہجہ نیک طبیعت۔ محبت لکھنا ہوں۔ اہل اتر پردیش سے ہمیں ملکت ہو جاتیں۔ اس وقت انکی تقریری سننا ناز لال بہاؤ یا اتھی ڈاکٹر صاحب کو دروہان میں سفر گزار رکھو۔ آئیں۔ اور حضرت سیدنا سید سید سے مقدمہ رد و غشتی عبد الرحمن صاحبان دا۔ ونبہیل دلی دام اقبال۔ منشی رفقا پانڈ بفر الفی۔ بڑے رحمان۔ فیاض نواز نس۔ از عشاق رسول خدا خادم علماء و مساکین۔ اعلیٰ درجہ دنیا پرستی ہیں۔ امین یقین۔ کم گو۔ متواضع۔ جوان صالح دامن اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور کشا ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ بہر حال دہلی میں بکلام غنیمت ہے یا اتھی انکو دہلی میں خوش رکھو۔

### فضائل تسبیح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْسِبَانِ خَفِيفَتَا عِلْمِ الْإِنْسَانِ تَقْبِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ وَحَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
 سبحان اللہ (تفہیم متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے دو کلموں کے ایک زبان پر بہاری ترانو میں یعنی ثواب نکاہاری ہو گا میزان اعمال میں سیکر طرف سنجے والے خدا کے وہ دو کلمے ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمدی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و سلم نے وہ دو کلمے ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم حدیث فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے سبحان اللہ و بحمدہ سو بار شام کے وقت اور سو بار صبح کہ اللہ تعالیٰ مشا و یگا گناہ اُسکے اگر چہ یوں دریا کے کف کے برابر یا ریگیا بان کی مقدار کیوں نہوں شعر پس از سال امینی محقق شد بخاقانی کہ کہ یکدم با خدا بودن بہ از سخت یلہانی۔ حدیث فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ



سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہاجا ہوگا نام اسکا صدیقوں  
 کے دفتر میں ہوگا رفیق میرا خب میں حدیث میں دیکھ کر ایک دن ایک عربی رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مجھے وہ چیز کہ  
 جس کا حق تعالیٰ بخش ہو کہ فرمایا حضور کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و  
 اللہ اکبر عربی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام تسبیح و تہلیل اُسکے واسطے ہے  
 میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور کہ بعد اُسکے کہ ابراہیم اغفر لی وعافنی واعف عنی وتب  
 علی ورض عنی ترجمہ یعنی بارخدا بخش مجھے اور عاف دے مجھ کو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری  
 اور راضی ہو میرے پہلے عربی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا  
 میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ  
 اگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدھی  
 طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلاسوں ہے بائیں طرف  
 کیوں ہوگا اپنے فرمادین قیامت کو درج بائیں طرف ہوگا جبکہ اگلے سیر حملہ کرے گی لا الہ الا  
 اللہ اُسکو باز کرہیگا عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص فرمایا نہیں میری تمام  
 است کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہے کیا است کو نواز لیا صحابہ کرام اور  
 تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تھی کہ ہر وقت اُنکی زبان  
 ان کلمات طیبات سے تر رہتی تھی صحابہ اور کمالین کا سچا ہونا اور اُنکی وظائف کا اور اُنکی تمام  
 عاشقانہ ہیئت بنا کی اور کبھی ساتھ اسکی جناب کہہ پائی میں نا تو بیان سے ابرہ ہے الحمد للہ فی  
 زمانہ نبی اللہ کے نبی ایسے تھے اور دیندار امر و صالحین و ابرار اختیار میں موجود ہیں جو  
 ہر وقت اُنکی زبان اللہ و رسول کے ذکر میں تر رہتی ہے۔ انکے نام نامی واسما گرامی بطور داشت  
 اپنی تفسیر میں دیکھ کر ہوں جسکے انے میرے نیک گمان خدا و رسول کا ہی ایسے نیک گمان ہے اور  
 انکا شرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کہ وہ نام نامی واسما گرامی یہ ہیں جنہر علیہما



سالار الابرار شیخ عبد القادر صاحب اصل باقی نہیں صدر جنگاوم جالندہر میں نہایت مقننات میں  
 سے ہے آپ علم و دہ کے دیدار اور بابرکت شخص ہیں۔ یہ نہایت مشہور شخصیت ہے۔ باب مہم رہنما  
 نیک پند نیکادہ۔ عالی نسب۔ خادم علماء و مساکین اور بڑے زانیہ ہیں۔ یہ ہر حال میں سزاوارتہ  
 دم غنیمت ہے فقیر ہی منشی صاحب جو صوف کا دل سے شکر ادا کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی ہی گلی گلی  
 دراز ہو اور شہر انکا و توفیق الہی و مو۔ حضرت بدر اللہ خواجہ منشی صاحب علی صاحب  
 محافظہ قمر جنگاوم ناہیں ایک مقننات سے ہے۔ آپ بڑے تہمتی مشہور ہیں۔ یہ نہایت  
 بامروت آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آئینا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ تہمتی صاحب حرمین شریفین میں  
 اس عالی منصب پر بعد چکے وہ نیکامی حاصل کی کہ ناہیکے اراکین لوگ آپ کی مزاج ہو گئے آپ نہایت  
 مشہور ستاد وقت ہیں۔ آپ پھر دہ کے لیت ہیں۔ آپ کی لیاقت علمی کا مال ہے کہ معافی تازہ  
 سے قالہ الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاص عیسوی سے معنی پرمردہ کو مارہ مرزا گل خان صاحب  
 کام ہے آپ کے محاورہ نازک سے خوے دلبران فحل اور مضامین پاکیزہ سے فراہم لطفیان معطل  
 آپ کے ارشادات بابرکات سے اہل ناہیکہ بہت فیض ہوا کہ آپ کے تلامذہ بڑے بڑے جلیل القدر جنگاوم  
 وقت ہیں۔ چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب علی القاب بخشی ولی محمد خان صاحب  
 بہادر ہیں جو بڑے لیت مقنن۔ نیکام۔ نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس مایات و محنت  
 لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مزاج ہے یہ رہنما و مداخلت و محبت میں تنجاہ  
 ہیں جسکی ہر ایک اوائل طیرت نظر فلاح ہے ہر کہ ہر مہ لطف و کرم کا شاخو آج کہو تو یہ کسی لیاقت  
 کا باعث یہ صرف منشی نادر علی صاحب کا ہے فیض ہے ہر کیف فی زمانہ ہر دو صاحبان مقننات  
 میں سے میں فقیر ہی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر ہے یہ ہے طہر اللہ قلبا  
 فی قلوب الابرار و ذکی عمل کا فی عمل الاحیاء۔ حضرت عالیجناب علی القاب صاحب مدد و احسان  
 نباض لا اثر فی شخص امراض ابدانی رشک فراے سخن سخاوت مقنن خلت رہ نہر پر و ران متاخرین  
 کیا ہے جہاں محمد عبد الکریم صاحب خلف الصدق۔ وقار الحکماء حضرت حکیم علی محمد صاحب  
 ایک ایک کی نظر جبری ہو چکی ہے

دام فیہ صفہ جو جو بیاں اللہ تعالیٰ نے ایک نجات باریکات میں عطا فرمائی حیات الہی اس کی

اسکان حسن خوبی کو جو سندان فکر میں نہ کیا تو ایک سے ایک برتر پایا حکیم صائب کی دستاویز اخبار پسندیدہ طرح از تقریر و بیرون از تحریر میں اخلاق اور فن طبابت میں لسانی اور بے نظیر میں سادگی و سادگی وہ دست شفاء عطا کیا ہے کہ جس سے لہجہ کے علاج مسیما یا تہ اٹھائے وہ حضرت کا ایک نعمہ میں بدل چکا ہوگا آپ کا دم ریاست نابین غنیمت ہے آپ امیر بن امیر بن امیر ہیں مریضوں کے اکیس ہیں۔

حضرت بڑے مغز مقتدر حکماء ریاست میں مہاراجا نہایت آپ کو بڑا قرب ہے۔ مہاراجا صاحب کے فلسفے نے بنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تو عوامی عزت نہیں ہے یہ بہتر بہر ایک کو نصیب کہاں ہے۔ آپ کے بزرگوں کی ریاست نابین بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے در دولت پر بڑی عزت جلیل القدر رئیس حاضر شاہ رشتہ میں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مواضع اعزاز اور نیکیا می اور نیکیا می اور ریاست میں شہوچہ آپ قدیم سے ایک مغز حکیم میں ریاست نابین آپ کے بزرگوں عزت پائی ہے وہ کہو نصیب کی کچھ بزرگوں اللہ کے بند و مکرور انصاف ہوا اور مہر ہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند و جمل تخلیق۔ آپ مشہور منشی۔ نیکیا نام نیکی پسند نیک طہیت۔ نیک نیت۔ نیک مزاج۔ نیک ارادت و نیک اندیشہ اللہ در دوستہ پر جہت توفیق دادہ علماء فضلہ کے بڑے قدر دان مساوندہ از واسن اخلاق آپ کا بڑا

وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں کا اخلاق پیش آتے ہیں۔ اونی مریض سے ہی ذرہ بے التفاتی نہیں فرماتے۔ بہر حال ہمارے مغز از مقتدر حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابین غنیمت ہے راقم کو اس بار کہیں روزگار کمی غنیمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر ہی حکیم صاحب مدوح کا شکر دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا آپ حکیم صاحب کی گویا اور دشمن فریب میں حکیم صاحب کا حشر و توفیق اللہ بار ہو۔ آمین۔ حضرت عوالی مرتبہ بدر اعلیٰ منشی الہی بخش صاحب شونیش دام فیض۔ آپ کی لیاقت علمی اور آپ کی خوبیاں بیان نہیں کی جاسکتی ہیں حسن خوبی کو جو سندان فکر میں نہ کیا تو ایک کو ایک سے بڑا پایا۔ یہ حضرت خط تعلیق میں شہوچہ و قرین عبید ہیں آپ شاگرد دار شد مرزا عباد اللہ بیک مخضر و بلوکی کے ہیں۔ اگر عیاد آپ کے قطعات کو معائنہ کرے تو اپنی خوش قلمی کے سحر کو بالاطلاق دہرے۔ ریاست

نفس پاک کو محو میں نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانہ ریاست ناہیں برسر کار میں غنایت الہی سے  
صاحب غرور و وقار ہیں یعنی کلچر ناہیں ملازم میں۔ آپ علیٰ وجہ کے متقی اور پرستیزگار ہیں۔ ماننا  
انہ ایسی دینداری مشہور آپ کو ملاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ  
بڑے ذی علم ہیں حضرت کلام بلاغت نظام میں اق سخن نظامی پیدا ہے۔ آپ کی شیریں باغی اور لطف کلام  
جامی ہو یا فقیر محنتی صاحب کادل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہمہ اللہ قلبک  
فی قلوبک بلاد و ذی عکاک فی عمل الاحیاء۔ حضرت مدوح الخطاب عوالی مرتب حکیم  
حذاق منش طبیب عیسے روش حکیم الحکماء، الحکل العکلاز بدۃ الاطبا حکیم محمد صاحب خلف الرشید  
حضرت بدر الصلحا و کبیر الحکماء حکیم کریم بخش صاحب دام فیضہ۔ آپ کی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ  
حیرت خیز و حیرت انگیز تفسیر سے باہر ہیں ادنیٰ اور اعلیٰ حضرت کی مروت جلی اور خلق طبعی ماہر ہیں  
شافی مطلق نے وہ دست شفا بنچا ہے کہ آج تک دیکھا نہ سنا جو بعضی دوا ہوا انکے علاج سے ایک دم  
میں چھا ہوا آپ کا دم ہی ریاست ناہیں با غنیت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں محلول  
المرجول کے لئے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے عزیزین اور مقتدر حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب ناہیہ  
آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت غرت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس حسیں  
مہمان نواز متقی یقینہ فریضہ۔ باندہ نوافل و سنن محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
عابد نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علمدار کی بہت غرت کرتے ہیں آپ کو علمی لیاقت ماننا اندر خوب  
ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض افی میں بے عدیل و بی نظیر ہیں کسی کو معاصرین سے انکے ساتھ یا  
مناظرہ نہیں آپ کے مذاق کلام براہ عالم فرہیت ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی حد  
میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہر کیف حکیم صاحب ریاست ناہیں ایک نعمتات میں سے ہیں فقیر  
حکیم صاحب مدوح کادل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہمہ اللہ قلبک فی قلوبک بلاد  
وذی عکاک فی عمل الاحیاء۔ حضرت مغز مقتدر حکیم بکریک طبیب بافرنگ فلاطون  
زمان حکیم محمد رمضان علی صاحب خلف الرشید حضرت مدوح الخطاب قد وہ کلام اور  
اس کتاب کی لفظ و برہنہ ہو چکی ہے

مخزن حکماء زمان حکیم محمد امیر الدین صاحب مرحوم و مخفوف مبرور دام اجلالہ و رحمہ فیضہ  
یہ صاحب بخشنشائی میل یکمانہ اور مرض دانی میں شہو زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ  
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم ہی ریاست نابین غنیمت ہے۔ آپ سے کارنامہ  
میں معجز اور مقتدر ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شرفیوں اور حاجت مندوں کے بڑی  
فراخ دلی سے پیشکش تھے ہیں۔ اللہ اکبر کہے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ میرزا بن امیر ابن امیر میں اصل  
توتیہ ہے کہ علم طب آپ کی خانہ دان کا حصہ ہے۔ بہر حال حکیم صاحب اپنی نعمتات میں سے ہیں فقیر بھی  
حکیم صاحب مدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے۔ طہم اللہ قلبک فی قلوب  
الابرار و ذکرک علیک فی عمل الاحیاء حضرت عالیجناب معین الضعفاء و الفقراء و المحب العلماء  
والصالحا برگرزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد و رسول اللہ۔ وکیل شیخ  
مستان علی صاحب اہم اقبال جو جو بنیاں اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات میں عظمیٰ فرائض میں نکالتو  
بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیک و نیک نام۔ پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن شیخ اور  
سخن دان ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریقہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور جو میگو کیاں اللہ  
اللہ کیا میں دل ہی چاہتا ہے کہ سن جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیاں میں نعمتات سے ہے۔  
جنکے جو دریا جو دریا اعتبار دین و دنیا اور توجہ القیا کو رونق ہے اور ہر بزم و کلا کو زیب و زینت  
انکے کلام بلاغت نظام میں اق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں بانی میں لطف کلام جامی عوید  
ہے۔ آپ بڑے دنیا دار باخیر۔ باندہ صوم و صلوة۔ بڑے فیاض باذل۔ عالی ہمت۔ محبوب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم۔ علما و فضلا کو قدر دان۔ رحمدل۔ خداترس۔ امین یتیم۔ بامروت آدمی  
ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے  
فی زمانہ شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ  
یہ ہے طہم اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکرک علیک فی عمل الاحیاء۔ صاحب  
خلق محمدی نام شریعت احمدی فضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی شیخ عبد اللہ صاحب  
اس کتاب کی بلفظ حضرت شیخ ابو جلی ہے

تفسیر یہ کہ میری خبریاں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مجموعہ محمدیہ پیدا کیا ہے۔  
 آپ اچھے دیکھ کر دیندار۔ پھر مسلمان جنگاوم شہیدان غنیمت ہے آپ کا صحابہ تابعین اور تبع تابعین  
 کیسا بڑا دایا جاتا ہے۔ یہ سچا دیندار۔ عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ انکی سچی کوٹھی  
 کی بیانیہ زیور جلاش خاص شہر ہے۔ یہ شخص بڑے نیک نام نیک نیت اور نیک طینت۔ نیک مزاج  
 صادق الوعد۔ بامروت۔ آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپ کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ حضرت  
 منشی صاحب۔ پابند صوم و صلوة عامل بالحدیث۔ مہماں نواز دوست پرور۔ شریفوں اور  
 صاحبہوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک فرماتے ہیں۔ راقم کو اس بار سادیندار زندہ اراکین اور گاہ  
 کی خدمت میں نیاز بد بخت نہایت ہی اور انکی ہی نظر عنایت، بد بخت غایت ہے۔ بہر کیف منشی صاحب  
 کامیال میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ اسیوں ہی زینت اسلام ہے فقیر بھی  
 حضرت کا دل ہے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللہم اختتم بالخیر واحشع لفتن  
 خصوصاً حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین۔ آمین  
 اے بار خدا ایسے صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور ناصک حضرت سید المرسلین اور  
 صدیقیوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین۔ حکمت مآب کمالات الکتاب  
 عظیم میں سچا قدم قدودہ کلائے زمان زندہ ہو گیا، جہاں حضرت عالیجناب علیہ القاب بن الصلحا  
 حکیم کرم بخش صاحب دام فیض۔ اس بار سادیندار۔ تاج شریعت احمدی صاحب خلق  
 محمدی افضل الکلام شرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کوادھا و کمال کی صفت نہ  
 زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے محیط خیال میں سما سکتی ہے۔ یہ حضرت دیندار الواعزم شب و روز  
 عبادت الہی میں بسر کرتے ہیں۔ آپ بڑے سیر چشم۔ فیاض قرائن۔ یہ بزرگ بامروت  
 آدمی ہیں۔ حضرت کے دست شفا میں بعبایت الہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں غایت  
 آکسیر ہے۔ آپ کا دم نامیں سبا غنیمت ہے۔ یہ حضرت مہاراجہ بابیکو بڑے معززین اور مقتدرین میں  
 ہیں۔ راجہ جیسا بہادر انکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش کرتے ہیں۔ آپ ایک مہر  
 اس کتاب کی بظہر و جہری ہو چکی ہے

آدمی میں یعنی وہ برس کا سن شریف ہی چراغِ محرمی میں خدا انگہاں فقیر ہی اس پار  
 کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الہی حکیم صبا کی عمر دراز اور حشر و تو قاسم الارباب  
 حضرت محلہ القاب سر آمد حکماء سر طلقہ الہا حکیم بکریک طیب بافرنگ حکیم دیدار بخش  
 صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحار رئیس الاطباء حکیم محمد بخش صاحب مغز  
 مرحوم مہر و دام فیضہ۔ ایک ہی خوبوں کا سحر میں لانا آپ دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیم صبا  
 کو کمالات کا بیان حج اذکم کرنا افتاب کائنات ہے۔ آپ بڑے مغز مقتدر نامور حکما میں سے ہیں  
 ایک نامور نامور میں مغضات میں سے ہے۔ یہ یکجہت نیکی نام صبا فن طب میں یکتا ہے زماں اور استقامت  
 حکمت میں علامہ زمانہ۔ آج نابینہ میں شاہد حیات اکو حاصل ہے شاید کیونکہ نصیب ہو اصل تو ہے  
 کہ مہاراجہ بابیکو ایک ذات سے فخر ہے کہ یہ ایسے ایسے حیرت چم۔ نیک خلق حکیم میری ریاست  
 میں موجود ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات سے نیک گمان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیم صبا حاجی عزیز  
 الشرفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوة۔ فیاض سقراض باخیر آدمی میں بہر حال آپ کی  
 ذات فی زمانہ غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ السیول زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیم صبا  
 موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی حکیم صبا کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔  
 حدیث فرمایا علیہ السلام جبکہ گزرتے صحرا میں بہشت کے نو میوہ خوری پھینچے اور اس سے صحابہ  
 کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجبین ہیں۔  
 عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیز میں جہنم اس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والہ  
 لا اللہ الا اللہ واللہ اکبر حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم گاندہ لکھت ہو کچھ برپا ہوا میں حضور نے اس درخت پر تازیانہ مارا تمام تپے  
 اُسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ والحمد للہ لا اللہ الا اللہ واللہ اکبر  
 کرتے ہیں گناہ اُسکے جیسے کہ گریے تپے اس درخت کے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا  
 تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسمیم وتسمیہ سبحان المعبود ترجمہ نماز و تسمیہ

کو کہتے ہیں کہ یہ بہت - افسوس ہے مومن تو منیڈک سے ہی کم مت ہو خیال تو کر طرف منیڈک  
 کے کہ کیونکر بکا رہا یہی حدیث اکبر در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خت کے نیچے بیٹھے تھے آواز  
 بتیج منیڈک کی ایک گونہ سبک میں کی تو حضور اس منیڈک کے قریب کیسی وقت حضرت جبریل  
 تشریف لگا اور بعد درود و سلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ منیڈک چہ پہنچے ہو اس ہی درخت کے نیچے  
 بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہے دنیا و مافیہا کی چیزیں کہتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کمال دیکھ کر دھڑکے اور فرمایا طوبی اللہ یا صمد بعد حک فرمایا اپنے اے منیڈک کو تنی  
 باروزات میں تمہارے تسبیح کرنا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم منی زرات میں وہاں  
 بارہ تہ خدا کی تسبیح کرنا ہوں سمجھو انسان ہو کر استغفر غفلت ہو فاعتبه یا اولی الاباب مگر کو  
 نہیں سوچتے بھی اللہ کے نیک نام ہندارتہ امراء صالحین جلیل القدر سے موجود ہیں جنکی ہر وقت  
 زبان پر جان اللہ اور درود و تسبیح بارق رہتا ہے جنکے نام نامی و اسماء گرامی میں بخوشی تمام  
 پر کیا دوش اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نام اعمال کو نیکی سے پڑھتا ہوں چنانچہ حضرت  
 علیہ السلام علی القاب ممدوح الاوصاف عند الشیخ جعفر صاحب میل بوتان بلاغت سر سخن گویا  
 جہاں سترجہ نصیحان زمان خاتما حکیم شمس عیون محمد خاں صاحب ابوالقاسم سرکار پٹنہ  
 حلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کا اقتدار الامراء امیر السند والاہ المخلصین خطاب  
 میرٹھ علیہ السلام خاتما صاحب نق میرٹھی ریاست پٹنہ جعفر مرحوم و مخدوم سرور دام اجل  
 عدالتی صاحب کرام و صفایاں بنیں کہ اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیک نام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے  
 لسیق میں ادنیٰ ایک علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کمال متقدمین متاخرین کو اپنے کلام معجز  
 نظام پر شہید کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحظت کا ائمہ پر نازا رہے  
 ایک کلام انوری و خاقانی مالک ہے - آپ کے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیک نام  
 حاد - عدل و انصاف آپ کا منصف حقیقی کو پسند - ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے  
 ہر کوئی آپ کی طرف کلام کا یہ ہے - آپ پر بندہ و ملو آہ ہیں ساکنان و آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم  
 اس کتاب کی بظاہر حضرت جبریل ہو چکی ہے میں بدون حاجت منصف اس میں سے ایک حرف نہیں نکلتا



میں حضرت اعلیٰ وجہ کے دنیدار۔ محبت سوال اللہ۔ پابند عزم صلوة و الصلح بالراج باذل۔ مجبور بامروتا آدمی ہیں۔  
 آپ میں بن سیکس کچا پٹیا لہریں غنیمت سے فقیر ہی عدالتی صاحب دل سے شکر ادا کرتا ہے  
 شکر یہ ہے یا ابھی نصاب کی عمر دراز نصاب صاحب حشر مع البنین خصوصاً حضرت محمد رسول  
 اللہ و الصدیقین و الشہداء و الصالحین کے ساتھ کرو۔ آمین۔ یاوش بخیر عبد لیث بہ سخن  
 گسری طوطی شکرستان منی پروری۔ سرست نشہ سخندان فی نظر باز شاہ مکہ دانی۔ خواص محیط  
 مدقق اکشا بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلیغ البلعار حضرت عالیجناب ممدوح الاوصا بدر الصلحا  
 افتخار الامرا منی میر شمس عبد النبی خان نصاب صاحب رحمہم بخور طال اللہ ثواب و جعل الجنة مثوا  
 آپ کے کمال لکھنے کی زبان قلم میں کہاں ملتی ہے۔ کلام بحر نظام آپکا سہ تن فصحا و کلماتہا نہر ایسی کہ  
 نظم ثریا اُس پر تارتی اور نظم ایسی کہ سک گوہر اُس سے شرم تارتی علاوہ آپ بڑے دنیدار۔ پابند  
 صوم و صلوة۔ محبت خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ بڑے فیاض دیار ہیں۔ حیرت ہے۔ آپ  
 کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و شہرت کے سامنے قارون  
 بھی تگدست تھا۔ دامن خلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاستیہ  
 وزیر ہندوستان میں جمع آپ نے نام پایا تھا آجکے وہ بات لیکو مدیشہ لکھی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جاتا تو جیسے  
 فن طبابت میں پکے پکے جہان۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زمان تھے شافی مطلق  
 آپ کے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مرضی علاج حضرت سے رجوع لانا تھا وہ ایک سخن میں شفا پا لیتا تھا  
 اللہ انکی بدلتہ سچیاں اور چمکیو میاں ایسی عام پند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہو گئیں۔ آپ بڑے  
 متواضع و متواضع تھے فقراء اور علماء کے بڑے قدر و اہل۔ حضرت کو میاں بہادر علی شاہ خلیفہ سیک  
 صاحب حب اللہ علیہم سے بڑا حسن ملن تھا۔ راقم کو اس بدوہ ادا لکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدوہ  
 غایت تھا اور حضرت کی نظر غنایت اور چشم شفقت اس کا کار بر مرتبہ نہایت تھی فقیر ہی اس  
 عالمی نیک نام کو دعا خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر شمس صاحب رحمہم و مخفوق کو ہمیشہ حب میں خوش رکھو  
 حضرت عالیجناب عند لیث ان دولت اقبال بلبل بہستان شہرت و جلال شیخ عالی صاحب

خلف الرشید شیخ خراج الہدیٰ ابن شیخ رحمہ علیہ صاحب عظیم قدیم مجال پورہ صلح حصار  
 تحصیل بر والہ تہانہ نوٹا نامہ دام جلالت۔ آپکی خوبیاں کا حال تحریر میں نا آ رہا کو بیان سے اپنا  
 ہے۔ عالیجناب بڑے نیک نام۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو جو نعمت عطا فرمادہ ہے۔ آپ علی وجہ کو بند  
 فیاض منہ وضع۔ بادل سخی سکین پرور۔ شریف نواز۔ بڑے دریادل۔ محتاج ل اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم۔ کن سا آئی پلور وارہ سے محروم نہیں کرتا ہے۔ - متین۔ بامروت آدمی ہیں۔  
 علماء افضل۔ بڑے قدر دان ہیں۔ - واسن اخلافی آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے  
 طبیعت تواضع و یکساں آویں۔ اس نیک نام کا مہاراجہ صاحب والی بیٹا لہ سے غشیادی میں برابر اور  
 بڑا ہے۔ ماشا اللہ یہ کچھ تو ہوسکتی عزت نہیں میں نے نہیں جانتا کہ اس علی بہت کا نام بھائے  
 یا دوتا اپنی تفسیر میں تحت ابرار و اخبار ذکر کروں اور میں ہی میں صوف کا دل سے شکریہ  
 ادا کرتا ہوں۔ یا اللہ اس نیک نیت حمیدہ و خصلت میں کو دونوں جہان میں خوش کہو  
 آمین۔ عالیجناب بدر الصالح صاحب خلق محمد تابع شہیدت احمد علی فضل الکرام اللہ  
 اعظم م ملک سیرت و شہدہ صورت افضل الفضل اکمل کلام مولانا موسیٰ عبد الصمد  
 صاحب تحصیل دارنامہ دام فینہ۔ یہ حضرت عالم باعمل مبرا از حصہ اہل میں حدیث و  
 تفسیر میں یہ اکمال پہنچا ہے۔ کہ آپکی کلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا۔ جو ابراہیم  
 آپکی ہی کی تصنیفات میں ہے۔ یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس۔ نیک نام حمد۔ بادل سخی  
 پانچ صوم و صلوة۔ متین۔ مہماں نواز۔ شریف پرور۔ محبوب رسول اللہ۔ تلاوت قرآن و  
 اوراد و غیر میں ترک نہیں نہ حضرت میں۔ آپ بڑے منہار۔ مخیر۔ خلیق بامروت بابرکت  
 شخص میں۔ جنکا دم شیا علی غنیمت ہے فقیر ہی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے  
 شکر یہ ہے طہار اللہ قلبک فی قلبک لا یؤاد و ذکی عک فی عمل الاضداد  
 حضرت علی القاب محمد و محمد صاحب علی محمد خاں تحصیلدار راجیوہ ام مال  
 جو جو خویاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات ابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شکر لکھو تو کیا  
 اس کتاب کی تالیف و تحریر ہو سکتی ہے

اسکان ہے جس کو نبی کو جو میران ملک میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بر  
عالمخاندان۔ نیک طینت۔ بڑے عالی موصلاً۔ اعلیٰ درجہ کے دنیا دار متقی۔ پابند موصوم و صلوة  
محیر۔ با تیرہ بی ہیں۔ خوش عقیدہ۔ بڑا واپکا عمدہ ہے۔ شرفیوں اور صاحب مندوں سے  
بڑی فراتج دلی سے پیش رفتے ہیں۔ علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپ کو ماشاء اللہ علمی لیاقت بہت  
کیوں بنو یہ حضرت تحصیلدار برادر طولی ہندوستانی علی بنی خاں صاحب سابق منشی ریاست پٹالہ  
مرحوم کے ہیں جنکی ادیش نجر میں نے ایک بڑے فرسے پی کتاب میں بقایا یاد آ لکھی ہے کہ نام نہی  
کو تبار ہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیت فقیم ہی خالص صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا  
شکریہ ہے یا الہی انصا صاحب روح کو دین و دنیا میں سر سبز کہیدو شرا انکا حضرت سید المرسلین  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو آمین۔

### ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدائی عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدائیتعالیٰ نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسی میں سے تینا نوے حصہ عقل  
ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں لگئی  
چنانچہ فقیر بطور نمونہ مستے از خروار بیان کرتا ہے عقلند خوب سمجھینگے۔ حدیث ایک شخص  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے طاری  
خصلتیں بہت ہری ہیں۔ ایک زمانہ کہ راتوں میں جیوری کرنا تیرے شراب پینا۔ چوتھے  
جھوٹے بولنا۔ سوان چاروں پیروں کا ایک بارگی چھوٹنا جہ سے ممکن نہیں۔ ان چاروں  
میں سے ایک چیز آپناویں اسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو  
جھوٹے بولنا چھوڑ دے۔ اسکو اُس نے ایک سان امر سمجھ کر ان لیا اور اپنے گہر میں گیا۔ جب  
رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شربت اور زنا کرے اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اگر آپ مجھ سے پوچھینگے کہ اجلی ات تو نے شراب پی  
یا زنا کیا پہر گریچ کہو نہ لگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب زنا کی مجھ سے ہوگی اور اگر انکار کرنا  
اس کتاب کی لفظ جبری ہوگی ہے

تو جو تھا ہو گا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور جوڑا پہر حیات بہت کی سب  
لوگ شہر کے سونے میں غول ہو اُس وقت ارادہ چوری کا کیا اسکے ساتھ ہی لیں ہی خیال پہ  
آیا کہ اگر سوچ رہی حال مجھ سے پوچھنی ہے اگر قرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر  
مجھ سے نہ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہو گا۔ حاصل کلام اُس سے یہی بات اٹھایا اور صبح کو  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں شرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایسی چیز کی مجھ سے توبہ کی جتنی بڑی خصلتیں مجھ میں تھیں سب چھو گئیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے سبحان اللہ اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا  
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہما کو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ  
يُزَكِّيهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ وَالْحِكْمَةُ ظَوَانٍ لِنَاسٍ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ إِذْ  
بَعَثَهُ فِي تَبْيَاطٍ مِنْهُمْ لِيُذْهِبَ عَنْهُمْ الذُّنُوبَ وَأَلَّا يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور بیشک وہ اس سے پہلے صبح گمراہی  
میں تھے فقیر کہتا ہے عرب کی جو اُس وقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسی نہو گی وہ لوگ محض وحشی  
جابلہ شہوت پرست و زہد خصلت تھے آنحضرت نے اُنکو آیات الہی سنائیں اگر دیا ہر وحشی جابلہ  
عالم اور اخلاق حمیدہ کا حشر شیعہ ہو گیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہو سکتا ہے اور پہر اُنکو  
کتاب حکمت سکھا کر تمام نبی آدم کے لئے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے تو حیدر اور  
خدا پرستی اور راستبازی کے آفتاب ان ملکوں کو منور کر دیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور  
تابع تابعین اور ان کے ملنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ فی زماننا ایسے نیک نام عقلمند و  
امر اجلیل القدر صاحبین میں جو ہمیں کہ جنکا نام نامی واسما گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ  
اپنی کتاب میں درج کرنا ہوں اسلئے کہ اسما گرامی کو تقاریر چنانچہ حضرت عالیجناب سقراط  
سقطہ انتساب گردوں رکاب فلک انتساب عاتق زماں سکندر دوران زلفیائے مسند دولت  
اس کتاب کی بلفظ عبقری ہو چکی ہے اقبال بدون امانت نہیں ہے کیونکہ نہیں نقل سکتا

واقبال جلوہ کرے وسادہ مکت و اجلال عالی فاخذ ان صاحب غروشان المحاطب بخطاب  
 خان بہادر میرزا برہم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ و عظم فیض  
 جو جو خیال اللہ تعالیٰ نے ذات باریکات عظیم فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر  
 بڑے منصف شہرہ داگستری اور آوازہ رعایا پروری ان کا چارہ انگ گیتی میں بلند ہے عدل و  
 انصاف انکا نصف حقیقی کو پسند ہے ہر آدمی و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ و ہر نہ کے لطف  
 کرم کا علاج ہے۔ ارکان مروت ان پر مشتمل ہیں۔ آپ بے نیکیام اور نیکی راج اور نیکی طینت میں۔ یہ حضرت  
 بڑے امین۔ امین۔ حیرت شمس۔ حقیقت میں میر صاحب موصوفہ بڑے لائق آدمی ہیں۔ آپ نے برٹش  
 گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو اس مانت۔ محنت۔ لیاقت۔ ارادت سے انجام دیا کہ مینوٹو سرور  
 میں یہ صاحب امتیاز بن گئے۔ میر صاحب قابل تعریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ولی جو سن لایا کہ میں میر صاحب  
 کا حال اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھوں۔ عالیجناب کا مہنتاں میں غنیمت ہے۔ آپ الازار  
 میں۔ یہ صاحب بکر فیاض۔ دیار دل۔ اعلیٰ و جبر کے متقی۔ پابند فریضہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 بڑے شریف پرور علما و فضلا کو بڑی عزت کرتے ہیں اپنی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپ کے محاورات ناؤ  
 سے جو دلیل محل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان شغفل۔ بہر حال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو  
 یہ ہے کہ ایسوں کی زینت زینت اسلام ہے فقیر ہی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا رہی  
 شکریہ ہے اللہ اعظم بالحق و احشام مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم و آل عبا و صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔ آمین۔ یا اللہ میر صاحب  
 کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھو اور خاتمہ بالخیر کرو اور شکر کیا جا بنیوں خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور آل عبا و صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے ساتھ آئیں حضرت جامع اوصاف  
 پسندیدہ مجمع و صاحبیدہ یگانہ عمائد روزگار و حبیب دارالکین شہر و دیار نور شید آسمان دولت  
 و شمت مہر سہر بلق و مروت فیض بخش فیاض زمان مہیاں نظام الدین صاحب وزیر ریاست  
 پونچھ دام اقبالہ و عظم فیض۔ وزیر صاحب بڑے عالمی سلام ہیں۔ آپ سے اہل سلام اور اسلام کو  
 اس کتاب کی لفظ جسبڑی ہو چکی ہے

۱۰

ذاتِ ابد و درجہ  
دعا پر پختہ ہوئے انکو  
یا کو مستعد بنائیں  
تھانے کے لیے  
ان کی امانت داری پر  
اور ان کے خیر کے لئے  
جو کچھ ہو سکے  
باتی ہیں۔

بڑی تقویت ہے آپ کو دم سے ایک جن حمایت اسلامیہ کو ختم قائم ہوئی ہے آپ کا بڑا صاحب کرام  
اور بالیقین تاج العالی کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلیٰ وجہ کی مشہور تھی۔ سیدنا محمد بن ابی  
صلعم متواضع منکر المزاج۔ خادم علماء و مساکین ہیں۔ پابند فیض۔ عالمی نسب۔ دامن خلافت  
اپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ بڑے دیانتدار ہیں۔  
رحمہ اللہ خداترین غرض جو جو خوبیاں صفا سلف و خلف کے ساتھ محض تہنیت و ستائش حضرت کی ذات  
بابرکات میں ہو رہیں۔ وزیر صفا۔ موصوف کا دم چاہ میں غنیمت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انکی  
ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر ہی اذیر محمد ج کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ  
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہاں میں رزق و رکھو اور شرف و انکوار تو قاصح الابرار کر لو۔ ۱۰

حضرت عالمی جناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر سجاد علی صاحب متینہ شفا خانہ اکبر آباد عم فیض  
اللہ تعالیٰ نے آپکو ایک محبہ جو محمدی پیدا کیا۔ آپ کے عقل و دانہ میں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب  
کو دو دانائی خزانہ غیبی عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹر ہی ثابت کرتے ہیں ذلک  
فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کرے۔ ڈاکٹر صاحب  
بڑے اعلیٰ وجہ کے مشہور دیندار ہیں۔ اور محب بول خدا ہیں۔ بڑے منکر المزاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
آج آپکو لائق کیا ہے۔ خلق آپکا اس وجہ بڑھا ہوا ہے کہ انہوں نے مرض سے بھی بہت ملقت  
ہو چکے ہیں۔ آپ کا بندہ رکے میں ہیں۔ علماء و فضلاء کے آپ بڑے قدردان ہیں جب کا دم اکبر آباد  
میں غنیمت ہے فقیر ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلباء  
فی قلوبہ ہر بار و ذکی عطا فی عمل الاحیاء حضرت جناب سید سندی اولاد علی آلہ  
شاہدہ گریز صاحبہ الصدقہ حضرت بدر الصلہ امیر قاسم علی صاحب جو م  
مخفوضہ سرور دامن اجلالہ۔ میں صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں جو جو اللہ تعالیٰ نے  
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں جس میں فی کو جو میزان فکر میں نہ کیا۔ تو ایک سے ایک  
کو برتر یا۔ آپ بڑے عقل اور متین و بخندان۔ عنقریب سنچ آدمی میں۔ کونسل کو سید محمد  
اس کا بھی ملاحظہ فرمائی ہو چکی ہے

بدول اجازت نصف میرت ایکو ہند کر سکے

کا کہ خیال نہوا کہ سید صاحب کیسے مقنن آدمی ہیں اور محرومین میں جسوقت راجہ جٹا با اختیار خود  
 ہوئے اسوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور مقنن آدمی ہیں انکو تحصیلہ ایشیاء کا کیا کیوں  
 نہوق درجہ جو چہرہ بی انبیاء نہ بانڈیشک صاحب کی زوج قابل تعریف ہیں اسلئے میں یہی نام نامی  
 ایک بے فخر سے اپنی کتاب میں ذکر کر رہا رہا یا یاد تھا ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرورد  
 نیک نام آدمی نیکی پسند - بریا و عمدہ - حضرت بنور کے رہنے والے محلہ گڑھی میں یکادروست  
 ہے - یہ صاحب بڑے فیاض - عالی بہت - باذل - پابند صوم و صلوة - بڑے دیندار مومنین  
 ہیں - آپ کے کلام میں مذاق ہے - سودا کو رشک سخن سے جنوں - اور میر انکو کلام بلاغت  
 نظام سے سرنگوں - علم و فضل کے انچکے قدران میں بہر حال ایک آدم بنور میں باغیت  
 فقیر ہی تحصیلہ کمال سے شکر ادا کرتا ہے مشکوٰۃ فی طہار اللہ قلبک فی  
 قلوب الابرار و ذکری عکاک فی عمل الاحیاد - یاد میں پنچیر میر صاحب کو والد ماجد  
 حضرت میر قاسم علی صاحب طال اللہ ثرا و جعل الجنة مثواه آپ بڑے نیکی پسند مشہور  
 تھے - مزاج میں نہایت رحم تھا فقر و علم و خوشی سے ملتی تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گرد نہایت  
 چو نہ کہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب مرحوم بہت الفت تھی - اس جوش محبت میں ہر گز ریز  
 کہا کرتے تھے - میر صاحب سنی ام سے مشہور ہوئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں ناز و برکت  
 تھا - انکی بی نظیر عنایت اور چشم شفقت اسکا ر پر تیر نہایت تھی - یا اہی میر قاسم شاہ مرحوم  
 کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھو - کلہ ستم مدیقہ دولت بیل چمن صحت مہر بہر جاہ و  
 ماہ برج عظمت کو کہ جب سچ اجلال خورشید گرد و ان قبائل عالی مرتبہ والا شان حضرت معنی اللہ  
 محدوج الخطاب نواب اکرم علی خاں صاحب خلیفہ الصدق نواب فیض محمد علی خاں صاحب میر  
 بہا سو دام قلب الہ - جو جو خیال اللہ تعالیٰ نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکی  
 اگر ایک شمع لکھوں تو کیا امکان ہے جس خوبی کو جو فی ان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر  
 آیا - جو خصلت ہے مطبوع طبایع جہان - انکی رفعت شان کے بگنڈی آسمان کی است اور دوست و



حشمت کے سامنے قاروں تنگے ست ہے۔ افلاق میں مہر تن خلق کہوں تو جاسے مروت میں  
 مروت مجسم لکھوں تو زیبا۔ یہ نیک نام نیک طنیت نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ حکیم المثل۔ نرم طبیعت۔  
 حیر چشم۔ سعادتمند نواب بنیرہ حالی سلام جو ایک بے مشہور متقی۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار اعلیٰ نواب  
 مدوح الخطیبہ الصالحیہ نواب فیض علی نصاب بہادر بیس بہا سو کے ہیں۔ یہ عالی جناب  
 اس چوٹی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوة ہیں جو ان صالح ہی انہیں کو کہنا چاہیے  
 آپ علیہ درجہ کو خلیق ہیں۔ محب بولندہ اس علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ آپ کے  
 اتالیق ہمارے مقدر دوست مولانا مولوی محمد سلیم صاحب ہیں جو حضرت بڑے نیک  
 خصلت متقی ہیں۔ یہ آپ کی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اس قدر  
 اتقا ہے۔ فی زمانہ نواب صاحب مدوح علی گڑھ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑھتے ہیں اور آپ کے  
 دادا حضرت نواب فیض علی خاں صاحب بہادر علی بیگ محبت آپ کے پاس رہتے ہیں ہم ہی اسے دعا  
 کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نواب صاحب کو علم میں اس کمرے۔ خداوند کریم نے جھکوا ایک لی جوش دلایا کہ آپ کا  
 نام نامی اپنی کتاب میں تحت صاحبین بقاے یادداشت درج کروں کہ اس نام نامی کو بقا ہے  
 بہر حال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے فقیر ہی نواب صاحب کو صوف کا دل ہے  
 شکریہ ادا کرتا ہے یا انہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں۔ حضرت عالیجناب  
 بعلی القاب عالی خاندان فیاض زمان مہر النعمانی صاحب بیگمیر خلیف الرشید خاں صاحب  
 نواب علی خاں مرحوم و معذور میرور لونوی دام نہر ستر۔ خاں صاحب بڑے نیک نام۔ عالی نسب  
 پابند زلفین۔ بڑے مخیر۔ فیاض۔ باذل۔ خداترس۔ رحمدل۔ صادق الوعد۔ نیک طنیت  
 نیک نیت۔ متواضع۔ امین۔ متین۔ حیر چشم۔ محب بولندہ۔ جوان صالح۔ آپ کا شاہد  
 نہایت خوشرو۔ اور جہیں ہیں۔ بڑے بلندار یہاں نواز شریف اور شریف پرور۔ بڑی مروت  
 آدمی ہیں فقر اور علماء کو بہت دوست کہتی ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔ بہر حال خاں صاحب  
 صوف کا دم غنیمت ہے۔ فقیر ہی آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر یہ ہے سے اللہ

قلوب فی قلوب الإبرار وفی عمل الخیار - ۵

### در بیان فضائل امیر مومنین علیہ السلام

ان فی العجبتہ نمر کلبنا لحدید وعلینا و فاطمہ و الحسنین ترجمہ ایک نہر و درکی ہے

حسنت میں اسطے محمد اور علی اور فاطمہ اور حسنین کے

حقا کہ عجیب تر سبط بنی ہے و کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے فاطمہ ماں نانابی باپ علی ہے

بچپن سے مقبول جناب احدی ہے جبریل سو کیا کوئی اس کو جانے پنجس شے پر رہتا ہے وہی بھی ہے خدا

درگاہ الہی میں یہی غرت و توقیر و اہمیت جو طاعت کو لئے مادر لکیر جبریل سے فرما تا تھا یہ مالک تقدیر

جہو کو جہلا تو کیا یحییٰ ہوشیر و زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں کہ : ایدا اُسے ہو کہ گوارا نہیں ہو

کیا رتبہ ہے جبریل نے چو میں جو لایا : اور فاطمہ نے سینہ قدیرق سلا یا : جزا کیا شیر خدانے وہ اٹھایا

اللہ کے محبوب کا نہ ہے پرچہ یا یا یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی : مقبول و میں گئی جو وقت دعا کی

فقیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا : فقیر کہتا ہے اسکو ایمان نصیب نہیں ہے

جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحی محمد فی زمانہ سہلی ایسے ایسے اللہ کے بند دیندار مومنین اولاد علی

آل بنی امر اکلیل القدر برابر و احیاء میں موجود ہیں کہ جنکا جان مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات علی

ہست کے نام نامی اسماء گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں لکھے یادداشت

درج کرتا ہوں - اپنا اثر اعمال کو سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب علیہ القاب مسند آرا و جلال

جلوہ افزائے چار بالش کمند و اقبال فرخاندان شرف و دو دمان راجہ باقر علیہ الصغاسی ہیں

بہادر رئیس پڑا دل ضلع علی گڑھ اہل جلال - انکے والد گسٹری اور عایا پروری نام نوشیرواں کا

مشاویا اور سخاوت اور ملکہ وصلگی نے قصہ خرم کا جہان کوک پہلادیا - اپنی سیال گلی گھر باہر سے عرفی آؤ

انفصال ہے اور دریا انکے جو و کرم سے مالا مال - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ میں

انجہ تحریر اور اخلاق پسندیدہ اگر خارج از تقریر ہیں - راجہ جہاں بہادر علیہ وجہ کے مشہور دیندار

مومنین میں ہیں - باندہ صوم و صلوة صلا دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علما و فضلاء

اس کتاب کی ملاحظہ جبرری ہو چکی ہے

کو بڑے قدر دان۔ چنانچہ میر صاحب موصوف نے اکہزار روپیہ مدرسہ طبیبہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔  
 دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بڑے محبِ کمالِ عباد ہیں۔ بہر حال راجہ صاحب مدح کا دم نہ سست  
 میں غنیمت ہے فقیر ہی العین باب کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الہی اجھٹا بہادر کو قیامت تک سلامت  
 رکھو۔ اور شہر آل عبا کو ساتھ رکھو۔ آمین۔ رفعت و عوالی مرتب حضرت عالیجناب میر محمد علی صاحب  
 خلیفہ الرشید حضرت بدر الدینی رافتی۔ الامام امین علی صاحب مرحوم و غفور میرور وکیل کشتری  
 دہلی دام اقبالہ۔ آپ بڑے متقی۔ نیکی پسند پابند صوم و صلوات۔ آنکھ دینار و شرم بہت ہو۔ امین  
 دیانت دار عادل۔ باخبر آدمی ہیں۔ آپ سید سنہ زما ہیں۔ محبِ دینی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے  
 آپکو مجموعہ حماد پیدا کیا ہے۔ سلمہ الخراج۔ متواضع۔ شرفیوں اور باہتمنہ دل کے ساتھ بڑی فرخ  
 وادی سے سلوک ہوتے ہیں۔ نماز چاشت۔ اشراق۔ تہجد سب اکر رہے ہیں۔ کلمۃ الخیر لکھنے اور  
 لکھنے میں دریغ نہیں کرتے۔ آپ ماشا اللہ جو بات آپکا حاصل ہے شاید سیکھو نصیب ہو۔ حضرت  
 بڑے عالی نسب اور ذی اقتدار ہیں۔ بڑا نامہ انکار کرتے ہیں۔ جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں  
 کی رعایا ختم کیا ہے۔ آپ شام میں مقیم ہیں۔ کیا گزاری اولیٰ ہی۔ بہر حال عین باب سرکار بیٹیاں  
 سرفراز وکیل کشتری دہلی کے کچے۔ وہاں برہمنی میں نیکیاں حاصل کی جبکہ بیان نہیں کر سکتے  
 جہاں سفر حضرت وکیل علی صاحب میر میر میر میں۔ اعلیٰ درجہ کی خلیق ہیں۔ مرقم کائنات کے  
 روزگار کی خدمت میں نیاز برہنہ خلیفہ عالم ہیں۔ انسانی فکر نہایت ادب و شہرت یافتہ اس کا رپر برہنہ خلیفہ  
 ہے بہر حال فی زمانہ صلیب کو بہن کا دم غنیمت ہے فقیر ہی کو کمال مدح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے  
 شکرت ہے۔ طہارۃ القلوب فی قلوبہا۔ بارہ ذی الخصال فی عمل الاحیاد جامع صفات  
 پسندیدہ سبکی اور توحید پگانہ۔ ہزارہا حضرت سر صاحب منشی غلام شہیر صاحب دام اقبالہ۔ اوصاف  
 انکے خارج انظر برہنہ و برہنہ ہیں۔ آپ بڑے بہتر کار و متشہر پابند فہرہ تہجد گذار۔ از  
 حقائق جو کچھ بیان شدہ ہیں۔ چھٹی باب کوکت ہیں۔ نہ بد و تقویٰ۔ بد و جہالت ہے اور خلوص  
 نہایت ہے۔ بد و تفسیر مسائل تہجد بہ وقت مطالعہ میں رہتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ میں  
 اس باب کی نظر دیکھتی ہو چلی ہے۔

زمانہ نور۔ آپ ہی بڑے عالی شان اہل سادات عظام میں سے ہیں گہر آپکا تفسیر نبی ﷺ سے بڑا علاوہ سرکاری تفسیر  
بغایت آہی ریاست پٹنہ میں بصیرت محران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی ہمارے معزز مقتدر رفعت  
و عالی مرتبت میر محمد علی صاحب دیکل کشتری دہلی کے پاس ہے۔ نیاز مند کو ہی منشی صاحب کی خدمت میں  
نیاز حاصل ہے یا الہی منشی صاحب کی دو جہاں میں غرض کہیں۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی  
تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ زرخیز صورت عالی جناب میرنا علی  
صاحب ناظم نارنول عمارت پٹنہ دارم اجلا۔ آپکو اوصاف میں نہایت لطافت تقریر ہے نہ قلم کو  
یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیک نام یقیناً مشہور ہو چکی۔ پابند صوم و صلوة۔ مخیر  
فیاض مسکین پرور۔ سید سندی بابت بہت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند حضرت چشمہ فیض  
میں۔ شعر مع تیری کیا کروں آئینت ہندوستان نکش و تقریر میں گویا ہنیں میری زباں  
مانا رادہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شہرہ زبانی میں لطف کلام جاری ہو رہا ہے۔ کلام سعدی  
انکے خوان فیض کے نکلے اور حضرت کو کلام مذاق پر ایک عالم و رفیق ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع  
اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ تواضع و کمبر کامادہ ہے باجوہ و ذاتی کما آتے نہایت علی العیاب کے  
نہایت مجز و انکساری۔ بہت تصادف و نیکوئی۔ بہت لطف و فی انسانیات عینیت سے سچ تو ہے  
کہ ایسوں ہی اسلام کی نیت ہے فقیر بھی حیرت و مدح کو دل سے دعا دیتا، یا انہی ناظم صاحب کو دو جہاں  
میں رہ کر ہو اور حضرت کا شکر ادا کرے اور تمہارا عشرت مع البینہ الصدیقین والشہداء والصلحاء  
کے ساتھ ہو۔ آمین۔

### در بیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں اراد ہے کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے گہر سے حضرت امام حسین کے رنج کی آواز آتی تھی  
تو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نبی فاطمہ کے گہر کا طواف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ  
فاطمہ حسین کا رونا جھکو پیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اس وقت کیا صدمہ ہوا ہو گا کہ جس وقت  
امام علیہ السلام گہر سے زمین کو ملائیں گے اور ایک ہزار ہزار رحم آپ کے جسم اطہر پہنچا اور شہر ملعون  
اس کتاب کی بلفظ جبری ہو چکی ہے

چاہا کہ مگر قدس تن اطہر سے جدا کرے اسوقت تمام اہلیت سرور یا برہمنہ غیبوں سے نکل پڑے اور پھر  
 ہو گئی کجیاں کا پردہ ہمارا امام مظلوم کا اقب وقت اخیر ہے روئے چھٹے اقبال خیزاں قتل حسین قریب  
 بیچکر کہنے لگے اے شہر خدائے واسطے اس سنیہ گنجینہ اقدس اتر جا واللہ ہمارے حضرت میں کلمہ قی ہنر  
 اللہ اللہ ہمارا امام مظلوم اب تو کوئی دم سہانہ نہیں کر لئے ہمارے روبرو تو اس سنیہ اقدس پرست بیٹھ  
 اتر جا اسوقت حضرت کو زخموں سے بڑا صدمہ ہے راوی لکھتا ہے کہ تمام اہلیت اُسکی بستیں کرتے تھے  
 کہ تو ذرا سنیہ اقدس اتر جا ہم مل لیں گے وہ بھیا اُنکی عاجزی کرنے پر کچھ خیال بھی نہیں کرتا تھا اور اہلیت  
 کمال متکین تھے تھے کہ خدا کو واسطے اے شہر ہم سب کیوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو موت  
 شہید کر رہی تھی تمام ہم سب کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سب کو قتل کر دے مگر ہمارا امام مظلوم کو  
 موت تکلیف دے لکھا ہے کہ اسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے اچکے کان میں جبکہ یہ عاجزی  
 کرنا اہلیت کا پہنچا آپکا یہ حال تھا کہ منہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اس قدر تکلیف تھی کہ  
 حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولنا نہ جاتا تھا اسوقت حضرت امام  
 علیہ السلام رو با آسمان کیا اور آسمان کی طرف دیکھ کر ایک ہ کی اور حسرت کی نگاہ سے المجرم  
 کی طرف دیکھ کر روپے۔ وہ وہ حسرتوں میں بہہ رہی ہوئی تھیں مگر کہہ سکتے تھے۔ اپنے اُقت  
 آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھ کر روپے آپ میں اسوقت اس قدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتھ کر  
 اہلیت کو اشارہ کرتے اور منہ سے کچھ فرماتے یا آنکھ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئیں  
 راوی کہتا ہے کہ آپکا اسوقت یہ منشا تھا کہ اہلیت کو کہنے کہ تم خیمہ سے نکل کر یہاں پر کیوں  
 آئیں تھے بڑا کیا مگر شبیہ پیاس کچھ نہ کہہ سکے آسمان کی طرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور  
 روئے تھے اسوقت اہلیت شرمیلوں سے کہتے تھے کہ اے شہر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خول  
 اللہ کے ہاتھ سے کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین ازوئیں برآجا میں یہ جو تیرا جی بچا وہ کرنا تو  
 اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سنیہ مظلوم خواب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور  
 نحت جگر فاطمہ ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا اور تو اس سنیہ گنجینہ اقدس سے  
 اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہو چکی ہے ہماری بدون اجازت مصنف اسماعیل بن ابیہر

ہماری عین آرزو میں ہیں اول تو یہ ارادہ کیا کہ قبل رحلت کو کچھ وقت امام کا اخیر

تہنید پر ہماری ملاقات ہو یا نہ ہو۔ ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بزرگوار جناب کے خدا سے جو سے لیتے ہیں کہ

ہماری تنہا خود ملی برآئے اور تمام غم غلط ہو جاویں و دوسری تنہا ہماری یہ کہ ہم کو استفادہ ملت

رے کہ کی طرح کو پانی بہم پہنچا دیں اور چہ وہ انور پر چہ کیس۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سچے

فرصت پہنچے اور حالت عشی سے افاتہ ہو جاوے تاکہ ہم کو کچھ نصبت کریں اور ہم مراتب از ان سے

پونچھ لیں۔ یہی صریح تنہا یہ ہے کہ ہمارا ایسا انہیں نام جو آخر غلط میں ملا ہو اور انہیں ہر اکھیا اور

ختم سلیم رہوں ایسا شخص اس ہوائی تہارت آفتاب میں اس گیتان گرم جو مثل برادرہ میں

کہ ہے بڑا ہوا۔ اے ہم تجھ سے اہانت نہ تھیں کہ اپنی چادر کبھی طہر پر سایہ کر دیں اور خوش

شی نہ کر دیں تاکہ رازہ کہ پر ارام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کنڈنی کا ہے اور یہ وقت

بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور عہد دی اس وقت غریزہ آفتاب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم ذرا قریب

ہو کر اس چاند سے ٹکڑے پر شمار ہو جاویں مگر شعر ملاحوں نے عاجزی الہیت پر کہ چہ خیال نکلیا اسی کا

میں۔ برا الہیت کے گلے اطہر پر خیر نہ ہوا۔ روح پر واز ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ وارجعون

الحمد للہ فی زمانہ ہاں اللہ کے بندے موسیقین و نواز جاں شمار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و وزیر

ہاں الہیت الیہ ایسے امرا صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جبکہ نام نامی میں ایک

بڑے فر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یارب انکو ہمیشہ بقا ہے چنانچہ عنایت خاصہ و احسان

بلبل بستان بلاغت سر آمد سخن گویاں جہاں سر تاج نصیحاں ماں حضرت نواب محلہ آفتاب

جناب لہو اب سید سلطان مرزا صاحب بہادر از بری محبہ ریہ دہلی دام قبلا

انکے کمالات نامہ ازہ طرف خیال سے بیرون اور بظاہر نکار سے افروں ہے۔ آپ بڑے

کیہ نام۔ یہ بلایت۔ نیک مزاج عدیم الشل۔ از عشاق رسول خدا۔ و لاجل شمار آل عبا۔

امین حسین۔ دیار تدار۔ مقصد سید سندی باخیر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور کہنے

بہ گز نہیں کرتے ہیں اس حاشیہ پر آئیے جناب انہاں۔ یہ محمدیشت فرمایا علیہ السلام نے

من ستر مسلم ستر الله في الدنيا والاخرة ومن يسير على محسن يسير الله عليه  
 في الدنيا والاخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه **مرحوم حبیب**  
 پروردگار کا کسی مسلمان کا یعنی اس کا چہ بیایا پروردگار کا کیا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا و آخرت میں اور  
 سب سے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کرے گا اللہ تعالیٰ نصیب اس کی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالیٰ  
 بندہ کی مدد میں جب تک کہ بندہ اپنے رب کی مدد میں ذات فضل اللہ یوفیہ من شئاً  
 نواصیاً حبیب سے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی میں۔ شریفوں اور  
 سے بڑی فراخ دلی سے مسلوں کو پہنچتے ہیں یہ حضرت رئیس بن رئیس نامہ اخلاق و صفت میں انتخاب  
 حلم و مروت میں جواب۔ علم میں استعداد کامل ہے۔ سرکار سے ہرگز آنری جی مجسٹریٹ جو آج دہلی میں  
 میں شہرہ آفاق ہے شاید کسی کو کوٹھیب سے جو کوٹھیب نامہ دہلی میں مہتممات میں ہے  
 فقیر بھی نواصیاً حبیب مدوح کو دل سے دعا کرتا ہے یا الہی انواب صفا کو دو جہان میں خیر و  
 رکھو۔ اور شہرہ آفاق آل عیال مع البینین ہو۔ آج کل کے عالمی اقبال الامام میر  
**فضل حسین صاحب** الشیخ حضرت امیر الامام میر داؤد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر حرم  
 معذور مہرر مال اللہ شہرہ آفاق و جعل الخیر مشواہ۔ عالم کوئی وقت نہیں کہ ان کے اوصاف حمیدہ  
 ایک طرف لکھو زبان کو بار انہیں کہ ان کے خواہر بنائے۔ ایک لفظ کہے۔ تمام ازل نے۔  
 صیغہ کو جو جو عوامی مد پیدا کیا ہے۔ میر جیسا کہ اس بچہ کی سہی میں وہ لیاقت پیدا کی کہ مصداق  
 عدالت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد دہی۔ ایک ترن کی طیف از حد داخل ہے۔ آپ بڑے  
 نیکی نام جو ان صاحب۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار پابند صوم و صلوة۔ باذل۔ سخی۔ بامروت آدمی  
 میں۔ محمد آل عبا۔ ریاست پٹیا لہ کی تقدیر اچھی تھی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش خلاق حاکم  
 و مدبر رہا۔ اس اخلاق اچکا بڑا وسیع اور کثرت دارہ اللہ اکبر میر صاحب مدوح بڑے باپ کی بیٹی  
 میں جنکا دم فی زمانہ ریاست پٹیا لہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ سیوں سے اسلام  
 کی نیت ہے فقیر ہی حضرت حاکم عدالت صدر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہر اللہ قلباً  
 اس کتاب کی بالفاظ جبری ہو چکی ہے



فی قلوبہ الاحیاء و ذی عیالک فی عمل الاحیاء یا دوش کجیر حضرت میر صاحب کو والدہ  
 کے کن اغظم اور دنیا کو قدیم خدمت میرداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مخفوز بڑے رتبہ کو آدمی تھے  
 کہ پہلے نباتات کے آگے شیر ہی بڑا ہے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ بہانے قدر دانی حکم  
 پروری فیض سانی کر گم تری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کو دریا بھاگ یعنی بچہ و اشباع خبر گز  
 شاہزادہ ٹکساری فرما کر ایک شانہ روز وفات کے ساتھ گہری گہریاں گنبد توپ کو بھی بند رکھا اور  
 خانوادی میر صاحب کو لائق فرزند میر افضل حسین صاحب کو بجا پاپ کو صدر عدالت کا مستقل حاکم  
 مقرر کیا۔ اس قدر کہ نہ صرف پٹیارہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اس پر واہ واہ کیا یہاں تک  
 میں نے بھی بڑی خوشی سے اچکا حال برکادوڑا اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ ہم دعا  
 کرتے ہیں کہ آپ اس دلدادہ کے ساتھ صدوسیال سلامت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ میر صاحب مرحوم  
 کو ہمیشہ جنت میں خوش کجو۔ بار بار ایسے نیکنا سوں کا پیدائش نہایت مشکل ہے کہ ہماری ملک  
 قبضہ نہ ہو بھی چہرہ ہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ لکھا کہ کیسا عالی مرتبت آدمی تھا میر صاحب مرحوم  
 کا بلکہ حالات جو گوشت کے ملاحظہ سے گزرے تو حضرت مخفوز کی جو اخروی سے شہرہ گئے  
 میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ  
 حضرت ایسے جلدی عازم غلام جاوید گئے۔ حضرت زندہ ہو تو میری بڑی قدر دانی کرتے۔ اب بھی  
 انکے صاحبزادہ میر افضل حسین صاحب نے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدر دانی کر کے اپنا مشکو کر گئے  
 حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیارہ خلف الرشید حضرت میر علی صاحب  
 مرحوم و مخفوز سابق وکیل ریگوسر سہ سرکار پٹیارہ دام قتالہ یہ حضرت بڑے عالی ہوصلہ نرم  
 طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں بہترین خلوق لکھوں تو سچا ہے۔ مروت میں بہت مجسم کہوں  
 تو زیبا ہے۔ آپ تہہ سندی۔ خدا ترس۔ زماں۔ خیاض۔ سخی باخیر آری ہیں۔ پابند فریضہ۔  
 محب آل عبا۔ بہ کیف اس وقت میر صاحب کا دم بہ اغیث ہے۔ راقم کو بھی اس بڑا ارکین کی  
 لی خدمت میں یا جامع ہے انکی بھی نظر خیر شفقت اس نالسا۔ بہ بہ رجائیت ہے۔ آپ کی  
 اس کتاب کی مکتبہ دہلی میں ہے۔

حضرت سیدی میرزا نام علی صاحب بڑے متدین اور نیک نام ہیں یا الہی میرزا صاحب ممدوح کو سیدتیہ خوش رکھو اور شر اپنا آل عبا سے ہوو۔ رشک فرا سے سخن سجان تقدیر میں خلعت دہ نہر پرور  
متاخرین حضرت عالمیاب حکیم محمد حسن صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت  
رئیس طباطبائی صاحب اسم الدین عرف حکیم معین صاحب بخفہ مرحوم دام اقبالہ آپ کے اوصاف حمید  
اور اخلاق پسندیدہ خیر تحریر و حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ حکیم صاحب بزرگ متقی۔ پریسز گارہ  
صالح۔ عظیم الشان۔ وندار۔ پابند فرایض۔ یہ حضرت بڑے لائق اور خوش خلاق تحصیلدار ہیں  
سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار۔ لائق حاکم دیانتدار نہیں۔ آپ بڑے عالی خاندان میں پیدا  
خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باخود و توقیر رہا ہے۔ یہ عالی ہمت پریسز گاری اور  
دیانتداری میں ہم بدستگار لائق مغز حضرت نواب علی القاب بدر الصلیا مرزا محمد حسن صاحب  
عرف میاں اختر تحصیلدار جگادہری کے ہیں۔ بہر حال حکیم صاحب کا دم اس وقت میں عینیت ہے  
فقیر ہی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکر ہے اور کرتا ہے شکر یہ یہ طہار اللہ قلبت فی  
قلوب الابرار و ذکی عقلت فی عمل الاحیاد۔ محابو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں  
خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کو والد مرحوم کا دیکھا و دشمنی خیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھ کر  
اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے چھڑکوں کہ اس نام نامی کو قیامت کا ثبوت ہے آمین یا دشمنی خیر  
حضرت القاب ممدوح الخطاب رئیس الطباطبائی کزنگ طبیب بزرگ فلاحون زماں حکیم  
حسام الدین خان عرف حکیم معین صاحب جوم خلف الصدق حضرت عالمیاب  
زبدہ صلوات اللہ علیہم خصال صاحب بخفہ۔ یہ بزرگ مشہور متقی و فیض شناسی میں یگانہ  
اور ضد فی میں مشہور زبازت ہے۔ بیشتر علاج انگہوں کا کرتے تھے نامیا کو چشم زون میں مینا کرتے  
تھے۔ گھل زگل سے چارہ بر قانی جاستی کو بجاتا اور صندوق علاج خفہ کے واسطے اسے رجوع لاتی  
تو زیبا تھا۔ اس فن میں یہ مشہور و نندار زبذہ الصالحین ہے بدل تھے نظیر اپنا نہیں کہتے تھے  
ہاں جو بیکہ ولایت انگھستان میں بڑے بڑے سناغ اور ہمدوں اس وقت موجود تھے مگر حضرت  
اس کا بلی بلفظ جگری ہو چکی ہے حکیم بدین اجازت حضرت امیر الخیر بزرگ گلستا

حکیم صاحب رحم کے آگے سجدال تھے آپ کو حکیم مصطفیٰ بھی کہتے ہیں۔ بڑے اعلیٰ درجہ کے خلیق تھے ایک نے مرض سے بہت دن ملقت ہو جاتے آپ کا نام اذان دہلی میں لگائی گئی نام شہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکیم صاحب رحم راوار اجداد والا تبار کو ہمیشہ خست میں خوش رکھے۔ انہیں صاحب بقی محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صفت حضرت مولانا مولوی محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ شہر ترقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ جیشہم۔ عابد۔ متراض۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین یتیم۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب حضرت کی صحبت کمبیا اثر ہے۔ بڑے دیاد دل۔ خدا ترس۔ حاجی حیدر اللہ شریف ہیں۔ مولانا از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم صحابہ کرام خواب میں وقت صبح زیارت ہوتی کہ ایک جگہ پر سنا بان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مہ صاحب شریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک کھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اسے محمود تم یہ کھوڑا لو گے۔ تو مولانا نے عرض کیا خدا کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا قیمت ہے حضور ان کی دو تین فی مائیں ایک سو تیس یا ایک سو اکتیس پیسہ مولانا مدوح نے لے لیا اس حالت میں یہ یاد رکھو۔ مولانا شہر بابر ت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد میں ہیں حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سادہ مندی پسند۔ نیک طبیعت نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عظیم الشان۔ جوان صالح۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار مشہور تھے۔ متدین۔ امین یتیم۔ کم گو خلیق۔ ہماروت ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں صاحبزادوں میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں ایک نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشا اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی فتح الاسلام صاحب تو تبلیغ حصار میں مشغول ہیں۔ اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص علی ہیں عجب محافظ و قریب کشنری تھیں۔ ہمارے معزز مولانا مدوح کا دارم اطلاق بڑا وسیع اور کثرت بہر حال اپنی ذات فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو اس کتاب کی بلفظ جبری ہو چکی ہے اس

اس بڑے اراکین و کارکنین میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی ہی لطافت اور شہادت  
شفقت اس کا سر پر مرتبہ نہایت فقیر بنی ل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادوں کا شکر  
ادا کرتا ہے شکریہ چھٹا اللہ قلم کا مافی قلوب کی برادر و ذکر عمل کا مافی عمل الاخیر  
حضرت عالی جناب منشی مبارک علی صاحب دامت اقبالہ - یہ صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار میں  
منشی صاحب ملک الزج - اور اعلا درجہ کے نلیق ہیں - یہ حضرت پابند و فیض میں کمر بستہ  
ہیں - علماء کے ساتھ بڑی فیض دہی سے پیش آتے ہیں - آپ بوجہ حوالہ داری کو توانی دلی  
تقیات میں - یا انہی نکوش کر کہہ - آئین حضرت محلہ القاجار علی سلام بدر الصالحات شہ  
ایمیتیار علی صاحب منصف شہر انبالہ اہل اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ ان کے اوصاف  
حمیدہ ایک حرف نکو زبان کو یاد انہیں کہ حضرت کو محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے - منصف  
صاحب شہنشاہ برکت ہیں ایک کلاں و تجربہ کار شہ کے علاوہ ایسے بااخلاق اور زندہ دل  
آدمی ہیں کہ پھر وہ خاطر اور اسرہ طبعیت انسان ہی ان سے ملکر باغ ہو جاتا ہے یہ صاحب  
بڑے شہور متقی اور متدین ہیں - آپ اپنے عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلو  
رحمد - فیاض ستواضع دوست پرور - مہماں نواز - باذل - سخی ہیں کوئی ساکلی عالیجناب کے  
دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - حضرت کو نہ منہ میں سر کا - انگیزی سے حاصل ہے - طبعیت  
داود کی کی طرف از خدا مل ہے - علمی ہدایت میں ہی مائشہ اللہ اختیاراتام ہے - باوجود ان  
مناطیج مراتب کو خلق عام ہے - فی زمانہ منصف صاحب کا وہ غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ  
ایسوں ہی زمین اسلام ہے فقیر ہی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا انہی منصف  
صاحب و اہل میں غرض کہہ اور شہر انکا آل عبا سے کر - آمین -

### صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لا یرحمہ اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے جریر بن

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جس نے انہما جس شخص پر کہ نہیں جس کو کرا  
لوگوں پر انقل کی بخاری نے حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من قضیٰ لاجلہ من امتی حاجۃ یوید ان یسرم بہا فقد سترنی و من سترنی فقد ستر اللہ

من ستر اللہ اذ دخل الجنة ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کہ جو شخص واکرے بخاری یا دنیوی واسطے کیلئے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے  
اسکو ساتھ اکیلے یہ تحقیق خوش کیا اُسے مجاہد یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسے خوش کیا  
انجلیو تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسے خوش کیا اللہ کو داخل کرے گا اسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والوں  
کیا کیا نہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیا غیر تو کی اللہ کی الحمد للہ فی زمانہ ایسے ایسے اللہ کے بندے  
دیندار متقی بکثرت۔ نیک نام۔ نیکی پسند باخیر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جفا  
و ذکر میں اپنی کتاب میں بطور بقاے یادداشت ایک بڑی خوشی سے بچ کر کے اپنا نام اعمال سادات  
سے پڑ کر تاملوں چنانچہ حضرت عالیجناب علیہ السلام اب عبد الشکور خاں صاحب ہمارے رئیس

بہکین پور ضلع علیگڑھ۔ آپ کو کمالات کو لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر  
میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ غیر محسوس عالی مرتبت۔ بلند عہدہ فرائض میں ہیں جنہوں نے  
ایک ہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طیبہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان ملک  
قوم و الیان ملک کو بڑی وقعت و لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب مہدی بڑے نیک نام۔ نیکی پسند مشہور  
متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل اور انماز پنج وقتہ میں کمر بستہ ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں  
جو حال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی رئیس محو  
کا دل سے دعا گو ہے یا انہی نواب صاحب مہدی مہدی سال سلامت رہیں۔ امیں۔ حضرت فرشتہ رز  
ملک خواجہ عبدالعزیز صاحب محمد ہادی یلہ خاں صاحب بہادر رئیس ادول ضلع علیگڑھ درام  
اقبالہ۔ آپ کی خوبیاں بھی نہیں بیان ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔

عالیجناب وہ نیک نام رئیس باخیر ہیں۔ جنہوں نے بہادر خوشنودی اپنی جیب خاص سے ایک ہزار روپیہ  
کتاب کی بلفظ جبرری ہو چکی ہے ہمارے بدون اجازت مصنفہ اس میں سے ایک ہزار روپیہ

چارے سحرز جلیغ خالص صاحب عبد المجید خاں تھکے مدرسہ طیبہ میں غنایت فرمایا۔ آپ بڑے باذل - سخی  
 فیاض - عالی ہنرم باموت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجت مندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک  
 ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مشہور - و نیدار پابند صوم و صلوة از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
 بہر کیف رئیس صاحب کا دم نعمتات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی رونق اسلام ہے فقیر بھی  
 میں سحر کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ اللہ قلبک فی قلوب لا بد  
 و ذکی عمال فی عمل الاخیار۔ حضرت مالینا ب تھم روزگار حیرت پروردگار صاحب میر  
**احمد صاحب** بناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیار دام اقبالہ۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور  
 نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں۔ یہ صاحب ستی - بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایک دفعہ اپنے  
 دامن لگاتے ہیں پھر اسکو جو اپنے ہاتھ سے ہیں۔ بڑے رحمدل انگہ ہیں حیا و شرم بہت ہے۔ بڑے فیاض  
 باذل - سخی ہیں کہ کوئی ساکال بچے کو روٹ سے محروم نہیں جانتا ہے۔ یہ حضرت اعلیٰ درجہ کو دیندار اور  
 متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بزرگ و روان ہیں۔ میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں۔ برتاؤ حضرت  
 کا بہت عمدہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ جیسا کہ موصوف نے بیس مقام کو چھوڑا۔  
 وہاں کی عیا چشم پرک ہے۔ بہر حال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں مایا با غنیمت ہے  
 اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکم کو اسلام کو تقویت ہے فقیر بھی ناظر صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا  
 کہ یا اہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اور چشم میر صاحب صمدی کا آل عباس سے کرامین۔ حضرت مالینا  
 منشی سعید الدین صاحب بیٹے انکی پڑ پڑاؤی دام اقبالہ۔ آپ اعلیٰ درجہ کو دیندار۔  
 جو ان صالح - فیاض - متواضع - امین - متین - مہماں نواز - خادم علماء و سائلین - محبوب رسول خدا  
 نیک مزاج خوش فکر نازک خیال - فصیح اللسان - عالی نسب - سید سندی - ریوڑی کی تقدیر  
 اچھی ہے کہ وہ بیٹے انکی پڑ منشی سعید الدین صاحب بزرگ ستی یہاں موجود ہے۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور  
 خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہ ہو یہ صاحب منجملے بہائی تھاکر سحرز مقتدر مہربانی و حامی اسلام  
 حضرت حاجی مولانا مولوی حافظہ وکیل عزیز الدین صاحب مد فیضہ کے ہیں۔ کہ جبکا دم آج دلی

میں مہتممات میں ہے۔ ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو روکتے ہیں۔ غریبوں کو نہیں۔ علماء کو نہیں۔ یا الہی فطرتی صاحب اور بی بی ان پکڑ صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکھ رہے ہیں۔ **حضرت عالمگیری** سے القاب ممدوح الحظی ناظمہ۔ **سلطان محمد خاں صاحب** دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں۔ آپ کے اوصاف حمیدہ ایک فکھوزبان کو یا راہنہ کی آپ کے محامد پندیدہ سے ایک لفظ کے منسوب حضرت نواب جانہ سے حاصل ہے یعنی عالیجناب بی بی جانہ کے وکیل میں آپ کے عالی نسب ہیں ہمارے معزز وکیل ممدوح کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دو مان حضرت نواب جیمہ جو دم کے بڑے بڑے حمیدوں پر معزز و ممتاز تھے آپ کے جد امجد حضرت خاں صاحب بدر الصمد خاں جو دم و مغفور تھے جو نواب جیمہ کے اول درجہ اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے۔ حضرت خاں صاحب جو دم بڑے عالی حوصلہ اور بہادر اور نیک نام تھے۔ اللہ انکو خدمت میں خوش کرے۔ حضرت وکیل صاحب سن نیلام کی اولاد میں ہیں آپ قصہ سنور ریاست پٹیلہ کے قدیمی رئیس ہیں۔ آپ بڑے خلیق پاندہ فریضہ۔ منسار۔ دوت نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ انکے میں جیاد شرم بہت ہے۔ جنکا دم فی زمانہ غنیمت ہے یا انکو دوجہان میں خوش کرے۔ **حضرت فرشتہ سیرت نوشیروان خان جناب محمد بہادر الدین خاں صاحب** دربار الہام ریاست جو ناگدہ دام اقبالہ۔ حضرت دارالہام صاحب اعلیٰ درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں۔ آپ بڑے رحمدل فیاض۔ خدائیں۔ سیر چشم۔ نیک مزاج۔ پابند وصلہ۔ حب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہر کتاب فضل ترا آپ بھوکافی نیت کہ ترکہم سرگشت و صفحہ شہرام۔ آپ نہایت خوش عقیدہ۔ درویش طینت رئیس ہیں۔ یا الہی انکو وادین میں خوش رکھ جناب وحید صر فریدیون دہر حاجی حرمین شریفین وزیر بیت المقدس وروضہ مبارک جناب سولہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاجی خیر التعلیٰ صاحب بنگش دام اقبالہ حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں۔ آپ بڑے ستیاح۔ دریا دل نیلام۔ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ادا نماز پہنچتہ میں کمر بستہ ہیں۔ حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں کلامہ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں۔ مخیر۔ مہال نواز فروتن اور دیندار ہیں یا الہی

ہر ایک کی بظاہر بھری ہوئی ہے۔ ہر ایک کی بظاہر بھری ہوئی ہے۔ ہر ایک کی بظاہر بھری ہوئی ہے۔



انگوہی و دو جہان میں نوش راہبو حضرت عالیجناب خاتم روزگار پر رحمت پروردگار۔  
**صاحبزادہ رسول خاں صاحب** درم فیضہ و کرمہ۔ صاحبزادہ صاحب بزرگ۔ متقی۔ پیر پیر  
 بابرکت آدمی ہیں۔ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں۔ دامن اخلاق اپکا بڑا وسیع اور  
 کشادہ ہے۔ سبحان اللہ و سجدہ عجیب شخص ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عالیجناب کو ایک مجموعہ  
 محامد پیدا کیا ہے۔ جنکے وجود و باوجود سے باعتبار دین دنیا اقیانوس رونق ہے۔ بڑے مہال  
 نواز شیریں پروردگار فیضہ۔ پابند نوافل و سنن میں۔ شب و روز عبادت الہی میں بسر  
 کرتے ہیں۔ اور عاشق رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم۔ آجنگ سلف سے ایسا رہنم و دیکھا سنا  
 کہ زہد و تقویٰ سے دریا غایت ہے اور خلق برتر نہایت۔ یا الہی دارین میں ایکو سب سے بزرگ۔  
**آئین۔ عالیجناب** اتھار اللہ ابرار الصالحان و ابلایت **محمد رضا** صاحب خاں صاحب  
 اجنبی سپہ سالار انصاری نے آپ کو نہایت خوشرو پیدا کیا ویسے ہی ضائل عمدہ ہیں۔ باوجود انگریزوں  
 ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا سنا۔ پابند و مملوک۔ سیر چشم۔ دریا دل۔ امین۔ باذل میں۔ سائل کو  
 خالی جواب نہ دینا نہیں چاہتے۔ ہمیشہ جواب با صواب ہی دیتے ہیں۔ بڑے سکین پروردگار دوست  
 نواز۔ خلیق متواضع با مروت اور باخیر آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کو ساتھ بڑی  
 فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ علم و ادب بڑی تواضع سے پیش کرتے ہیں۔ اصل توبہ ہے  
 اسلام کی زینت بیت انہیں سے ہے فقیر ہی تو کتب موصوف کا دل سے شکر اور اگر تاء  
 شکرت ہے طہار اللہ قلبک فی قلوب لا بداد و ذکر عملک فی عمل الاحیاد۔

**جامع صفات** پسندیدہ سبج اوصاف حمیدہ یگانہ عماد روزگار حمید اراکین شہر دیار  
 حضرت عالی جناب منشی **علیم اللہ صاحب** اکبر اسٹنٹ کشتہ بہادر جنگلہ فاضل  
 دام اقبال۔ اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں۔ یہ صاحب اعلیٰ درجہ کے دنیار  
 نیکی پسند۔ ملنسار۔ متقی۔ عالی نسب۔ پابند فریض و نوافل۔ مہال نواز۔ محب رسول خدا  
 متواضع۔ خادم علماء و ساکین نغیر باخبر آدمی ہیں۔ خلیق بھی آپ بزرگ کے ہیں۔

اس کتاب کی بلفظ تقریر ہو چکی ہے ہمت بدول اجازت اسبج و دیگر فی میں نکل سکتا

عسیر ابرہہ رحمہ اللہ  
ہمت میں انتخابِ حلیم و مروت میں جوابِ خوش عقیدہ۔ خدا ترس غلبی یافت ماشاء اللہ  
منشی صاحب کو بہت ہے۔ آپ کے محاورات نازک سے خوشے دلبر خجل اور مضامین پاکیزہ سے  
نراج لطیف لبعاں منفصل۔ یہ حضرت ہمارے سرگز حیات مند۔ حالی اسلام حاجی و ملین شریفین حضرت  
مولانا حافظ غزیر الدین صاحب کے داماد ہیں۔ بہر حال فی زمانہ منشی علیم اللہ صاحب کا  
دعوت غنیمت ہے۔ میں بہت خوشی سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں یا آپہں انکو تصدیق سال  
سلامت رکھو۔ خوشتر انکا مع البین حضور محمد رسول اللہ و آگہ و اصحاب سے کر لو۔ آمین

نہی عربی کا نام گناہوں کو کہتا ہے

حَدَّثَنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ مَاتَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَرْبَعٍ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ: عَلَى الْإِسْلَامِ، عَلَى الْإِسْلَامِ، عَلَى الْإِسْلَامِ، عَلَى الْإِسْلَامِ»

مسألة ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دورہ و طہا ایک بار پھر دورہ و طہا، اللہ تعالیٰ اس پر اس بار حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُی الثَّمَنِ بِالْحِجَّةِ

اَلتَّوَكُّلُ عَلَىٰ وَالِدٍ اَوْ اِلَىٰ ذِي قُرْبٰى مِّنْكَ يَافُوْهُ فِى الْغُلُوْلِ كَبْرًاۗ لَّا يَدْعُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ یَسْتَعِیْذُ بِہٖ مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ حٰزُوا عَرٰشَ الْمَغْلُوْبِۙ

اگر حنبلی ہیں جو اکثر درود پہنچتے ہیں مجھ پر اور میری آل پر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلَّاهُ عَلَى الْوَالِدِ الْمَوْتِ لَا يَمُوتُ حَتَّى يَنْتَبِذَهُ إِلَهُ يَأْخُذُ تَرْجُمُهُ فَرِيَا سِي

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دو سو پچیسے عجیب اور میری آل پر ہزار بار تو نہ بگایا

ایک خوشخبری ہوگی اسکو خبت کی۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يُصَلِّي عَلَى رَأْسِي أَلْفَ صَلَوةٍ لَمْ تَمَسَّ النَّارَ وَجِلَدٌ ثُمَّ أَتَيْتُكَ بِرَحْمَةٍ فَمَا يَسِي لِي

الحمد لله علیہ وسلم نے جو کوئی ذرہ در پڑے مجھ پر ہزار بار اور میری ال پر اسکی جگہ دو زچ کی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلَامًا عَلٰى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

عَوَدْتُمْ لَكُمْ كَمَا يَحْيِي الْمَاءُ النَّارَ تَرْجِمُهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي لَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درویشنا ہمارا محبوب اور میری آل پر مشاد تھا سے کما ہمارے جیسا کہ چاہو دیا

یافنی آگ کو حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبی الصلوة...

فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْحَبَّةِ تَرْجُمَهُ فَرَمَا بَنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے بھولادرو  
 پہنچا مجھ پر میری آل پر پس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا حدیث قال  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَالْإِنِّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً  
 حَسْبِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُئُوبٌ أَرْبَعِينَ مَرَّةً تَرْجُمَهُ فَرَمَا بَنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جسے درود پڑھا مجھ پر اور میری آل پر جس کے دن چالیس مرتبہ سادیا ہے خدا  
 تعالیٰ اُسکے گناہ چالیس برس کے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي  
 وَتَابِعِي وَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ تَخَرَّقَ ذَلِكَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ  
 وَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ تَوَجَّعَ الدُّعَاءُ تَرْجُمَهُ فَرَمَا بَنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اُس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ  
 درود پڑھے مجھ پر آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو ہیٹ جاوے وہ پردہ اور  
 داخل ہو کہ دعا اور جب نہ کرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکھا  
 جاتا ہے حکایت روایت ہے کہ حضرت موصی نے ایک دفعہ کچھ جناب یاری میں  
 اپنی تناسخ کر کے دست عابد گاہ جناب باری اٹھائے تھے اور درود شریف جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچا بھول گئے تو اس وقت غیبی ایک آواز آئی کہ اے  
 موصی تو نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پہنچا  
 اور ہماری جناب میں اپنی تناسخ کر لی اس وقت میں تمہاری کل کی کل عبادت سامنا ساز  
 کی گئی میں نہیں قبول کروں گا جب تک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی روح بخوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ یہ بزرگ سی وقت درود شریف کے پڑھنے سے  
 ایک دم غافل نہ رہتے ہی ہفت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور روٹا کرتے تھے  
 شجر کہ چالیس برس تک آپ نے ایک نوبت کو خواب میں آپ کو زیارت رب العالمین

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں روا کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا الہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر اکیلے خود رو دینے کا ہوا گیا تھا تیری جناب سے امیر محکوم نہ ہوئی تھی اس روز سے روتا ہوں حکم ہوا کہ موصلی ہمتو چالیس برس سے تیرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں قبول ہو گیا وہ خطا جسے سبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زمانہ بھی اللہ کے بندے دیندار و سار جلیل القدر میں گے ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ غلبی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے، میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دیندار و نکانام ایک بقا سے یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اپنے نامہ اعمال کو حسنت سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلاح افتخار الامرا جناب عجمار حسین خاں صاحب بہادر رئیس اعظم دہلی اقبال۔ یہ حضرت شہر متقی پابند فریضہ عالی خاندان منکر المریج غزوتن فیاض بابرکت شمعور ہیں۔ دامن خلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محمد رسول اللہ ہیں۔ ہر وقت درود شریف روز زبان حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا تکم علی والی نحو ذنوبکم کما تحو لاء التاد آپ کا دم شاہجہاں پور میں سوت غنیمت ہے فقیر بی بی سے دعا دیتا ہے اللھم احشرہ مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور اس جہان میں خوش رکھہ۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا رئیس اعظم مسعود خاں صاحب بہادر تحصیلدار سیلی بیت دہلی اقبال۔ جو جو خیال اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر ایک شکر لکھوں بیان نہیں ہو سکے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو بڑا تر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار پابند صوم و صلوة۔ ملنا راز عشاق رسول اللہ ہیں۔ اور خلیق ہی آپ علی درجہ کے ہیں ایک دل دے آدمی سے بھی ملتفت ہو جاتے ہیں۔ بڑے قدر دان علماء فضلا کے ہیں

بہار دوسرا عطا  
سبب چنانچہ غزوتن

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم علما فقد اکرم منی و  
 من اکرم منی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فما واه الجنة ہرأ نے واعظ  
 کی طرف نظر فرمائی ہے۔ ہر کہ ہمہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے نئی زمانا میں صاحب مکتب  
 کا دم ہی از بس غنیمت ہے فقیر ہی دل سے دعا گو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب التبارک  
 و ذکی عملک فی عمل الاحیاد۔ عالیجناب زین الامراء والعلماء حضرت مولانا خاں  
 مسیح الزماں خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مد فیضہ و اقبال۔ احسن الخالقین  
 نے مولانا صدوح کو ایک مجموعہ محمدیہ لکھا ہے حضرت ارغشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 اعلیٰ وجہ کے اشہر تھے۔ بڑے سخی میں بقول علیہ السلام الجنة داواک لاسیما۔ حاتی دین  
 میتیں۔ بیت حمدی۔ فراخ میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مہمت تھی ویندار تھی، جس  
 بڑے علمداروں نے شریف پر دروغیوں اور سکینوں سے شری فراخ ملی یہی سلوک ہوتے ہیں  
 اسوقت غربت اسلام میں جناب مولانا مسیح صوف کا دم نہ با غنیمت۔ یہ فقیر ہی شری خوشی  
 سے انگیکو دعا دیتا ہے۔ یا انہی کو دارین میں خوش رکھے۔ آیت۔ عالیجناب رئیس الامراء  
 محمود حسن خان صاحب بہادر میں اعظم دام قبالہ۔ انکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں میں  
 خدا سے تعالیٰ نے میں ہر صوف کو ہر صفت موصوف پیدا کیا ہے۔ آپ بڑے عادل۔  
 عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ بڑا عمدہ صادق الوعدہ۔ بڑے نمازی  
 پرہیزگار بابرکت آدمی میں۔ یہ حضرت خادم علمداروں کیلین باجیہ شخص میں۔ ساکمل کو دروازہ  
 سے محرم نہیں جان دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ  
 والہ وسلم صدقة السرا طیفی غضب الدب و صدقة العلانية حبة التار  
 تحفہ کو شری خوشی سے قبول کر لے ہیں۔ اور اسکا صلہ محقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ  
 حدیث صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو ورنہ مکر  
 تسلیم ازل نے آپکو نہایت نیک نام پیدا کیا ہے۔ اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

فقیر سی، عادیات ہے بالہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر تو فاسخ  
 الابرار کر۔ امین۔ **عالم جناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل جی لوانی  
 و احقر۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو لیا  
 نہیں کہ حضرت کے محابہ پسندیدہ ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے بابت  
 دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور اوپر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زینت۔ وکیل  
 صاحب بے عالی حوصلہ مقنن۔ تحمل اور بردباری کی گویا زینت میں۔ بڑے متواضع ہیں  
 میں علما کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور اداس نماز  
 میں کمر بستہ ہیں۔ لیاقت علمی میں شارائد استعدا دام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب  
 و مراتب کے خلق عام ہے اصل تویہ ہے ایسوں کی زینت اسلام ہے فقیر بھی کمال  
 مدد و کمال سے دعا گو ہے بالہی آپ کی دو جہان میں آبرور کو کہیں۔ **عالم جناب دشتہ**  
 ر و ملک خواجہ آصف عہد زبہ الامر کجہاں **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس عظم دامت  
 سبحان اللہ و بحمدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عجیب شخص بابرکت خیر جسم پیدا کیا ہے۔ آپ کے  
 خیالات پاکیزہ آپ کو آفاق میں پسند کر رہے ہیں اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی  
 ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ اور اے فراتفس و سفن میں مستعد ہیں اور بڑے  
 خدا ترس ہیں۔ بڑے سکین پرور علمار و نوازشیں۔ فی زمانہ عالم جناب کا دم از بس غنیمت ہے  
 فقیر بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوبا لا یبر  
 و ذکر غلک فی عمل الاحیاد۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمد علی افضل  
 الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحاے زمان عالم جناب حضرت  
 مولانا **طبیح اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس عظم دامت اقبالہ۔ حسن الخلق  
 نے ذات بابرکات کو جس جس خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اُس سے سوا خوبیاں عطا  
 کی ہیں۔ عالم جناب رئیس موصوف اعلیٰ درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و سمیت میں انتہا  
 اس کتاب کی مقررہ جہاں پہنچی ہے

حلم و مروت میں لاجواب۔ بڑے عابد و متاض۔ سچ چشم۔ دریا دل۔ با ذل۔

متواضع و مشکہ المزاج۔ مشہور متقی۔ دیندار اور بزرگ شخص ہیں۔ بڑے علما و نواریز

فی زمانہ و اوقات فنیہ و ہکایت۔ اپنی شاہجہاں پور میں اس غنیمت ہے فقیر ہی میں موصوف

کو دل سے دعا کرتا ہے۔ اللهم الله قلبك في قلوب الابرار و ذكركم غمك في

عمل الاحیاء۔ فضائل پناہ کمالات و ستارہ سہ تاج فضیلت آبرو سے

شریعت جامع عالم مقبول و مقبول سادہ و اصول حضرت عالیجناب

افتخار الامراء و العلماء۔ زکات و مواجہی محمد الہی صاحب بہادر رئیس عظم

صدر اسلحہ دام اقبال۔ جو جو نہ بیان اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کی ذات بابرکات میں

عطا فرمائی ہیں ان میں۔ اگر ایک شہرہ لکھوں تو کیا انسان ہے جس و خوبی کو جو

میران ملک میں وہ کیا تو ایک کو ایک سے بڑا یا یا رئیس صلوح بڑے نیک نام

اور نیکی پسند عظیم الشان ہیں۔ بڑے دریا دل۔ اعلیٰ و جبر کے با ذل اور فیاض۔

متقی و متدین۔ عظیم الشان و بزرگ شخص ہیں۔ تار پگمانہ اور تلاوت قرآن

کبھی قضا نہیں ہوتی۔ اہمیت تمام دل میں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا

بڑے مسافر و نواریز۔ زکات و مواجہی محمد الہی صاحب بہادر رئیس عظم

کہ ایوں ہی سے اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان و بزرگ شخص ہیں۔ تار پگمانہ اور تلاوت قرآن

دل سے دعا گو ہے۔ یا اللہ! آپ کو دارین میں خوش رکھو۔ آمین۔

عالیجناب حاتم و زکات و مواجہی محمد الہی صاحب بہادر رئیس عظم

بہادر رئیس عظم صدر اسلحہ دام اقبال۔ آپ کی خوبیاں حیطہ تقریر سے افسر و

اور خیر تحریر سے بیرون۔ آپ بڑے عظیم الشان و بزرگ شخص ہیں۔ مزاج میں از حد

انکساری ہے حرمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان

الله دفعی محب الیہ و یفوقہ فی ما یصلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو ان کے

اس کی بڑی بڑی خوبی ہے دوست بدین عاجز و مصنف امین سے ایک طرف بہر عمل



دوست رکھتا ہے نرمی کو۔ اور آپ بڑے صاحب جیاس حدیث فان الحیاہ من  
 الاخیان۔ والا یہاں فی الجنة۔ عالی جناب بڑے صادق الوعدہ میں۔ دیندار  
 میں منتخب ہیں۔ خلق و مروت درجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما تو ان میں۔ سچ تو یہ ہے  
 کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اس وقت آپ کا دم بہت غنیمت ہے فقیر ہی رئیس  
 موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہار اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکرک عملک فی عمل  
 الاحیاء۔ جامع صفات حمیدہ جمع اوصاف پسندیدہ بیکانہ روزگار وحید اراکین شہزاد  
 فیاض بان عالیجناب شیخ محمد الرسول صاحب کسٹرا اسٹنٹ کٹنر سابق حال میں  
 رئیس فرید آباد دام اقبالہ۔ آپ کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک  
 میر مجسم خیر باخیر آدمی پیدا کیا ہے۔ آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے  
 سبقت لیجالتے ہیں۔ آپ بڑے سستی نازی پابند صوم و صلوة۔ مہمان نواز۔ شریف پرور  
 عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ حدیث قال النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرم منی ومن اکرم منی فقد اکرم اللہ  
 ومن اکرم اللہ فاماواہ الجنة۔ خلیق بہی علی درجہ کے ہیں۔ دامن اخلاق آپ کا بڑا وسیع  
 ہے۔ عجیب عین ویش طہیت میں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام سے  
 جب کا دم فرید آباد میں غنیمت ہے فقیر ہی تہ دل سے رئیس کسٹرا اسٹنٹ شیخ موصوف کا  
 دعا گو ہے۔ یا الہی ہمارے سرخز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخ زور کہہ۔ اور سرخ شیخ صاحب  
 کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

مہم اپنے سرخز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقابلاً یادداشت لکھتے ہیں اور  
 نامہ اعمال حسنت سے پُر کرتے ہیں۔ عالیجناب بفضل الکرام اشرف العظام اعلیٰ حضرت  
 پیر جی رفیع الدین صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی ام اقبالہ۔ اللہ تعالیٰ نے  
 آپ کو ہر صفت موصوف پیدا کیا ہے۔ دیندار ہی آپ اعلیٰ درجہ کے ہیں سارے پنجگانہ

تکلاوت قرآن اوتھنا میں ہوتی آپ شکر المراج ایسے ہیں کہ باوجود اس جہاد و حشم کے نخوت و غرور کا نام تک نہیں۔ بڑا عمدہ انصاف اپکا ہر نصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا و ماں کی چشم پر آپ رہی۔ محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق پہلی ایسے ہیں کہ گویا نلقی محبسم عقیل ضمیمہ تین۔ حیر چشم۔ چاشنی حشیدہ بابرکت آدمی ہیں۔ خادم علماء و فقہاء ہیں حضرت مولانا قطب جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جدا محب ہیں۔ آپ کی انگلی میں حیا و شرم بہت ہے۔ تحقیق دار صاحب بزرگوار ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ نذہ دل ایسے ہیں کہ پرمردہ خاطر اور فسرہ طبیعت انسان ان سے ملکر باغ ہو جاتا ہے۔ دہلی میں انشا گاہ آپ کے دم سے جاری ہوئی ہے۔ بہر کیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے۔ میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا غلام رسول غفر اللہ عنہ صاحب اہم اقبالہ کے یار غار ہیں۔ یا اتمہی پیری جیسا ممدوح کو ہمیشہ خوش کہہ اور شکر اپنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبدالحق صاحب موضع رٹول ضلع میٹھی کمال لکھنؤ انشا پانہ اعمال حسنت سے پُر کر رہا ہوں۔ مالِ جناب صاحب نلقی محمدی منشی عبدالحق صاحب خلف الرشید شیخ عنایت علی صاحب مرحوم جیل الحبۃ متواہ ہمارے معزز منشی صاحب۔ بڑے نیکنام۔ نیک طینت۔ درویش سیرت بابرکت آدمی پیر منشی صاحب موصوف بڑے مخمور سخندان۔ سخن سنج۔ چاشنی حشیدہ۔ ایک کاروان تجربہ کار یتقی بابرکت آدمی ہیں۔ ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپ کے مطالعہ میں ہتی ہیں۔ اللہ اللہ منشی صاحب کی بڑا سنجیاں ایک عالم پسند ہیں۔ آپ کے محاورا نازک سے نوزے دلبران مجمل اور مضامین پاکیزہ سے۔ مزاج لطیف طبعان منفعل۔ آپ علماء کے بڑے قدردان اور مخیر باخیر ہیں بہر کیف آپ کا دم تعلقہ رٹول میں نعمتات سے ہے اس کتاب کی ملاحظہ فرمائی ہوگی

تفسیر ہی بخشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الہی بخشی صاحب کو دین و دنیا میں محفوظ رکھے آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا اختتام اس عالی بہت پر کر کے معروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

### مناجات مصنف و بارگاہ الہی

یا الہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسماء گرامی تفسیر امیر کرم المعروف مناقب الائمہ کے باخیر میں تحت ذکر زہار و اخبار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی شہادت کر۔ اَللّٰهُمَّ احْشِرْهُمْ مَعَ السَّيِّئِينَ خُصُوصًا مُحَمَّدًا وَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِ عِبَادٍ وَّصَحَابِہٖ وَتَابِعِیْنِ وَتَبِیْعِ تَابِعِیْنِ وَاَوْلِیَاءِ الْعُظَمَاءِ وَصَالِحِیْنِ۔ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَلَیْہِم اٰجَمِیْنِ اِنَّ یَوْمَ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

### اعلان

تفسیر مذکور کی بموجب قانون بستم شہادہ کے رجسٹری لفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چہا پنے یا چہ پوائے کتاب ہذا کا مکمل ورثہ نقصان پانے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں۔ دہلی کوچہ پنڈت برہمان مولوی محمد

اسد الدین احمد الشہور و اعظم جامع مسجد دہلی۔<sup>النشایع</sup>

۱۳۰۷ ہجری نبوی صلعم۔ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی تحفظ ہوں وہ سرورق

مولوی محمد اسد الدین احمد دہلوی